نور السنة و ظلمات البدعة
في ضوء الكتاب و السنة

سنت کی روشنی
اور
بدعت کی تاریکیاں

www.KitaboSunnat.com

تالیف

فضیلۃ الشیخ ڈاکٹر سعید بن علی بن وہف القحطانی

اردو ترجمہ

فضیلۃ الشیخ سہیل احمد فضل الرحمٰن مدنی

امیر جمعیت اہلحدیث مئو

مکتبۃ الفہیم
مئوناتھ بھنجن یوپی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللّٰهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی
کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

مکتبۃ الفہیم
MAKTABA AL-FAHEEM-MAU

نور السنة و ظلمات البدعة
فی ضوء الکتاب و السنة

سنت کی روشنی
اور
بدعت کی تاریکیاں

تالیف
فضیلۃ الشیخ ڈاکٹر سعید بن علی بن وہف القحطانی

اردو ترجمہ
فضیلۃ الشیخ سہیل احمد فضل الرحمٰن مدنی
امیر جمعیت اہلحدیث مئو

مکتبۃ الفہیم
مئوناتھ بھنجن یوپی

ابو امیمہ اویس
ABU UMAIMAH OWAIS

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب	:	سُنّت کی روشنی اور بدعت کی تاریکیاں
تالیف	:	فضیلۃ الشیخ د/ سعید بن علی بن وہف القحطانی
ترجمہ	:	فضیلۃ الشیخ سہیل احمد فضل الرحمٰن مدنی
طابع وناشر	:	مکتبۃ الفہیم مئوناتھ بھنجن یوپی
سال اشاعت	:	نومبر ۲۰۱۳ء
تعداد اشاعت	:	ایک ہزار ایک سو
صفحات	:	128

باہتمام

شفیق الرحمٰن، عزیز الرحمٰن

مکتبۃ الفہیم
مئوناتھ بھنجن یوپی

MAKTABA AL-FAHEEM
Raihan Market, 1st Floor, Dhobia Imli Road
Sadar Chowk, Maunath Bhanjan - (U.P.) 275101
Ph.: (O) 0547-2222013, Mob. 9236761926, 9889123129, 9336010224
Email :faheembooks@gmail.com
WWW.faheembooks.com

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

فہرست مضامین

عناوین	صفحہ نمبر
عرض مترجم	۹
مقدمہ	۱۱
پہلا مبحث: سنت کی روشنی کے بیان میں	۱۴
☆ پہلا مطلب: سنت کا مفہوم	۱۴
عقیدہ کا لغوی واصطلاحی مفہوم	۱۴
اہل سنت کا مفہوم	۱۵
جماعت کا مفہوم لغت اور اصطلاح میں	۱۶
☆ دوسرا مطلب: اہل سنت کے اسمائے گرامی اور ان کی صفات	۱۶
۱-اہل سنت وجماعت	۱۶
۲-فرقہ ناجیہ	۱۸
۳-طائفہ منصورہ	۱۸
۴-قرآن وحدیث کو مضبوطی سے تھامنے والے	۱۹
۵-قدوہ صالحہ (آئیڈیل لوگ)	۱۹
۶-بدعات سے رد کنے والے اچھے لوگ	۲۰
۷-غرباء (اجنبی اور غیر مانوس)	۲۰
۸-صاحب علم یا علم دوست	۲۱
۹-وہ لوگ جن کی جدائی باعث غم ہو	۲۱
☆ تیسرا مطلب: سنت ایک حقیقی نعمت ہے	۲۲
حقیقی نعمت	۲۲

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

عناوین | صفحہ نمبر

عناوین	صفحہ نمبر
عارضی نعمت	۲۳
☆چوتھا مطلب: سنت کا رتبہ	۲۴
☆پانچواں مطلب: اہل سنت اور اہل بدعت کا مقام	۲۵
اہل سُنت کا رتبہ	۲۵
اہل سنت کی نشانیاں	۲۵
اہل بدعت کا مقام	۲۵
دوسرا مبحث: بدعت کی تاریکیاں	۲۷
☆پہلا مطلب: بدعت کا مفہوم	۲۷
بدعت کا لغوی معنی	۲۷
بدعت کا اصطلاحی معنی	۲۷
عقیدے اور اقوال کی بدعت	۲۷
اعمال وعبادت کی بدعت	۲۸
بدعت مکفرہ	۳۰
بدعت مفسقہ	۳۰
☆دوسرا مطلب: قبولیت عمل کے شرائط	۳۱
☆تیسرا مطلب: دین میں بدعت کی مذمت	۳۳
قرآنی نمونے (دلائل)	۳۳
سنت نبوی کے نمونے (دلائل)	۳۶
بدعات کے متعلق صحابہ کرام کے اقوال	۴۱
تابعین اور تبع تابعین کے اقوال	۴۱

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

عناوین	صفحہ نمبر
بدعات قابل مذمت ہیں	۴۲
☆چوتھا مطلب: بدعات کے اسباب	۴۳
۱-جہالت	۴۳
۲-خواہشات نفسانی	۴۴
۳-شکوک وشبہات	۴۶
۴-عقل پر اعتماد	۴۶
۵-تقلید اور تعصب	۴۷
۶-شر پسندوں سے میل جول	۴۸
۷-علماء کی خاموشی اور چھپانا	۵۰
۸-کافروں کی مشابہت اور ان کی تقلید	۵۳
۹-ضعیف اور موضوع حدیثوں پر اعتماد	۵۵
۱۰-غلو کرنا	۵۶
☆پانچواں مطلب: بدعت کے اقسام	۵۸
حقیقی بدعت	۵۸
اضافی بدعت	۵۸
فعلی بدعت	۶۰
ترکی بدعت	۶۰
قولی اعتقادی بدعت	۶۴
جہمیہ (حاشیہ)	۶۴
معتزلہ	۶۴

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

عناوین	صفحہ نمبر
شیعہ	۶۴
قادیانیہ	۶۴
بہائیہ	۶۴
اسماعیلیہ	۶۴
نصیریہ (حاشیہ)	۶۴
دروز	۶۴
رافضہ	۶۴
عملی بدعت اوراس کے انواع	۶۵
☆ چھٹا مطلب: دین میں بدعت کا حکم	۶۶
گناہوں کے درجات کے اعتبار سے بدعت کے اقسام	۶۷
چھوٹی بدعت کے شرائط	۶۸
☆ ساتواں مطلب: قبروں کے نزدیک بدعات کی قسمیں	۶۹
☆ آٹھواں مطلب: دور حاضر کی بدعات	۷۳
جشن میلاد النبی	۷۴
ماہ رجب کی بدعت	۷۸
صلوٰۃ الرغائب	۸۰
اسراء ومعراج کی بدعت	۸۵
پندرہویں شعبان کی شب میں جشن منانا	۸۸
تبرک	۹۲
برکت والے امور	۹۴

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

عناوین صفحہ نمبر

مشروع (جائز) تبرک کا بیان ۹۵
ممنوع تبرک ۹۸
ممنوع تبرک کے اسباب ۱۰۱
ممنوع تبرک کے اثرات ۱۰۱
ممنوع تبرک سے مقابلہ کے وسائل ۱۰۱
مختلف منکر بدعات ۱۰۲
بلند آواز سے نیت کرنا ۱۰۳
نمازوں کے بعد اجتماعی ذکر کرنا ۱۰۳
مُردوں کی روحوں پر فاتحہ پڑھنا ۱۰۳
مُردوں کے لئے مجالس ماتم کا انعقاد ۱۰۳
صوفیوں جیسے اذکار ۱۰۳
قبروں پر عمارت بنانا ۱۰۴
☆نواں مطلب: صاحب بدعت کی توبہ ۱۰۵
☆دسواں مطلب: بدعت کے اثرات اور ان کے نقصانات ۱۰۸
بدعات کفر کی ڈاک ہیں ۱۰۸
بلا علم اللہ کے بارے میں بات کرنا ۱۰۹
اہل بدعت کا سنت سے دشمنی کرنا ۱۰۹
اہل بدعت کے عمل کا مردود ہونا ۱۰۹
اہل بدعت کا انجام برا ہونا ۱۱۰
اہل بدعت کی عقل کا الٹ جانا ۱۱۰

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

صفحہ نمبر

عناوین

اہل بدعت کی گواہی اور روایت کا قبول نہ ہونا ۱۱۰
اہل بدعت کا فتنوں میں مبتلا ہونا ۱۱۱
بدعتی شریعت کا نقص بیان کرتا ہے ۱۱۲
بدعتی کے اوپر حق باطل کے ساتھ گڈمڈ ہو جاتا ہے ۱۱۲
بدعتی اپنے اور اپنے تابعداروں کے گناہ کا بوجھ اٹھائیگا ۱۱۲
بدعت اہل بدعت کو ملعون بنا دیتی ہے ۱۱۳
بدعتی کو قیامت کے دن حوض کوثر سے پانی نہیں پلایا جائیگا ۱۱۳
بدعتی اللہ کے ذکر سے لاپروائی کرتا ہے ۱۱۵
اہل بدعت حق کو چھپاتے ہیں ۱۱۶
بدعتی کا عمل اسلام سے متنفر کرتا ہے ۱۱۶
بدعتی امت اسلامیہ کے اندر تفرقہ ڈالتا ہے ۱۱۶
بدعتی کی غیبت کرنی جائز ہے ۱۱۶
بدعتی اپنی خواہشات کا غلام ہوتا ہے ۱۱۷
بدعتی اپنا رتبہ اللہ کے رتبہ کے مشابہ کرتا ہے ۱۱۷
مصادر اور مراجع ۱۱۸

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عرض مترجم

اس کتاب کے مؤلف جناب ڈاکٹر/ سعید بن علی بن وہف القحطانی حفظہ اللہ، دنیائے عرب کے ایک فاضل مؤلف، محقق اور مایہ ناز عالم دین ہیں، انھوں نے معاشرے کی اصلاح اور امت مسلمہ کو کتاب وسنت کی راہ پر گامزن کرنے کے لئے عقیدہ واخلاق کے مختلف موضوعات پر تیس سے زائد انتہائی مفید اور مدلل کتابیں تالیف فرمائی ہیں۔

زیرنظر کتاب موصوف کی تالیف (نور السنة وظلمات البدعة في ضوء الكتاب والسنة) کا اردو ترجمہ (سنت کی روشنی اور بدعت کی تاریکیاں قرآن وحدیث کی روشنی میں) پیش خدمت ہے، فاضل مؤلف نے بڑی عمدگی اور نہایت مدلل طریقہ پر سنت کی اہمیت اور اہل سنت کے مقام ومرتبہ، ان کے اسمائے گرامی اور ان کی نشانیاں بیان فرمائی ہیں، اسی طرح بدعت اور اہل بدعت کی حقیقت، قبولیت عمل کے شرائط، بدعت کی مذمت، اس کے اسباب، انواع اور ان کے احکام نیز معاشرے میں پھیلی ہوئی متعدد بدعات کی نشاندہی فرمائی ہے اور بدعتی کی توبہ کا حکم اور بدعات کے بُرے اثرات ونقصانات کا تفصیلی جائزہ لیا ہے۔

مجموعی طور پر یہ کتاب اختصار کے باوجود انتہائی جامع اور مفید ہے، یہی وجہ ہے کہ مدیر مرکز الدعوۃ والارشاد دبئی، فضیلۃ الشیخ /عزیز بن فرحان العنزی حفظہ اللہ نے ناچیز کو اسے اردو میں منتقل کرنے کا نیک مشورہ دیا جسے بتوفیق الٰہی پایہ تکمیل تک پہونچانے کی کوشش کی گئی ہے، اور اس بات کا خیال رکھا گیا ہے کہ ترجمہ سلیس، عام فہم اور بامحاورہ ہو، تاہم فن ترجمہ کی نزاکت اور صعوبت کے پیش نظر خامیوں اور لغزشوں سے انکار نہیں کیا جاسکتا، قارئین اور اہل علم سے عفو ودرگذر کے ساتھ مطلع فرمانے کی درخواست ہے۔

کتاب میں اپنی طرف سے کچھ اضافہ کی کوشش نہیں کی گئی ہے، صرف ایک مقام پر جہاں کچھ گمراہ فرقوں کے نام اجمالی طور پر مذکور ہیں، ان کا مختصر تعارف قارئین کی معلومات کے لئے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حاشیہ میں ذکر کردیا گیا ہے۔

مولائے کریم سے دعا ہے کہ فاضل مؤلف، خاکسار مترجم، مدیر محترم اور جملہ معاونین کی کوششوں کو شرف قبولیت سے نوازے اور اسے اپنی رضا اور اخروی نجات کا ذریعہ بنائے اور امت محمدیہ کے ان افراد کو ہدایت دے جو صراط مستقیم سے بھٹک کر شرک و بدعت اور دین کے نام پر طرح طرح کے رسم و رواج میں مبتلا ہو گئے ہیں، آمین ثم آمین یارب العالمین۔

الحمد لله الذی بنعمته تتم الصالحات، صلی الله وسلم علی نبینا محمد وعلیٰ آله وازواجه الطاهرات ومن تبعهم بإحسان إلی یوم الدین.

سہیل احمد فضل الرحمٰن غفرلہ ولوالدیہ۔
رکن مرکز الدعوۃ والإرشاد، دبئی۔
الإمارات العربیۃ المتحدۃ

تحریر شدہ
بروز جمعہ ۱۴؍محرم الحرام ۱۴۲۵ھ
موافق ۱۵؍مارچ ۲۰۰۴ء

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقدمہ

إن الحمد لله ، نحمده و نستعينه ، ونستغفره ، ونعوذ بالله من شرور انفسنا ، وسيئات اعمالنا ، من يهده الله فلا مضل له ومن يضلل فلا هادی له،وأشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريک له ،وأشهد أن محمدا عبده ورسوله، صلى الله عليه وعلى آله وصحبه ومن تبعهم باحسان إلى يوم الدين،وسلم تسليما كثيرا. أما بعد :

(نور السنة وظلمات البدعة) ،یعنی:(سنت کی روشنی اور بدعت کی تاریکیوں) کے موضوع پر یہ ایک مختصر رسالہ ہے جس کے اندر میں نے سنت کا مفہوم اور اہل سنت کے چند اسمائے گرامی کا ذکر کیا ہے،اور یہ بیان کیا ہے کہ سنت ہی دائمی نعمت ہے اور سنت کی اہمیت اور اہل سنت کا مقام اوران کی نشانیوں کی وضاحت کی ہے،اور بدعت اوراہل بدعت کا انجام اور اس کا مفہوم اور قبولیت عمل کے شرائط ،اوردین میں بدعت کی مذمت اور بدعت کے اسباب، اقسام اوراحکام،اور قبروں کے پاس بدعات کی قسموں اور موجودہ دور کی پھیلی ہوئی بدعات، اور بدعتی کی توبہ کا حکم،اور بدعات کے اثرات ونقصانات کا تذکرہ کیا ہے۔

اس میں شک نہیں کہ سنت ہی زندگی اور روشنی ہے جس میں بندے کی سعادت و ہدایت کا سامان ہے،اور سنت کا قیام اہل سنت کی وجہ سے ہے اگر چہ وہ اعمال میں سست ہوں،ارشادربانی ہے:﴿يَوم تَبيَضُّ وُجُوهٌ وتَسوَدُّ وُجُوهٌ﴾ (۱)، یعنی:"جس دن بعض چہرے سفید ہوں گے اور بعض سیاہ"۔عبداللہ بن عباسؓ کا قول ہے کہ (تَبيَضُّ وُجُوهٌ) سے مراد اہل سنت والجماعت ہیں،اور(تَسوَدُّ وُجُوهٌ)سے مراداہل بدعت وافتراق ہیں۔(۲)

---

(۱) سورۃ آل عمران:۳/۱۰۶۔

(۲)"اجتماع الجيوش الإسلامية على غزو المعطلة والجهمية" لابن القيم ۲/۳۹

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اور اہل سنت زندہ دل، روشن ضمیر ہوتے ہیں اور ظاہر و باطن میں اللہ کے حکم کے پابند اور رسول اللہ ﷺ کے تابع دار ہوتے ہیں۔

اور اہل بدعت مردہ اور تاریک دل ہوتے ہیں، ان پر مکمل طور پر تاریکی چھائی ہوتی ہے، ان کے دل سیاہ اور ان کے سارے احوال اندھیروں میں ڈوبے ہوتے ہیں، لہٰذا جن کے ساتھ اللہ تعالیٰ خیر کا ارادہ فرماتا ہے انھیں ان تاریکیوں سے نکال کر سنت کی روشنی کی طرف رہنمائی فرماتا ہے۔(۱)

میں نے اس بحث کو دو مبحث میں تقسیم کیا ہے اور ہر مبحث کے تحت مندرجہ ذیل مطالب کا ذکر ہے:

پہلا مبحث: سنت کی روشنی کے بیان میں

پہلا مطلب: سنت کا مفہوم

دوسرا مطلب: اہل سنت کے اسمائے گرامی

تیسرا مطلب: سنت ایک دائمی نعمت ہے

چوتھا مطلب: سنت کا رتبہ

پانچواں مطلب: اہل سنت اور اہل بدعت کا مقام

دوسرا مبحث: بدعت کی تاریکیاں

پہلا مطلب: بدعت کا مفہوم

دوسرا مطلب: قبولیت عمل کے شرائط

تیسرا مطلب: دین میں بدعت کی مذمت

چوتھا مطلب: بدعات کے اسباب

---

(۱) "اجتماع الجيوش الإسلامية على غزو المعطلة والجهمية" لابن القيم ۳۸/۲-۴۱

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

پانچواں مطلب: بدعات کی قسمیں

چھٹا مطلب: دین میں بدعت کا حکم اور اس کی انواع

ساتواں مطلب: قبروں کے پاس بدعات کی انواع

آٹھواں مطلب: موجودہ پھیلی ہوئی بدعات

نواں مطلب: بدعتی کی توبہ

دسواں مطلب: بدعات کے آثار ونقصانات

اور اللہ تعالیٰ ہی سے درخواست کرتا ہوں کہ اس کار خیر میں برکت عطا کرے اور اپنی رضا کے لئے خالص فرمادے اور میری زندگی میں اور مرنے کے بعد بھی اسے نفع بخش بنائے، اور جس کو بھی یہ رسالہ ملے اس کو فائدہ پہونچائے؛ کیونکہ وہی سب سے بہتر اور کریم ذات ہے جو سوال کئے جانے اور امید لگانے کے لائق ہے، وہی ہمارے لئے کافی ہے اور بہترین کارساز ہے، اللہ عظیم وبرتر کے بغیر طاقت وقوت کا حصول ممکن نہیں، اللہ تعالیٰ درود وسلام اور برکت نازل فرمائے اپنے بندے اور رسول اور اپنی مخلوقات میں سب سے پسندیدہ ہمارے نبی حضرت محمد ﷺ اور ان کے آل واصحاب پر اور ان تمام لوگوں پر بھی جو قیامت تک بحسن وخوبی ان کی اتباع کریں۔

مؤلف:

تحریر شدہ

شب چہار شنبہ

مطابق: ۱۷/۱۰/۱۴۱۹ھ

ABU UMAIMAH OWAIS

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

پہلا مبحث

سنت کی روشنی کے بیان میں

پہلا مطلب

سنت کا مفہوم

سنت کے کچھ حامی ہیں، اوران کا ایک عقیدہ ہے، اوران کی جماعت برحق ہے لہٰذا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ میں ان تینوں کلمات کی تعریف بیان کردوں یعنی: (عقیدہ، اہل سنت، الجماعت)۔

نمبر ۱: عقیدہ کا لغوی واصطلاحی مفہوم:

عقیدہ کا لغوی معنی: لفظ عقیدہ (عـقـد) بمعنی گرہ لگانے اور (ربـط) بمعنی جوڑنے اور (شـد بـالـقـوۃ) یعنی مضبوطی کے ساتھ باندھنے سے ماخوذ ہے اوراس کا معنی (الإحـکـام) بمعنی پائدار کرنا اور (الإبرام) بمعنی پختہ کرنا اور (التـمـاسـک) بمعنی چمٹ جانا اور (الـمـراصۃ) بمعنی باہم جڑ جانا ہے، کہا جاتا ہے (عقد الحبل يعقده) یعنی رسی کو مضبوط باندھ دیا، اور یہ بھی بولا جاتا ہے (عقد العهد والبيع) یعنی عہد وپیمان اور خرید فروخت کو پختہ کیا، اور (عقد الإزار) یعنی لنگی کو مضبوطی کے ساتھ باندھ دیا، اور (عقد) یعنی باندھنا (حل) یعنی کھولنے کا ضد ہے۔(۱)

عقیدہ کا اصطلاحی مفہوم: عقیدہ کا اطلاق، پختہ ایمان اوراس قطعی حکم پر ہوتا ہے جس میں شک کی کوئی گنجائش نہ ہو، اور جس پر انسان کا یقین ہو اور جس پر اس کا قلب وضمیر مکمل طور پر مطمئن ہو اوراسے اپنا دین اور مذہب بنا کراس پر عمل کرے، اگر یہ پختہ ایمان اور قطعی حکم صحیح ہو تو عقیدہ صحیح ہوگا جیسا کہ اہل سنت والجماعت کا عقیدہ ہے، اوراگر باطل ہو تو عقیدہ باطل ہوگا جیسا کہ گمراہ فرقوں کا عقیدہ ہے۔(۲)

---

(۱) دیکھئے لسان العرب از ابن منظور، باب الدال، فصل العین، ۳/۲۹۶، القاموس المحیط از فیروز آبادی، باب الدال، فصل العین ص ۳۸۳، معجم المقاییس فی اللغۃ از ابن فارس، کتاب العین ص ۶۷۹۔

(۲) دیکھئے: "مباحث فی عقیدۃ اہل السنۃ والجماعۃ" از ڈاکٹر ناصر بن عبدالکریم العقل، ص:۱۳۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

نمبر ۲: اہل سنت کا مفہوم:

سنت کا معنی لغت میں: طریقہ اور چال چلن ہے خواہ اچھی ہو یا بری۔(۱)

علماء عقائد اسلامیہ کی اصطلاح میں سنت کا مفہوم

وہ ہدایت ہے جس پر رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہ، علم واعتقاد اور قول وعمل کے ساتھ گامزن تھے اور یہی وہ سنت ہے جس کی اتباع واجب ہے، اور اس پر چلنے والے قابل تعریف اور اس کی مخالفت کرنے والے قابل مذمت ہیں؛ چنانچہ کہا جاتا ہے کہ فلاں اہل سنت میں سے ہے یعنی صحیح، سیدھے راستے پر چلنے والا ہے۔(۲)

حافظ ابن رجبؒ نے فرمایا ہے: ''اور سنت چلا ہوا راستہ ہے، لہذا یہ رسول اللہ ﷺ اور آپ کے خلفاء راشدین کے عقائد واعمال اور اقوال کو مضبوطی کے ساتھ تھامنے کو شامل ہے اور اسی کا نام کامل سنت ہے''۔(۳)

اور شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ نے فرمایا ہے: ''سنت وہ ہے جس کے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت ہونے پر شریعت کی دلیل ہو، خواہ اسے رسول اللہ ﷺ نے کیا ہو یا آپ کے زمانے میں کیا گیا ہو، یا اس وقت اس پر عمل کرنے کا تقاضا نہ ہونے یا رکاوٹ پائے جانے کی وجہ سے نہ آپ ﷺ نے اس پر عمل کیا ہو اور نہ آپ ﷺ کے زمانہ میں عمل کیا گیا ہو، (۴)

اور اس اعتبار سے سنت کا مفہوم:

ظاہر وباطن میں رسول اللہ ﷺ کے آثار اور سابقین اولین یعنی مہاجرین وانصار کے طریقے کی پیروی کا نام ہے، یعنی مہاجرین وانصار کے طریقے کی اتباع کرنا ہے''۔(۵)

---

(۱) لسان العرب، از ابن منظور، باب النون، فصل السین، ۱۳/ ۲۲۵

(۲) دیکھئے: ''مباحث فی عقیدة اهل السنة والجماعة'' از ڈاکٹر ناصر بن عبدالکریم العقل، ص: ۱۳۔

(۳) جامع العلوم والحکم ۱/ ۱۲۰۔

(۴) مجموع فتاویٰ ابن تیمیہ ۲۱/ ۳۱۷

(۵) ایضاً، ۳/ ۱۵۷۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

نمبر ۳: جماعت کا مفہوم:

جماعت کا لغوی معنیٰ: یہ جمع کے مادے سے ماخوذ ہے جس کا معنیٰ یکجا ہونا، فراہم کرنا، اتفاق کرنا ہے جو تفرق کا ضد ہے۔ ابن فارس نے کہا کہ: جیم اور میم اور عین ایک اصل ہے جو کسی چیز کے آپس میں مل جانے پر دلالت کرتا ہے، کہا جاتا ہے: (جَمَعْتُ الشَّيْءَ جَمْعًا) میں نے اس چیز کو جمع کر لیا۔(۱)

اسلامی عقیدہ کے علماء کی اصطلاح میں جماعت کا مفہوم

وہ اس امت کے اسلاف یعنی صحابہ اور تابعین اور وہ لوگ جو ان کی قیامت تک پیروی کریں اور وہ لوگ جو قرآن وحدیث کے واضح حق پر قائم ہوں (۲)۔

اور عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا کہ: ”جماعت وہ ہے جو حق کی تائید کرے خواہ وہ تنہا ہی ہو، نعیم بن حماد نے کہا کہ اگر جماعت میں فساد پیدا ہو جائے تو فساد سے پہلے جماعت جس پر قائم تھی تمھیں اس پر ڈٹے رہنا چاہیے خواہ تم اکیلے ہی ہو، کیونکہ اس وقت تمھیں جماعت ہو“۔(۳)

دوسرا مطلب: اہل سنت کے اسمائے گرامی اور ان کی صفات

۱- اہل سنت وجماعت: یہ وہی لوگ ہیں جس پر نبی کریم ﷺ اور آپ کے صحابہ گامزن تھے، وہی لوگ جو نبی کریم ﷺ کی سنت کو مضبوطی کے ساتھ تھامے ہوئے تھے، اور وہ صحابہ، تابعین اور وہ ہدایت یاب ائمہ کرام ہیں جو ان کے پیروکار تھے، اور یہ وہی لوگ ہیں جو اتباع کی شاہراہ پر ثابت قدم رہیں اور بدعات کے ارتکاب سے کنارہ کش ہوں، خواہ وہ کسی

---

(۱) دیکھئے: ”معجم المقاييس في اللغة“ لابن فارس، کتاب الجیم، اس چیز کا بیان کہ کلام عرب میں جس کی ابتداء جیم سے ہو اس کا معنی مضاعف اور مطابق ہوتا ہے یعنی کئی گنا زیادہ اور موافق، ص: ۲۲۴۔

(۲) دیکھئے: ”شرح عقيدة طحاويه“ لابن ابی العز، ص ٦٨، اور ”شرح عقيدة واسطيه“ لابن تیمیه، تالیف علامه محمد خلیل هراس، ص: ٦١

(۳) ”اغاثة اللهفان“ میں ابن قیم نے ذکر کیا ہے اور اسے بیہقی کی طرف منسوب کیا ہے ۱/۷۰۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

بھی جگہ ہوں اور کسی بھی زمانے میں ہوں اور یہی لوگ تا قیامت نصرت الٰہی کے سایہ تلے باقی رہیں گے۔(۱)

اور سنت نبوی کی طرف منسوب ہونے اور ظاہر وباطن اور قول وفعل اور اعتقاد میں اسے اختیار کرنے پر متفق ہونے کے باعث انھیں یہ نام دیا گیا ہے(۲)، جیسا کہ عوف بن مالک- رضی اللہ عنہ- سے مروی ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ:

" افترقت اليهود على إحدى وسبعين فرقة فواحدة في الجنة وسبعون في النار، وافترقت النصارى على ثنتين وسبعين فرقة فإحدى وسبعين فرقة في النار وواحدة في الجنة، والذي نفس محمد بيده لتفترقن أمتي على ثلاث وسبعين فرقة، واحدة في الجنة واثنتان وسبعون في النار، قيل يارسول الله من هم؟ قال: "الجماعة"، (۳) وفي رواية الترمذي عن عبد الله بن عمرو قالوا: ومن هي يا رسول الله؟ قال: "ما أنا عليه وأصحابي". (۴)

یعنی: "یہود اکہتر (۷۱) فرقوں میں تقسیم ہو گئے تھے، ان میں سے ایک جنت میں جائیگا اور ستر (۷۰) جہنم میں، اور عیسائی بہتر (۷۲) فرقوں میں بٹے ہوئے تھے ان میں سے اکہتر (۷۱) فرقے جہنم میں جائیں گے اور ایک جنت میں، اور اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے میری امت تہتر (۷۳) فرقوں میں تقسیم ہو جائیگی، ایک جنتی ہوگا اور بہتر (۷۲) جہنمی، دریافت کیا گیا اے اللہ کے رسول، وہ لوگ (جنتی) کون ہوں گے؟ آپ

(۱) دیکھئے: "مباحث في عقيدة اهل السنة والجماعة" از ڈاکٹر ناصر بن عبدالکریم العقل، ص:۱۳-۱۴۔

(۲) دیکھئے: حمویہ کی تلخیص فتح رب البریۃ از علامہ محمد بن عثیمین، ص:۱۰، اور شرح عقیدہ واسطیۃ از علامہ صالح بن فوزان الفوزان، ص:۱۰۔

(۳) ابن ماجہ- کتاب الفتن- باب افتراق الأمم-۲/ ۳۲۱، نمبر: ۳۹۹۲، ابوداؤد- کتاب السنۃ- باب شرح السنۃ-۴/ ۱۹۷، نمبر: ۴۵۹۶، ابن ابی عاصم- کتاب السنۃ- ۱/ ۳۲، نمبر: ۶۳، شیخ البانی نے اسے صحیح ابن ماجہ میں صحیح کہا ہے، ۲/ ۳۶۴۔

(۴) سنن ترمذی- کتاب الإیمان- باب ماجاء في افتراق هذه الامة، ۲۶/۵، نمبر: ۲۶۴۱۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

نے ارشادفرمایا:(الجماعة) اورترمذی کی ایک روایت میں عبداللہ بن عمرو-رضی اللہ عنہ- سے مروی ہے کہ لوگوں نے کہا: وہ کونسی جماعت ہوگی؟ آپ نے فرمایا: جس طریقے پر میں اورمیرے صحابہ ہیں"۔

۲-فرقۂ ناجیہ (جہنم سے نجات پانے والا فرقہ): کیونکہ نبی کریم ﷺ نے مذکورہ فرقوں سے انھیں مستثنی کیاہےاورفرمایا:" کلها في النار إلا واحدة" یعنی سب جہنم میں جائیں گےسوائے ایک کے،وہ جہنم میں نہیں جائیگا۔(۱)

۳-طائفہ منصورہ(تائید یافتہ جماعت): جیسا کہ حضرت معاویہ-رضی اللہ عنہ- سے مروی ہے انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے آپ ارشادفرمارہے تھے: "لا تزال طائفة من أمتي قائمة بأمر الله لايضرهم من خذلهم أو خالفهم وهم ظاهرون على الناس" (۲) یعنی:"ہمیشہ میری امت میں ایک جماعت اللہ کے حکم پر قائم رہے گی ان کی مخالفت کرنیوالے یاان کی مدد سے ہاتھ کھینچنے والے انھیں نقصان نہیں پہونچاسکیں گے یہاں تک کہ اللہ کافیصلہ آئیگااوروہ لوگوں پر غالب ہوجائیں گے"۔

اورمغیرہ بن شعبہ-رضی اللہ عنہ- سےبھی اسی طرح کی حدیث مروی ہے۔(۳)

اورحضرت ثوبان-رضی اللہ عنہ- سے مروی ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا کہ:"لاتزال طائفة من أمتي ظاهرين على الحق لا يضرهم من

---

(۱) دیکھئے:"من أصول اهل السنة والجماعة" ازعلامہ صالح بن فوزان الفوزان،ص:۱۱۔

(۲) متفق علیہ: بخاری-کتاب المناقب-باب حدثنا محمد بن المثنی ، ۴/ ۲۲۵،نمبر:۳۶۴۱۔ مسلم-کتاب الإمارة-باب قوله ﷺ " لا تزال طائفة من أمتي ظاهرين على الحق لا يضرهم من خالفهم" ۲/ ۱۵۲۴، نمبر:۱۰۳۷۔

(۳) متفق علیہ: بخاری-کتاب المناقب-باب حدثنا محمد بن المثنی ، ۴/ ۲۲۵،نمبر:۳۶۴۰۔مسلم-کتاب الإمارة -باب قوله ﷺ " لا تزال طائفة من أمتي ظاهرين على الحق لا يضرهم من خالفهم"، ۲/ ۱۵۲۳، نمبر:۱۹۲۱۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

خذلهم حتى يأتي أمر الله وهم كذلك". (۱) یعنی: ''ہمیشہ میری امت میں ایک جماعت حق پر غالب ہوگی، اور ان کو وہ لوگ نقصان نہیں پہونچا سکتے جو ان کی مدد سے ہاتھ کھینچ لیں یہاں تک کہ اللہ کا حکم (قیامت) آجائے گا اور وہ لوگ اسی طرح ہوں گے''۔

اور جابر بن عبداللہ-رضی اللہ عنہما- سے بھی اسی طرح کی حدیث مروی ہے۔(۲)

۴ – المعتصمون المتمسكون بكتاب الله وسنة رسوله ﷺ:

یعنی: مضبوطی اور قوت کے ساتھ اللہ کی کتاب اور رسول ﷺ کی سنت اور مہاجرین وانصار میں سے سب سے پہلے اسلام میں داخل ہونے والے یعنی مہاجرین و انصار کے طریقوں کو تھامنے والے، یہی وجہ ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ان کے بارے میں ارشاد فرمایا: ما أنا عليه وأصحابي، (۳) یعنی: (نجات پانے والے) وہ لوگ ہیں جو میرے اور میرے اصحاب کے طریقہ پر چلنے والے ہوں گے۔

۵ – هم القدوة الصالحة الذين يهدون إلى الحق وبه يعملون:

یعنی: وہ بہترین نمونہ اشخاص جو حق کی طرف رہنمائی کرتے ہیں اور اس پر عمل پیرا بھی ہوتے ہیں۔

ایوب سختیانیؒ نے فرمایا کہ: حَــــدَث (۴) (نوجوانوں) اور اعجمی لوگوں کی سعادتمندی یہ ہے کہ انہیں کسی اہل سنت عالم کی صحبت کی توفیق مل جائے۔(۵)

اور فضیل بن عیاضؒ نے کہا کہ: ''اللہ کے کچھ ایسے بندے ہیں جن کی وجہ سے اللہ

---

(۱) صحیح مسلم-کتاب الإمارة-باب قوله ﷺ "لا تزال طائفة من أمتي ظاهرين على الحق لا يضرهم من خالفهم"، ۲/۱۵۲۳، نمبر:۱۹۲۰۔

(۲) صحیح مسلم- ۲/۱۵۲۳، نمبر:۱۹۲۳۔

(۳) سنن الترمذی کتاب الایمان باب ماجاء فی افتراق ہذا الامۃ ۵/۲۶، حدیث نمبر ۲۶۴۱

(۴) الحَدَث: الشاب "النهايه في غريب الحديث والاثر" باب الحاء مع الدال، مادة "حدث"، ۱/۳۵۱.

(۵) "شرح اصول اعتقاد اهل السنه والجماعة" از لالكائي، ۱/۲۶، نمبر: ۳۰.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

ملکوں کو آباد رکھتا ہے اور وہی اہل سنت ہیں اور وہ لوگ جو سمجھیں کہ ان کے پیٹ میں جو کھانا داخل ہوتا ہے وہ حلال ہے تو وہ اللہ کی جماعت میں سے ہیں"۔(۱)

٦-اهل السنة خيار الناس ينهون عن البدع واهلها:

یعنی: اہل سنت وہ نیک لوگ ہیں جو لوگوں کو بدعات اور اہل بدعت سے روکتے ہیں:

ابو بکر بن عیاشؒ سے دریافت کیا گیا کہ سنّی کون ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ: وہ شخص جس کے سامنے خواہشات نفسانی کا ذکر ہو تو ان میں سے کسی کی طرف مائل نہ ہو(۲) اور ابن تیمیہؒ نے ذکر فرمایا ہے کہ: اہل سنت اس امت کے وہ بہتر اور عمدہ لوگ ہیں جو صراط مستقیم یعنی حق و اعتدال کی راہ پر گامزن ہوں۔(۳)

٧ - أهل السنة هم الغرباء إذا فسد الناس:

یعنی: اہل سنت وہ اجنبی اور غیر مانوس لوگ ہیں جو لوگوں کے گمراہ ہو جانے کے بعد (حق پر قائم ہوں) جیسا کہ حضرت ابو ہریرہ- رضی اللہ عنہ- سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:"بدأ الإسلام غريبا وسيعود كما بدأ غريبا، فطوبى للغرباء" (۴) یعنی:"اسلام کا آغاز غربت سے ہوا اور عنقریب اپنے آغاز کی طرح غربت کی طرف لوٹ جائیگا لہٰذا ان غرباء کے لئے خوشخبری ہو (یعنی کامیابی اور نجات کی خوشخبری)" اور امام احمدؒ کے نزدیک ایک روایت میں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے مروی ہے کہ دریافت کیا گیا کہ: غرباء کون ہیں؟ تو آپ نے فرمایا:"النُّزّاع (۵) من القبائل" (۶) یعنی:"اپنے

---

(۱) "شرح اصول اعتقاد اهل السنة والجماعة" از لالکائی، ۱/ ۷۲، نمبر: ۵۱

(۲) سابق مرجع ۱/۷۲، نمبر:۵۳۔ (۳) فتاوی ابن تیمیہ ۳/ ۳۶۸، ۳۶۹۔

(۴) مسلم-کتاب الإیمان-باب بیان أن الإسلام بدأ غريبا وسيعود غريبا ۱/ ۱۳۰ نمبر:۱۴۵۔

(۵) وہ غریب اور اجنبی جو اپنے اہل وعیال اور خاندان سے نکل کر دور اور غائب ہو، اور مطلب یہ ہے کہ ان مہاجرین کے لئے خوشخبری ہو جو اللہ کے لئے اپنے وطنوں سے ہجرت کر گئے ہوں النہایۃ لابن الأثیر، ۵/ ۴۱۔

(۶) المسند ۱/ ۳۹۸۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

قبائل سے نکلے ہوئے دور افتادہ“۔

اور امام احمدؒ کی ایک اور روایت میں عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ سے مروی ہے کہ پوچھا گیا: ”یارسول اللہ غرباء کون لوگ ہیں؟“ تو آپ نے فرمایا: ”أناس صالحون في أناس سوء كثير من يعصهم أكثر ممن يطيعهم“ (۱)، یعنی ”بہت سے برے لوگوں کے درمیان وہ اچھے لوگ ہوں گے جن میں نافرمانی کرنے والوں کی تعداد اطاعت کرنے والوں سے زیادہ ہوگی“۔

اور دوسری سند سے ایک روایت میں ہے: الذين يصلحون إذا فسد الناس (۲) یعنی: ”(غرباء) وہ لوگ ہوں گے کہ جب لوگ بگڑ جائیں گے تو وہ ان کی اصلاح کریں گے۔“

پس اہل سنت وہ غرباء ہیں جو اہل بدعت، نفس پرست باطل فرقوں کی ایک بڑی تعداد کے درمیان ہوں گے۔

۸- اہل سنت وہ ہیں جو صاحب علم ہوں یا علم کے سرپرست ہوں:

اہل سنت وہ ہیں جو علم کی خدمت کریں اور غلو کرنے والوں کی تحریف اور اہل باطل کے مذہب اور جاہلوں کی تاویل کا علم سے رد کریں اور اسی لئے ابن سیرینؒ نے فرمایا ہے کہ: ”پہلے لوگ سندوں کے متعلق سوال نہیں کیا کرتے تھے، لیکن جب فتنہ کا ظہور ہوا تو لوگ کہنے لگے کہ ہمیں اپنے (راوی) کے نام بتائیں، لہٰذا اہل سنت کو دیکھا جاتا اور ان کی حدیثیں قبول کی جاتیں، اور اہل بدعت کو دیکھا جاتا اور ان کی حدیثیں رد کر دی جاتیں“۔ (۳)

۹- أهل السنة هم الذين يحزن الناس لفراقهم:

اہل سنت وہ ہیں جن کی جدائی لوگوں کے لئے باعث غم ہوتی ہے، ایوب سختیانیؒ نے فرمایا کہ:

---

(۱) المسند ۲/۱۷۷ اور ۲۲۲۔
(۲) مسند الإمام احمد ۴/۱۷۳۔
(۳) مقدمۂ مسلم- باب الإسناد من الدين ۱/۱۵۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

مجھے جب کسی اہل سنت شخص کے موت کی خبر دی جاتی ہے تو مجھے ایسا لگتا ہے کہ میرے جسم کا کوئی عضو گم ہو گیا ہو (۱)، مزید فرمایا: یقیناً جو لوگ اہل سنت کی موت کی تمنا کرتے ہیں وہ چاہتے ہیں کہ اپنی پھونکوں سے اللہ کے نور کو بجھادیں، اور اللہ تو اپنے نور کو مکمل کر کے رہیگا خواہ کافر لوگ اسے ناپسند کریں۔(۲)

تیسرا مطلب : سنت ایک دائمی نعمت ہے

نعمت کی دو قسمیں ہیں: ۱-دائمی نعمت، ۲-عارضی نعمت

۱-دائمی نعمت: یہ دائمی سعادت سے وابستہ ہوتی ہے، اور یہ اسلام اور سنت کی نعمت ہے، کیونکہ دنیا اور آخرت کی سعادت تین ارکان پر مبنی ہے: ۱۔اسلام، ۲۔سنت، ۳۔دنیا وآخرت میں عافیت۔ نعمت اسلام اور سنت یہ وہی نعمت ہے جس کا اللہ عزوجل نے ہمیں حکم دیا ہے کہ ہم اپنی نمازوں میں اس سے اس کا سوال کیا کریں کہ وہ ہمیں ان لوگوں کے راستے پر چلنے کی ہدایت دے جو اس کے اہل ہیں جنھیں اس نے ان نعمتوں کے ساتھ مخصوص کیا ہے اور رفیق اعلیٰ کا اہل گردانا ہے جیسا کہ اللہ تعالی کا ارشاد ہے: ﴿ وَمَنْ يُطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُولَ فَأُولٰئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ وَحَسُنَ أُولٰئِكَ رَفِيقًا﴾ (۳) یعنی: ''اور جو بھی اللہ تعالی اور رسول ﷺ کی فرمانبرداری کرے وہ ان لوگوں کے ساتھ ہوگا جن پر اللہ تعالی نے انعام کیا ہے یعنی انبیا، صدیقین کے ساتھ اور شہید اور نیک لوگ، یہ کتنے اچھے ساتھی ہیں''۔

لہٰذا یہی چار قسم کے لوگ اس دائمی نعمت کے سزاوار ہیں اور اللہ تعالیٰ کے اس قول سے یہی صاحب نعمت لوگ مراد ہیں: ﴿ اَلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا﴾ (۴)، یعنی: آج میں نے تمہارے لئے دین کو کامل کردیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کردی اور تمہارے لئے دین اسلام سے راضی ہوگیا۔ چنانچہ

---

(۱) شرح اصول اعتقاد اہل السنة والجماعة للالکائی ۱/۶۶ نمبر:۲۹۔

(۲) ایضاً ۱/۶۸ نمبر:۳۵۔ (۳) سورۃ النساء:۴/۶۹۔ (۴) سورۃ المائدۃ:۵/۳

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کمال باعتبار دین اور تمام باعتبار نعمت مرحمت ہوا، عمر بن عبد العزیزؒ نے فرمایا: ''بیشک ایمان کے کچھ حدود، فرائض، سنتیں ہیں جس نے انھیں پورا کیا یقیناً اس نے ایمان کو کامل کرلیا'' (۱)

اور اللہ کا دین اس کی شریعت ہے جو اس کے امر و نہی اور اس کی پسندیدہ چیزوں پر مشتمل ہے، مطلب یہ ہے کہ دائمی نعمت ایمان والوں کے ساتھ مخصوص ہے اور یہ اسلام اور سنت کی نعمت ہے اور یہی وہ نعمت ہے جس پر درحقیقت خوش ہونا چاہئے، اور اس پر خوشی کا اظہار ان امور میں سے ہے جن پر اللہ راضی ہوتا ہے اور اسے پسند فرماتا ہے، اللہ سبحانہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهِ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ﴾ (۲)، یعنی: ''آپ کہہ دیجئے کہ بس لوگوں کو اللہ کے اس انعام اور رحمت پر خوش ہونا چاہئے، وہ اس چیز سے بدرجہا بہتر ہے جس کو وہ جمع کررہے ہیں''۔

درحقیقت سلف کے اقوال اسی مفہوم کے گرد گھومتے ہیں کہ اللہ کا فضل اور اس کی رحمت، اسلام اور سنت ہیں، اور دل جس قدر زندہ ہوگا اسی کے مطابق ان دونوں کے متعلق اس میں مسرت ہوگی، اور دونوں نعمتیں جس قدر راسخ ہوں گی اسی قدر دل میں شدید فرحت و مسرت ہوگی، بلکہ دل خوشی سے اس وقت رقص کرے گا جب سنت کی روح اس کے ساتھ ہوگی، جبکہ لوگ انتہائی غمگین ہوں گے، اور وہ امن سے معمور ہوگا جبکہ لوگ انتہائی خوفزدہ ہوں گے۔ (۳)

۲- عارضی نعمت: مثلاً صحت و تندرستی، مالداری، عافیت، قدر و منزلت، اولاد کی کثرت، اچھی رفیقۂ حیات اور اسی طرح دیگر نعمتیں، یہ نعمتیں تو نیک و بد، مومن اور کافر دونوں میں مشترک ہیں، اور اگر کہا جائے کہ اس اعتبار سے کافر کے اوپر اللہ کی نعمت ہے تو یہ بالکل سچ ہے، اور عارضی نعمت کافر اور فاجر کے لئے ایک طرح کی ڈھیل ہوتی ہے، جسے دائمی نعمت میسر نہ ہو اس کے لئے عارضی نعمت بدبختی اور عذاب کا پیش خیمہ ہوتی ہے۔ (۴)

(۱) بخاری معلقاً - کتاب الإیمان - باب قول النبی ﷺ: بني الإسلام على خمس ۱/۹۔
(۲) سورۃ یونس: ۱۰/ ۵۸۔
(۳) ابن قیم کی کتاب اجتماع الجيوش الإسلامية على غزو المعطلة و الجهمية سے ماخوذ ۲/ ۳۳، ۳۶، ۳۸۔
(۴) ایضاً ۲/ ۳۶۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

☆ چوتھا مطلب : سنت کا رتبہ

سنت: اللہ کا مضبوط قلعہ ہے جو اس میں داخل ہوگا محفوظ رہے گا، اور وہ اللہ کا سب سے بڑا دروازہ ہے جو اس میں داخل ہوگا وہ اس تک پہونچنے والوں میں شامل ہو جائیگا، اور یہ اہل سنت ہی سے قائم رہے گی اگرچہ وہ اعمال میں سُست ہوں، جب اہل بدعت ونفاق کی روشنیاں بجھ جائیں گی اس وقت اہل سنت کا نور ان کے آگے آگے دوڑتا ہوگا، اہل سنت کے چہرے روشن ہوں گے جبکہ اہل بدعت کے چہرے سیاہ ہوں گے، اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا ہے:﴿ يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوهٌ وَتَسْوَدُّ وُجُوهٌ ﴾ (۱)، یعنی: ''جس دن بعض چہرے روشن ہوں گے بعض سیاہ، عبداللہ بن عباس -رضی اللہ عنہما- نے فرمایا کہ: (تبیض وجوہ) سے مراد اہل سنت والجماعت ہیں، اور (تسود وجوہ) سے مراد اہل بدعت وافتراق ہیں''۔(۲)

اور سنت زندگی اور نور ہے جس میں بندے کی سعادت، ہدایت اور کامیابی ہے، اللہ بزرگ وبرتر نے فرمایا:﴿ أَوَمَنْ كَانَ مَيْتًا فَأَحْيَيْنَاهُ وَجَعَلْنَا لَهُ نُورًا يَمْشِي بِهِ فِي النَّاسِ كَمَنْ مَثَلُهُ فِي الظُّلُمَاتِ لَيْسَ بِخَارِجٍ مِنْهَا كَذَٰلِكَ زُيِّنَ لِلْكَافِرِينَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴾(۳)

یعنی: ''کیا وہ شخص جو کہ مردہ تھا پھر ہم نے اسے زندہ کر دیا اور اس کے لئے ایک روشنی پیدا کر دی جس کے اجالے میں وہ لوگوں کے درمیان چلتا ہے وہ اس شخص کی طرح ہو سکتا ہے جو ایسی تاریکیوں میں ہو جس سے نکل بھی نہیں سکتا، اسی طرح کافروں کے لئے ان کے اعمال مزین کر دیئے گئے ہیں''۔ اور اللہ ہی توفیق دینے والا ہے۔(۴)

---

(۱) آل عمران: ۳/۱۰۶۔

(۲) اجتماع الجيوش الإسلامية على غزو المعطلة والجهمية لابن القيم ۲/۳۹، ابن کثیر: ۱/۳۶۹، جامع البیان لابن جریر: ۷/۹۳۔

(۳) سورۃ الأنعام: ۶/۱۲۲۔

(۴) اجتماع الجيوش الإسلامية لابن القيم ۲/۳۸۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

☆ پانچواں مطلب : اہل سنت اور اہل بدعت کا مقام

نمبر:۱- اہل سنت کا رتبہ:

اہل سنت زندہ دل اور روشن ضمیر ہوتا ہے، اللہ عز وجل نے زندگی اور نور کا تذکرہ اپنی کتاب میں کئی جگہوں پر کیا ہے اور انھیں اہل ایمان کی صفت بتایا ہے، کیونکہ زندہ اور روشن دل وہی ہے جسے اللہ کی معرفت اور اس پر پختہ یقین ہو اور اس کے بارے میں سمجھ بوجھ رکھتا ہو، اور اس کی وحدانیت کو تسلیم کرتا ہو اور رسول اللہ ﷺ جن چیزوں کے ساتھ مبعوث ہوئے ان کا متبع ہو۔

اور رسول اللہ ﷺ اللہ تعالی سے دعا مانگتے تھے کہ وہ آپ کے لئے نور پیدا کردے، آپ کے دل میں، کان میں، نگاہ اور زبان میں، آپ کے اوپر، نیچے، دائیں، بائیں اور آپ کی ذات کو منور کردے، اور آپ کے جلد، گوشت، ہڈی اور خون میں نور پیدا کردے، گویا آپ نے اپنی مکمل ذات کے لئے اور اپنے اعضاء کے لئے، اور ظاہری اور باطنی حواس اور اپنی شش جہات کے لئے نور کی درخواست کی، اور مومن کا مدخل اور مخرج نور ہوتا ہے اور اس کا قول وعمل نور ہوتا ہے اور یہ نور اس کے لئے قیامت کے دن خود اپنی طاقت اور کمزوری کے اعتبار سے ظاہر ہوگا اس کے سامنے اور دائیں دوڑ رہا ہوگا، کچھ ایسے لوگ ہوں گے جن کا نور آفتاب کی طرح ہوگا اور دوسرے کا ستارے کی طرح، اور کسی اور کا کھجور کے لمبے درخت کی طرح ہوگا، اور کسی کا کھڑے ہوئے انسان کی قامت کے برابر، اور کسی کا اس سے کم حتی کہ بعض کو اس کے قدم کے انگوٹھے کے سرے پر نور دیا جائے گا جو کبھی روشن ہوگا اور کبھی بجھے گا، جس طرح دنیا میں اس کے ایمان اور تابعداری کا نور رہا ہوگا ٹھیک اسی طرح وہ وہاں پر حواس ونظر کے لئے ظاہر ہوگا۔(۱)

نمبر:۲- اہل سنت کی نشانیاں:

بہت زیادہ ہیں جن کا علم انسانوں میں سے اہل دانش کو ہوتا ہے، ان میں سے اہم نشانیاں یہ ہیں:-

---

(۱) اجتماع الجيوش الإسلامية لابن القيم ، بتصرف ۲/ ۳۸-۴۱۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

۱-قرآن وحدیث کو مضبوطی کیساتھ تھامنا اور انھیں دانتوں سے پکڑنا۔

۲-اصول وفروع میں کتاب وسنت کو فیصلہ کن ماننا۔

۳-سنت اور سنت پر مضبوطی کیساتھ چلنے والوں سے محبت رکھنا اور اہل بدعت سے بغض رکھنا۔

۴-اس راستے پر چلنے والوں کی قلت کے باعث وحشت زدہ نہ ہونا کیونکہ حق مومن کا گمشدہ سرمایہ ہے جسے وہ اختیار کرتا ہے خواہ لوگ اس کی مخالفت کریں۔

۵-کتاب وسنت کی ہدایت پر ٹھیک ٹھیک عمل کر کے اقوال وافعال میں صداقت کا ثبوت دینا۔

۶-رسول اللہ ﷺ کے اسوہ کو اپنانا جن کا اخلاق قرآن تھا۔(۱)

نمبر:۳۰-اہل بدعت کا مقام: بدعتی مُردہ اور تاریک دل ہوتا ہے، اللہ تعالی نے موت اور تاریکی کو اس شخص کی صفت گردانا ہے جو ایمان سے نکل گیا ہو، اور مردہ وتاریک دل وہ ہے جسے اللہ کے متعلق علم نہیں، اور رسول اللہ ﷺ جس کے ساتھ بھیجے گئے اس کا تابع فرمان نہیں، لہٰذا اس قسم کے لوگوں کی اللہ تعالی نے یہ صفت بیان کی ہے کہ وہ مردہ ہیں زندہ نہیں، اور یہ کہ وہ اندھیروں میں ہیں اس سے نکلیں گے نہیں، یہی وجہ ہے کہ ان کی پوری زندگی میں تاریکی چھائی ہوتی ہے، لہٰذا ان کے دل تاریک ہوتے ہیں، حق کو باطل کی شکل میں دیکھتے ہیں اور باطل کو حق کی صورت میں، ان کے اعمال تاریک، ان کے اقوال تاریک اور ان کے سارے احوال تاریک، ان کی قبریں تاریکیوں میں ڈوبی ہوتی ہیں اور قیامت کے دن پُل صراط پار کرنے کیلئے جب نور تقسیم کئے جائیں گے تو وہ تاریکیوں میں پڑے رہیں گے، جہنم میں ان کے داخل ہونے کی جگہ تاریک ہوگی، اور یہ وہی تاریکی ہوگی جس میں پہلی بار مخلوق کو پیدا کیا گیا تھا، پس اللہ تعالی جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اسے اس تاریکی سے نور کی طرف نکال دیتا ہے، اور جس کے ساتھ بُرائی کا ارادہ کرتا ہے اسے اسی کے اندر چھوڑ دیتا ہے۔(۲)

---

(۱) دیکھئے: امام ابوعثمان اسماعیل بن عبدالرحمٰن الصابونی کی کتاب: عقيدة السلف و اصحاب الحديث ص:۱۴۷، اور ڈاکٹر صالح بن سعد السحیمی کی کتاب: تنبيه اولى الأبصار إلى كمال الدين وما فى البدع من الأخطار ص:۲۶۴۔

(۲) اجتماع الجيوش الإسلامية لابن القيم ۲/۳۹-۴۰ معمولی تصرف کے ساتھ۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

دوسرا مبحث : بدعت کی تاریکیاں

پہلا مطلب: بدعت کا مفہوم

بدعت کا لغوی معنی: دین میں اس کی تکمیل کے بعد نئی چیز نکالنا یا وہ اعمال اور گمراہیاں جو نبی ﷺ کے بعد ایجاد کی گئی ہوں (۱) اور جب میں قول یا فعل کے اندر کوئی ایسی چیز شروع کروں جس کی پہلے کوئی مثال نہ ملتی ہو تو کہا جائیگا (اِبْتَدَعْتُ الشَّیْءَ) یعنی میں نے ایک نئی چیز نکالی ہے (۲) اور مادہ (بـــدع) کی اصل اس ایجاد کے لئے بولی جاتی ہے جس کا پہلے کوئی نمونہ موجود نہ ہو اور اسی میں سے اللہ تعالی کا یہ قول ہے ﴿بدیع السماوات والأرض﴾ (۳) یعنی: وہ ان دونوں کا موجد ہے جنکی پہلے ماضی میں کوئی مثال نہیں ملتی۔ (۴)

شرعی اصطلاح میں بدعت کا مفہوم

علماء کے نزدیک اس کی کئی تعریفیں ہیں جو ایک دوسرے کی تکمیل کرتی ہیں، انھیں میں سے ایک یہ ہے:

☆۱- شیخ الإسلام ابن تیمیہ نے فرمایا: ''دین میں ہر وہ چیز بدعت ہے جسے اللہ اور اس کے رسول نے جائز نہ کیا ہو یعنی جس کے وجوب اور استحباب کا حکم نہ دیا ہو۔ (۵)

''اور بدعت کی دو قسمیں ہیں: ایک قسم عقائد اور اقوال میں پائی جاتی ہے اور دوسری قسم اعمال اور عبادات میں، اور یہ دوسری پہلی قسم میں شامل ہے، اسی طرح پہلی قسم دوسری کی طرف دعوت دیتی ہے۔'' (۶)

---

(۱) القاموس المحیط، باب العین، فصل الدال ص:۹۰۶، ولسان العرب ۸/۶، اور فتاوی ابن تیمیہ ۳۵/۴۱۴۔

(۲) معجم المقاییس فی اللغہ ابن فارس ص:۱۱۹۔

(۳) سورۃ البقرۃ:۲/۱۱۷، الأنعام:۶/۱۰۱۔

(۴) الاعتصام للشاطبی ۱/۴۹، اور دیکھئے: مفردات ألفاظ القرآن للراغب الأصفہانی، مادۃ ''بَدَعَ'' ص۱۱۱

(۵) فتاوی ابن تیمیہ ۴/۱۰۷، ۱۰۸۔

(۶) ایضاً ۲۲/۳۰۶۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

’’اور امام احمد وغیرہ نے اپنے مذہب کی بنیاد جس پر رکھی تھی وہ یہ ہے کہ: اعمال نام ہے عبادات اور عادات کا، لہٰذا عبادات میں اصل یہ ہے کہ صرف وہی عبادات مشروع ہوں گی، جن کا اللہ تعالیٰ حکم دے۔ اور عادات میں اصل یہ ہے کہ صرف وہی ممنوع ہوں گی جنھیں اللہ تعالیٰ ممنوع قرار دے۔‘‘ (۱) نیز انھوں نے فرمایا: ’’بدعت وہ ہے جو قرآن وحدیث کے خلاف ہو یا عقائد وعبادات میں جو کتاب وسنت اور سلف امت کے اجماع کے خلاف ہوں مثلاً خوارج، شیعہ، قدریہ اور جہمیہ کے اقوال اور اسی طرح ان لوگوں کے اقوال جو مساجد کے اندر رقص وسرود کے ذریعہ عبادت کرتے ہیں اور وہ لوگ جو بھنگ کھا کر اور داڑھیاں منڈا کر عبادت کرتے ہیں اور کتاب وسنت کی مخالفت کرنیوالی کئی جماعتیں اسی قسم کی بدعات کے ذریعہ عبادت کرتی ہیں ۔ واللہ اعلم‘‘۔ (۲)

☆ ۲- شاطبیؒ نے فرمایا: بدعت دین میں ایک نو ایجاد طریقہ ہے جو شرعی طریقہ سے مشابہت رکھتا ہے۔ جس کا مقصد اس پر چل کر اللہ کی عبادت میں غلو پیدا کرنا ہوتا ہے۔ (۳)

اور یہ (تعریف) ان لوگوں کی رائے کے مطابق ہے جو عادات کو بدعت کے مفہوم میں شامل نہیں کرتے بلکہ ان کو عبادات کے ساتھ خاص کرتے ہیں، البتہ ان لوگوں کی رائے کے اعتبار سے جو عام چال چلن کو بدعت کے مفہوم میں داخل مانتے ہیں تو وہ کہتے ہیں کہ: بدعت دین میں ایک ایسا ایجاد کردہ نیا طریقہ ہے جو شرعی طریقہ کے مشابہ ہے، اس پر چلنے کا مقصد وہی ہے جو شرعی طریقہ پر چلنے کا ہے‘‘۔ (۴)

بعد ازاں (امام شاطبیؒ) نے دوسری تعریف کی بناء پر یہ ثابت کیا ہے کہ عادات اس اعتبار سے کہ اس کا تعلق روزمرہ کے طور طریقے سے ہوتا ہے اس لئے اس میں کوئی بدعت نہیں

---

(۱) فتاویٰ ابن تیمیہ ۴/ ۱۹۶۔

(۲) ایضاً ۱۸/ ۳۴۶، ۳۵/ ۴۱۴۔

(۳) ملتا جلتا یا مشابہ (تضاھی) کا ترجمہ ہے۔ یعنی بدعت بظاہر شریعت کے مشابہ معلوم ہوتی ہے لیکن حقیقت میں ایسی نہیں ہوتی بلکہ اس کے بالکل برعکس ہوتی ہے، دیکھئے: الاعتصام للشاطبی ۱/ ۵۳۔

(۴) ’’الاعتصام‘‘ لأبی اسحاق ابراھیم بن موسیٰ الشاطبی ۱/ ۵۰-۵۶۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

اور اس اعتبار سے کہ اسے بطور عبادت انجام دیا جائے یا عبادت کا مقام دیا جائے تو پھر وہ بدعت میں داخل ہوں گی، اس کا حاصل یہ ہوا کہ انھوں نے دونوں تعریفوں کے درمیان تطبیق دیدی اور ان روزمرہ امور کی مثال بیان کردی جن میں عبادت کی نیت ضروری ہے مثلاً خرید فروخت، نکاح وطلاق، کرایہ کے امور اور قانونی تعزیرات وغیرہ کیونکہ وہ ایسے امور وشرائط اور شرعی قوانین کے ساتھ مقید ہیں کہ اس میں مکلّف کے لئے کوئی اختیار نہیں ہے۔(۱)

☆۳- اور حافظ ابن رجبؒ نے فرمایا(۲): ''بدعت ہر وہ نئی چیز ہوگی جس پر دلالت کرنے کے لئے شریعت کی کوئی اصل نہ ہو، لیکن جس پر دلالت کیلئے شریعت میں کوئی اصل موجود ہو وہ شرعاً بدعت نہیں ہوگی۔ اگرچہ لغت کے اعتبار سے بدعت ہو، لہٰذا ہر وہ شخص جس نے کوئی نئی چیز ایجاد کی اور اسے دین کی طرف منسوب کردیا حالانکہ دین میں اس کی کوئی بنیاد نہیں جس پر وہ قائم ہو تو وہ گمراہی ہے، اور دین اس سے بری ہے خواہ وہ عقائد سے متعلق ہو یا اعمال سے یا ظاہری اور باطنی اقوال سے، رہی یہ بات کہ سلف کے اقوال میں بعض بدعتوں کا ذکر استحسان کے ساتھ آیا ہے تو درحقیقت وہ لغوی بدعات ہیں نہ کہ شرعی، اسی قبیل سے حضرت عمر-رضی اللہ عنہ- کا وہ قول ہے جب انھوں نے قیام رمضان کے لئے لوگوں کو مسجد میں ایک امام کے پیچھے جمع کیا اور آکر دیکھا کہ وہ لوگ اس طرح نماز ادا کر رہے ہیں تو فرمایا: ''نعمت البدعة هذه'' (۳) یعنی: ''یہ کیا ہی اچھی بدعت ہے''، حضرت عمر-رضی اللہ عنہ- کی مراد اس سے یہ تھی کہ اس سے پہلے یہ عمل اس طرح نہیں تھا تاہم شریعت میں اس کی وہ اصل موجود تھی جس کی طرف رجوع کیا جاسکتا ہے۔

لہٰذا اس (یعنی شریعت) کی اصل میں سے یہ ہے کہ نبی ﷺ لوگوں کو قیام رمضان پر ابھارتے اور اس کی رغبت دلاتے تھے، اور لوگ آپ کے زمانے میں مسجد کے اندر

---

(۱)''الاعتصام'' لأبی اسحاق ابراہیم بن موسی الشاطبی ۲/۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۹۴۔

(۲) جامع العلوم والحکم ۲/۱۲۷، ۱۲۸ معمولی تصرف کے ساتھ۔

(۳) دیکھئے: صحیح البخاری- کتاب صلوٰۃ التراویح- باب فضل من قام رمضان ۲/۳۰۸ نمبر: ۲۰۱۰۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

مختلف جماعتوں میں اور الگ الگ قیام کیا کرتے تھے اور آپ نے رمضان میں چند راتیں اپنے صحابہ کو نماز پڑھائی تھی، پھر اس کی یہ وجہ بتا کر رک گئے کہ انھیں یہ اندیشہ ہے کہ کہیں ان پر یہ فرض نہ کردی جائے پھر وہ اس کے قیام سے عاجز ہو جائیں، اور آپ ﷺ کے بعد اس کا خوف باقی نہیں رہا(۱)۔

اور اس کی اصل یہ بھی ہے کہ آپ نے اپنے خلفاء راشدین کی سنت پر عمل کرنے کا حکم دیا تھا، اور یہ خلفائے راشدین کی سنت ہوئی۔(۲)

بدعت کی دو قسمیں ہیں

۱-بدعت مُکفِّرہ: جو اسلام سے خارج کر دیتی ہے۔

۲-بدعت مُفسِّقہ: جو اسلام سے خارج نہیں کرتی (لیکن فاسق بنا دیتی ہے۔)(۳)

OOO

(۱) (۳) دیکھئے: صحیح البخاری-کتاب صلوۃ التراویح-باب فضل من قام رمضان ۲/۳۰۹ نمبر:۲۰۱۲۔

(۲) جامع العلوم والحکم ۲/۱۲۹۔

(۳) دیکھئے: الاعتصام للشاطبی ۲/۵۱۶

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

دوسرا مطلب : قبولیت عمل کے شرائط

کوئی بھی عمل جس کے ذریعہ اللہ کی خوشنودی مقصود ہو دو شرطوں کے بغیر قابل قبول نہیں۔

پہلی شرط: عمل خالص اللہ کے لئے ہو جو یکتا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، جیسا کہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے:"إنما الأعمال بالنيات، وإنما لكل امرئ ما نوى"(۱) یعنی: یقیناً اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے، اور یقیناً ہر شخص کو ویسا ہی بدلہ ملے گا جیسی اس کی نیت ہوگی۔

دوسری شرط: رسول اللہ ﷺ کی اتباع جیسا کہ نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے:"مَنْ عَمِلَ عَمَلاً لَيْسَ عَلَيْهِ أَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ"(۲) یعنی: جس نے کوئی ایسا کام کیا جو ہمارے دین میں نہیں تو وہ مردود ہے۔

لہٰذا جس نے اپنے اعمال کو رسول اللہ ﷺ کی سنت کے مطابق اللہ کے لئے خالص کرلیا تو ایسے ہی شخص کا عمل مقبول ہوگا، اور جس سے اخلاص اور اتباع رسول ﷺ ان دونوں میں سے کوئی ایک مفقود ہو تو اس کا عمل مردود ہوگا اور اللہ تعالیٰ کے اس قول کے مِصداق ہوگا ﴿وَقَدِمْنَا إِلَى مَا عَمِلُوا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنَاهُ هَبَاءً مَنْثُورًا﴾(۳) یعنی:"انہوں نے جو اعمال کئے تھے ہم نے ان کی طرف متوجہ ہو کر انھیں پراگندہ ذروں کی طرح کردیا۔"

اور جس نے دونوں چیزیں (اخلاص اور متابعت) جمع کرلیں یعنی اس پر عمل پیرا رہا تو وہ اللہ عزوجل کے اس قول کے مصداق ہوگا﴿وَمَنْ أَحْسَنُ دِيناً مِمَّنْ أَسْلَمَ وَجْهَهُ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ﴾ (۴) یعنی:"دین کے اعتبار سے اس سے اچھا کون ہے؟ جو اپنے کو اللہ کے تابع کردے اور ہو بھی نیکوکار" نیز اس کے اس قول میں بھی داخل ہوگا﴿ بَلَى مَنْ أَسْلَمَ

---

(۱) متفق علیہ: البخاری، - کتاب بدء الوحی - باب كيف كان بدء الوحي إلى رسول الله ﷺ ۱/۹ نمبر:۱ ،مسلم- کتاب الإمارة - باب قولہ ﷺ" إنما الأعمال بالنيات" ۲/۱۵۱۵ نمبر:۱۹۰۷۔

(۲) مسلم- کتاب الأقضیة - باب نقض الأحکام الباطلة ورد محدثات الامور ۳/۱۳۴۴ نمبر: ۱۷۱۸، بخاری اور مسلم کا لفظ یہ ہے:"من أحدث في أمرنا هذا ما ليس منه فهو رد" البخاری نمبر:۲۶۹۷، اور مسلم نمبر:۱۷۱۸۔

(۳) سورۃ الفرقان:۲۵/۲۳۔　　(۴) سورۃ النساء:۴/۱۲۵۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

وَجهَهُ لِلَّهِ وَهُوَ مُحسِنٌ فَلَهُ أَجرُهُ عِندَ رَبِّهِ وَلا خَوفٌ عَلَيهِم وَلا هُم يَحزَنُونَ﴾ (۱) یعنی: ''سنو! جوبھی اپنے آپ کو اخلاص کے ساتھ اللہ کے سامنے جھکا دے، بیشک اسے اس کا رب پورا بدلہ دے گا، اس پر نہ تو کوئی خوف ہوگا، نہ غم اور اداسی''۔

پس حضرت عمر-رضی اللہ عنہ- کی حدیث " إنما الأعمال بالنيات" باطنی اعمال کے لئے ترازو ہے، اور حضرت عائشہ-رضی اللہ عنہا- کی حدیث "من عمل عملا ليس عليه أمرنا فهو رد" ظاہری اعمال کے لئے پیمانہ ہے، یہ دونوں حدیثیں بڑی اہم ہیں جن کے اندر پورا دین، اس کے اصول وفروع، ظاہر و باطن، اقوال وافعال داخل ہیں۔(۲)۔

امام نوویؒ نے حضرت عائشہ-رضی اللہ عنہا- کی حدیث پر بہت عمدہ بحث کی ہے، آپ ﷺ کے اس ارشاد " من أحدث في أمرنا هذا ما ليس منه فهو رد" اور دوسری روایت "من عمل عملا ليس عليه أمرنا فهو رد" کے متعلق ذکر کیا ہے کہ: اہل زبان کے نزدیک یہاں رد کا معنی مردود ہے، جس کا مطلب ہوا کہ وہ باطل، اور نا قابل اعتبار ہے، اور یہ حدیث اسلام کے اصولوں میں سے ایک اہم اصل ہے، اور آپ کے انتہائی بلیغ اور جامع کلام کا حصہ ہے، اور ہر قسم کی بدعات اور محدثات (۳) کے رد میں بہت ہی روشن دلیل ہے، اور دوسری روایت میں ایک کلمہ کی زیادتی کا ایک مزید فائدہ یہ ہے کہ بعض بدعات کرنیوالے جو اپنے پیشرو کی تقلید میں بدعت کا ارتکاب کرتے ہیں ہٹ دھرمی سے کام لیتے ہیں، چنانچہ جب پہلی روایت کی روشنی میں ان کے خلاف دلیل پیش کی جاتی ہے تو کہتے ہیں میں نے تو کوئی چیز ایجاد نہیں کی، پھر ان کے خلاف دوسری حدیث کی روشنی میں حجت قائم کی جائے گی جس میں صراحت کے ساتھ ہر قسم کی بدعات کا رد ہے خواہ اس کے کرنے والے نے اسے ایجاد کیا ہو یا اس سے پہلے کسی غیر نے اسے ایجاد کیا ہو(۴)۔

---

(۱) سورۃ البقرۃ:۲/۱۱۲۔

(۲) دیکھئے: بهجة قلوب الأبرار وقرة عيون الأخيار للسعدي ص:۱۰۔

(۳) مخترعات کا ترجمہ محدثات سے مراد دین کے اندر نئی چیزیں نکالنا۔

(۴) شرح النووی علی صحیح مسلم ۱۲/۲۵۷، اور دیکھئے: المفهم لما اشكل من تلخيص كتاب مسلم للقرطبي ۶/۱۷۱

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

تیسرا مطلب: دین میں بدعت کی مذمت

بدعت کی مذمت میں قرآن وحدیث کے اندر بہت سی صریح دلیلیں وارد ہیں، صحابہ کرام اور ان کے سچے پیروکار (تابعین عظام) نے اس سے لوگوں کو خبردار کیا ہے، بطور اختصار اس کے چند نمونے ملاحظہ ہوں:

اولاً: قرآنی نمونے

۱- اللہ عزوجل نے فرمایا: ﴿هُوَ الَّذِىْ أَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ مِنْهُ آيَاتٌ مُحْكَمَاتٌ هُنَّ أُمُّ الْكِتَابِ وَأُخَرُ مُتَشَابِهَاتٌ فَأَمَّا الَّذِيْنَ فِي قُلُوْبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُوْنَ مَاتَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَاءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَاءَ تَأْوِيْلِهِ وَمَايَعْلَمُ تَأْوِيْلَهُ إِلَّا اللّٰهُ﴾(۱)

یعنی: "وہی اللہ تعالیٰ ہے جس نے تجھ پر کتاب اتاری جس میں واضح مضبوط آیتیں ہیں جو اصل کتاب ہیں اور بعض متشابہ آیتیں ہیں، پس جن کے دلوں میں کجی ہے وہ تو اس کی متشابہ آیتوں کے پیچھے لگ جاتے ہیں، فتنے کی طلب اور ان کی مراد کی جستجو کے لئے، حالانکہ ان کے حقیقی مراد کو سوائے اللہ تعالیٰ کے کوئی نہیں جانتا۔"

امام شاطبیؒ نے ایسے آثار نقل فرمائے ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ یہ آیت کریمہ ان لوگوں کے بارے میں ہے جو قرآن کے بارے میں جھگڑتے ہیں، نیز خوارج اور ان کے ساتھیوں کے بارے میں ہے۔(۲)

۲- اور اللہ عزوجل کا ارشاد ہے: ﴿وَأَنَّ هٰذَا صِرَاطِي مُسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوْهُ وَلَاتَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيْلِهِ ذٰلِكُمْ وَصَّاكُمْ بِهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ﴾(۳)

یعنی: "اور یقیناً یہ (دین) میرا راستہ ہے جو بالکل سیدھا ہے اس پر چلو، اور بہت سی

---

(۱) سورة آل عمران: ۳/۷۔

(۲) الاعتصام للشاطبی ۱/۷۰-۷۶۔

(۳) سورة الأنعام: ۶/۱۵۳۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

دیگر راہوں کی پیروی نہ کرنا ورنہ وہ تمھیں راہ مستقیم سے ہٹا دیں گی، اسے یاد رکھنا اس کی تمھیں وصیت ہے تا کہ تم (اللہ کے عذاب سے) بچ جاؤ"۔

لہٰذا صراط مستقیم وہی ہے جس کی دعوت اللہ نے دی ہے اور جو سنت کی راہ ہے، اور دوسرے بہت سے راستے، راہ مستقیم سے بھٹک جانے والے اہل اختلاف کے راستے ہیں، اور وہی اہل بدعت ہیں (۱)، پس آیت کریمہ اہل بدعت کے تمام راستوں سے روکنے پر دلالت کرتی ہے (۲)۔

۳- اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَعَلَى اللّٰهِ قَصْدُ السَّبِيْلِ وَمِنْهَا جَائِرٌ وَلَوْ شَاءَ لَهَدَاكُمْ أَجْمَعِيْنَ﴾ (۳)

یعنی: "اور اللہ پر سیدھی راہ کا بتا دینا ہے، اور بعض راہیں ٹیڑھی ہیں، اور اگر وہ چاہتا تو تم سب کو راہ راست پر لگا دیتا"۔

پس یہی سیدھی راہ حق کا راستہ ہے، اور اس کے علاوہ جو بھی ہیں حق سے منحرف یعنی ہٹے ہوئے ہیں، اور یہ بدعت وگمراہی کے راستے ہیں۔ (۴)

۴- اللہ عزوجل نے فرمایا: ﴿إِنَّ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَكَانُوْا شِيَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ فِيْ شَيْءٍ، إِنَّمَا أَمْرُهُمْ إِلَى اللّٰهِ ثُمَّ يُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ﴾ (۵)

یعنی: "بیشک جن لوگوں نے اپنے دین کو جدا جدا کر دیا اور گروہ گروہ بن گئے آپ کا ان سے کوئی تعلق نہیں، بس ان کا معاملہ اللہ کے حوالے ہے پھر وہ ان کے اعمال کی خبر انھیں جتلا دے گا"۔

اور یہی لوگ اس امت کے اہل بدعت، گمراہیوں میں بھٹکنے والے، خواہشات

---

(۱) دیکھئے: "الاعتصام" از امام شاطبی ۱/۷۶۔
(۲) دیکھئے: نفس المرجع ۱/۷۸۔
(۳) سورۃ النحل: ۱۶/۹۔
(۴) دیکھئے: الاعتصام ۱/۷۸۔
(۵) سورۃ الأنعام: ۶/۱۵۹۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

نفسانی کے غلام ہیں (۱)۔

۵- اور اللہ عز وجل کا فرمان ہے: ﴿وَلَا تَكُونُوا مِنَ الْمُشْرِكِينَ، مِنَ الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُمْ وَكَانُوا شِيَعًا، كُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُونَ.﴾ (۲)

یعنی: ''اور مشرکین میں سے نہ ہو جاؤ، ان لوگوں میں سے جنھوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور خود بھی گروہ گروہ ہو گئے، ہر گروہ اپنی اس چیز پر جو اس کے پاس ہے مگن ہے''۔

۶- اور اللہ سبحانہ وتعالی نے فرمایا: ﴿فَلْيَحْذَرِ الَّذِينَ يُخَالِفُونَ عَنْ أَمْرِهِ أَنْ تُصِيبَهُمْ فِتْنَةٌ أَوْ يُصِيبَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ.﴾ (۳)

''لہٰذا جو لوگ حکم رسول کی مخالفت کرتے ہیں انھیں ڈرتے رہنا چاہئے کہ کہیں ان پر کوئی زبردست آفت نہ آپڑے، یا انھیں دردناک عذاب نہ پہونچے''۔

۷- اور اللہ عز وجل کا ارشاد ہے: ﴿قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلَىٰ أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِنْ فَوْقِكُمْ أَوْ مِنْ تَحْتِ أَرْجُلِكُمْ أَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا﴾ (۴)

یعنی: ''آپ کہئے کہ اس پر بھی وہی قادر ہے کہ تم پر کوئی عذاب تمھارے اوپر سے بھیج دے، یا تمہارے پاؤں تلے سے، یا یہ کہ تم کو گروہ گروہ کر کے آپس میں بھڑا دے''۔

۸- اور اللہ تعالی کا فرمان ہے: ﴿وَلَا يَزَالُونَ مُخْتَلِفِينَ إِلَّا مَنْ رَحِمَ رَبُّكَ.﴾ (۵)

یعنی: ''اور لوگ برابر اختلاف کرنیوالے ہی رہیں گے سوائے ان کے جن پر آپ کا رب رحم فرمادے''۔ واللہ اعلم (۶)

---

(۱) الاعتصام للشاطبی ۱/۷۹۔ (۲) سورۃ الروم: ۳۰/ ۳۱-۳۲۔
(۳) سورۃ النور: ۲۴/ ۶۳۔ (۴) سورۃ الأنعام: ۶/ ۶۵۔
(۵) سورۃ ھود: ۱۱/ ۱۱۸-۱۱۹۔ (۶) دیکھئے: الاعتصام للشاطبی ۱/ ۷۰-۹۱۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

دوم: سنت نبوی کے نمونے

بدعات کی مذمت اور ان سے خبردار رہنے کے سلسلے میں رسول اللہ ﷺ سے بہت سی حدیثیں منقول ہیں، ان میں سے بعض مندرجہ ذیل ہیں:

۱- حضرت عائشۃ - رضی اللہ عنہا - کی حدیث جسے انھوں نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: "من أحدث في أمرنا هذا ما ليس منه فهو رد". (۱)، یعنی: جس نے ہمارے اس دین میں کوئی نئی چیز ایجاد کی جس کا تعلق اس سے نہیں ہے تو وہ مردود ہے، اور مسلم کی روایت میں ہے کہ: "من عمل عملا ليس عليه أمرنا فهو رد "(۲)، یعنی: جس نے کوئی ایسا کام کیا جس کا تعلق ہمارے دین سے نہیں ہے تو وہ مردود ہے۔

۲- اور حضرت جابر بن عبد اللہ - رضی اللہ عنہما - سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ اپنے خطبے میں فرماتے تھے: "أما بعد فإن خير الحديث كتاب الله، وخير الهدى هدى محمد ﷺ، وشر الأمور محدثاتها، وكل بدعة ضلالة"(۳)، یعنی: حمد وصلوٰۃ کے بعد معلوم ہونا چاہئے کہ درحقیقت سب سے بہتر کلام اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے، اور سب سے بہتر ہدایت رسول اللہ ﷺ کی ہدایت ہے، سب کاموں میں سب سے بدتر کام نئی نئی باتیں ہیں، اور ہر بدعت گمراہی ہے۔

۳- اور امام نسائی کی روایت میں یہ ہے کہ، رسول اللہ ﷺ اپنے خطبے میں یہ ارشاد فرمایا کرتے تھے: پہلے اللہ تعالی کی حمد بیان کرتے اور اس کی ایسی خوبیاں بیان کرتے جس کے وہ لائق ہے، پھر فرماتے: "من يهده الله فلا مضل له، ومن يضلل فلا هادي له، إن أصدق الحديث كتاب الله وأحسن الهدى هدى محمد، وشر الأمور

---

(۱) متفق علیہ، بخاری نمبر: ۲۶۹۷، اور مسلم نمبر: ۱۷۱۸
(۲) مسلم کتاب الاقضیۃ باب نقض الاحکام الباطلۃ ورد محدثات الامور: ۱۷۱۸،
(۳) مسلم- کتاب الجمعۃ- باب تخفیف الصلوٰۃ والخطبۃ ۵۹۲/۱ نمبر: ۸۶۷۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

محدثاتها، و كل محدثة بدعة، و كل بدعة ضلالة، و كل ضلالة فى النار" (۱)
یعنی: "جسے اللہ ہدایت دے اسے کوئی گمراہ نہیں کرسکتا، اور جسے گمراہ کردے اسے کوئی ہدایت نہیں دے سکتا، اور سب سے سچی بات اللہ کی کتاب ہے، اور سب سے اچھی ہدایت محمد ﷺ کی ہدایت ہے، اور سب سے بدتر کام (دین میں) نئی باتیں ایجاد کرنا ہے، اور ہر نئی بات بدعت ہے، اور ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی جہنم رسید کرنے والی ہے"۔

۴- اور حضرت ابوھریرہ- رضی اللہ عنہ- سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "من دعا إلى هدى كان له من الأجر مثل أجور من تبعه، لا ينقص ذلك من أجورهم شيئا، ومن دعا إلى ضلالة كان عليه من الإثم مثل آثام من تبعه، لا ينقص ذلك من آثامهم شيئا" (۲)، یعنی: "جس نے ہدایت کی دعوت دی اُسے اس کی پیروی کرنیوالوں کے ثوابوں کے برابر ثواب ملے گا اور ان لوگوں کے ثوابوں میں کچھ بھی کمی نہیں ہوگی، اور جس نے گمراہی کی طرف بلایا اس کو اس پر چلنے والوں کے گناہوں کے برابر گناہ ملے گا، اور ان لوگوں کے گناہوں میں کچھ بھی کمی نہیں ہوگی۔

۵- اور حضرت جریر بن عبداللہ- رضی اللہ عنہ- سے مروی ہے کہ: بیشک رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "من سن فى الإسلام سنة حسنة فله أجرها وأجر من عمل بها بعده، من غير أن ينقص من أجورهم شيء، ومن سن فى الإسلام سنة سيئة كان عليه وزرها ووزر من عمل بها من بعده من غير أن ينقص من أوزارهم شيء" (۳) یعنی: "جس نے اسلام میں کوئی اچھا طریقہ رائج کیا تو اسے اس کا ثواب اور اس کے بعد جس نے اس پر عمل کیا اس کا ثواب بھی اسے ملے گا، ان کے ثواب میں

(۱) اس کی اصل مسلم کی سابقہ حدیث میں ہے اور اسے نسائی نے اس لفظ کے ساتھ "کتاب صلوۃ العیدین" میں ذکر کیا ہے "باب کیفیۃ الخطبۃ" ۳/۱۸۸ نمبر: ۱۵۷۸۔

(۲) مسلم- کتاب العلم- باب من سن سنة حسنة أوسيئة ومن دعا إلى هدى أو ضلالة، ۴/۲۰۶۰ نمبر: ۲۶۷۴۔

(۳) مسلم- کتاب الزکاۃ- باب الحث علی الصدقۃ ولو بشق تمرۃ، ۲/۷۰۵ نمبر: ۱۰۱۷۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کسی قسم کی کوئی کمی نہیں کیجائے گی،اور جس نے اسلام میں کوئی برا طریقہ رائج کیا تو اسے اس کا گناہ اور اس کے بعد جس نے اس پر عمل کیا اس کا گناہ بھی اسے ملے گا، ان کے گناہوں میں کسی قسم کی کوئی کمی نہیں کی جائے گی۔

٦-اور حضرت عرباض بن ساریہ- رضی اللہ عنہ- سے مروی ہے انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ایسی نصیحت کی جس سے دل دہل گئے اور آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے،تو ہم نے کہا یا رسول اللہ یہ تو گویا کسی رخصت کرنیوالے کی نصیحت لگتی ہے لہٰذا ہمیں کچھ وصیت فرمادیجئے؟ تو آپ نے فرمایا:" أوصيكم بتقوى الله ، والسمع والطاعة، وإن تأمر عليكم عبد ، فإنه من يعش منكم بعدى فسيرى اختلافا كثيرا، فعليكم بسنتي وسنة الخلفاء الراشدين المهديين عضوا عليها بالنواجذ، وإياكم ومحدثات الأمور، فإن كل بدعة ضلالة."(١)

یعنی:"میں تمہیں وصیت کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنا،اور(امام یا خلیفہ) کی اطاعت وفرمانبرداری کرنا خواہ غلام تم پر امیر ہو جائے،تم میں سے جو شخص میرے بعد زندہ رہے گا وہ بہت زیادہ اختلاف دیکھے گا،ایسے وقت میں میری اور میرے خلفائے راشدین کی سنتوں سے چمٹ جانا اور اپنے دانتوں سے اسے پکڑ لینا،اور نئی نئی باتوں سے بچتے رہنا کیونکہ ہر نئی بات گمراہی ہے"۔

٧-حضرت حُذیفہ- رضی اللہ عنہ- سے مروی ہے انھوں نے فرمایا: لوگ رسول اللہ ﷺ سے خیر کے متعلق سوال کرتے تھے اور میں شر کے متعلق آپ سے سوال کیا کرتا تھا،اس خوف سے کہ کہیں میں اسکا شکار نہ ہو جاؤں،چنانچہ میں نے کہا یا رسول اللہ! ہم جاہلیت اور برائی میں تھے پھر اللہ تعالیٰ نے ہمیں بھلائی(دین وایمان) سے نوازا تو کیا اس خیر کے بعد شر آئے گی؟

---

(١) ابوداؤد- کتاب السنة- باب فی لزوم السنة ٤/٢٠١ نمبر: ٤٦٠٧، ترمذی- کتاب العلم- باب ما جاء فی الأخذ بالسنة واجتناب البدع ٥/٤٤ نمبر: ٢٦٧٦، امام ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے، ابن ماجہ فی المقدمة- باب اتباع سنة الخلفاء الراشدين المهديين ١/١٥، ١٦ نمبر: ٤٢، ٤٣، ٤٤، احمد ٤/٤٦، ٤٧۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

آپ نے فرمایا:" نعم "یعنی:"ہاں" پھر میں نے کہا: کیا اس شر کے بعد خیر ہوگا؟ آپ نے فرمایا: " نعم وفيه دخن" یعنی: ہاں لیکن اس میں کچھ کمزوری ہوگی، میں نے پوچھا کہ وہ کمزوری کیا ہو گی؟ آپ نے فرمایا:" قوم يستنون بغير سنتي ، ويهدون بغير هديي تعرف منهم وتنكر "یعنی: کچھ ایسے لوگ ہوں گے جو میری سنت کے خلاف چلیں گے، ان کی بعض باتیں تمہیں اچھی لگیں گی اور بعض تم ناپسند کروگے، پھر میں نے پوچھا کیا اس خیر کے بعد پھر شر کا زمانہ آئیگا؟ آپ نے فرمایا:" نعم ، دعاة على أبواب جهنم من أجابهم إليها قذفوه فيها" یعنی: ہاں، جہنم کے دروازوں پر کچھ بلانے والے کھڑے ہوں گے جو ان کی بات مان کر آگے بڑھے گا وہ انھیں اس کے اندر پھینک دیں گے، میں نے کہا: یا رسول اللہ، ہم سے ان کی کچھ صفت بیان کیجئے، آپ نے فرمایا:" نعم : قوم من جلدتنا ، ويتكلمون بألسنتنا" یعنی: ہاں وہ ہماری قوم میں سے ہوں گے اور ہماری ہی زبان بولیں گے، میں نے کہا یا رسول اللہ: اگر میں نے وہ زمانہ پالیا تو آپ مجھے کیا حکم دیں گے؟ آپ نے فرمایا:" تلزم جماعة المسلمين وإمامهم" یعنی: مسلمانوں کی جماعت اور ان کے امام کے ساتھ رہنا، پھر میں نے کہا اگر مسلمانوں کی کوئی جماعت نہ ہو اور نہ ان کا کوئی امام ہو تو؟ آپ نے ارشاد فرمایا:" فاعتزل تلك الفرق كلها ، ولو أن تعض على أصل شجرة حتى يدركك الموت وأنت على ذلك" (۱)، یعنی:" پھر ان تمام فرقوں سے دور رہنا، خواہ تمہیں درختوں کی جڑیں چبانی پڑیں، یہاں تک کہ اسی حالت میں تمھاری موت آجائے"۔

امام نوویؒ نے فرمایا کہ آپ ﷺ کا ارشاد "يهدون بغير هديي" میں" هدی" سے مراد اخلاق اور طور طریقہ ہے، اور آپ کے ارشاد:"دعاة على أبواب جهنم من أجابهم إليها قذفوه فيها" کے بارے میں علماء کا قول ہے کہ: یہ لوگ ایسے حکام ہوں گے جو خوارج (۲)،

---

(۱) متفق علیہ: البخاری - کتاب الفتن - باب کیف الأمر إذا لم تكن جماعة ۸/ ۱۱۹ نمبر:۷۰۸۴، مسلم - کتاب الإمارة -، باب وجوب ملازمة جماعة المسلمين عند ظهور الفتن وفي كل حال، وتحريم الخروج على الطاعة ومفارقة الجماعة ۳/ ۱۴۷۵، نمبر: ۱۸۴۷۔

(۲) حضرت علی کے خلاف بغاوت کرنیوالا گمراہ فرقہ۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

قرامطہ (۱)، اور دیگر ظلم ڈھانے والوں کیطرح بدعت اور دوسری گمراہیوں کی طرف دعوت دیں گے۔ (۲)

۸- اور حضرت زید بن ارقم - رضی اللہ عنہ - سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: "أما بعد ألا أيها الناس إنما أنا بشر يوشك أن يأتي رسول ربي فأجيب ، وأنا تارك فيكم ثقلين : أولهما كتاب الله، فيه الهدى والنور، [هو حبل الله المتين من اتبعه كان على الهدى ، ومن تركه كان على الضلالة] فخذوا بكتاب الله ، واستمسكوا به" (۳) یعنی: "امابعد، خبردار اے لوگو! یقیناً میں ایک انسان ہوں، عنقریب میرے رب کا فرشتہ (موت کا پیغام لیکر) آئے گا اور میں اس پر لبیک کہوں گا، اور میں تمہارے اندر دو عظیم الشان چیزیں چھوڑ کر جانے والا ہوں، ان میں سے پہلی اللہ کی کتاب ہے، جس میں ہدایت اور نور ہے، [وہ اللہ کی مضبوط رسی ہے، جس نے اسے تھام لیا وہ ہدایت پر ہوگا اور جس نے اسے چھوڑ دیا وہ گمراہی میں رہے گا] لہٰذا اللہ کی کتاب کو لے لو اور اسے خوب مضبوطی کیساتھ تھام لو۔"

چنانچہ آپ نے اللہ کی کتاب کے لئے ابھارا اور اس کی رغبت دلائی۔

۹- حضرت ابوھریرہ - رضی اللہ عنہ - سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "يكون في آخر الزمان دجالون كذابون يأتونكم من الأحاديث بما لم تسمعوا أنتم ولا آباؤكم فإياكم وإياهم لا يضلونكم ولا يفتنونكم" (۴) یعنی: "آخری زمانے (قرب قیامت) میں ایسے فریبی اور جھوٹے پیدا ہوں گے جو تمہارے پاس ایسی حدیثیں لائیں گے جنھیں نہ تم نے سنا ہوگا نہ تمھارے آباء واجداد نے، لہٰذا تم ان سے بچنا اور ان سے ہوشیار رہنا ایسا نہ ہو کہ وہ تمہیں گمراہ کردیں اور فتنے میں ڈالدیں"۔

---

(۱) شیعوں کا ایک غالی فرقہ۔

(۲) شرح مسلم للنووی ۱۲/ ۴۷۹۔

(۳) مسلم - کتاب فضائل الصحابۃ - باب فضائل علی بن ابی طالب - رضی اللہ عنہ - ۴/ ۱۸۷۳ نمبر: ۲۴۰۸۔

(۴) مسلم - المقدمۃ - باب النهي عن الرواية عن الضعفاء والاحتياط في تحملها ۱/ ۱۲ نمبر: ۶، ۷۔
ابن وضاح فی ماجاء فی البدع ص: ۶۷ نمبر: ۶۵۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

سوم: بدعات کے متعلق صحابہ کرام -رضوان اللہ علیہم- کے اقوال

۱-ابن سعدؒ نے اپنی سند کے ساتھ ذکر کیا ہے کہ حضرت ابوبکر- رضی اللہ عنہ- نے فرمایا: ''اے لوگو! میں اتباع کرنے والا ہوں، مبتدع نہیں ہوں، لہٰذا اگر میں اچھا کام کروں تو میری مدد کرنا اور اگر میں کجی اختیار کروں تو مجھے سیدھا کر دینا''۔(۱)

۲- اور حضرت عمر بن خطاب - رضی اللہ عنہ- نے فرمایا: ''اہل الرائے سے بچنا کیونکہ وہ سنتوں کے دشمن ہیں، حدیثوں کو یاد کرنے سے عاجز رہے لہذا وہ اپنی رائے سے فتوی دینے لگے پس خود بھی گمراہ ہوئے اور لوگوں کو بھی گمراہ کیا''۔(۲)

۳-اور حضرت عبداللہ بن مسعود-رضی اللہ عنہ- نے فرمایا: '' اتبعوا ولا تبتدعوا فقد کفیتم، کل بدعة ضلالة''(۳) یعنی: ''لوگو! اتباع کرو، بدعت کا کام مت کرو، اتباع تمہارے لئے کافی ہے۔اور ہر بدعت گمراہی ہے''۔

چہارم: تابعین اور ان کے سچے پیروکار (تبع تابعین) کے اقوال

۱-حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ نے ایک شخص کے پاس خط لکھا اور کہا: ''حمد وصلوٰۃ کے بعد، میں تمھیں اللہ کے تقویٰ، اس کے حکم میں درمیانہ روی اختیار کرنے، اور اس کے نبی ﷺ کی سنت کی اتباع کرنے، نیز ان بدعات کو چھوڑنے کی وصیت کرتا ہوں جنھیں بدعت کرنے والوں نے ایجاد کیا اور ان کا چلن عام ہوگیا ہے۔''(۴)

---

(۱) الطبقات الکبری، ۳/ ۱۳۶۔

(۲) ''شرح اصول اعتقاد اہل السنة والجماعة'' للا لکائی ۱/ ۱۳۹ نمبر: ۲۰۱، سنن الدارمی ۱/ ۴۷ نمبر: ۱۲۱، ''جامع بیان العلم وفضلہ'' لابن عبدالبر ۲/ ۱۰۴۱ نمبر: ۲۰۰۱ اور نمبر: ۲۰۰۳ اور نمبر: ۲۰۰۵۔

(۳) ابن وضاح نے ''فی ما جاء فی البدع میں ذکر کیا ہے ص: ۴۳ نمبر: ۱۴، ۱۲، اور طبرانی نے معجم کبیر میں ۹/ ۱۵۴ نمبر: ۸۷۷۰ اور ھیثمی نے مجمع الزوائد ۱/ ۱۸۱ میں کہا ہے کہ اس کے راوی صحیح حدیث کے راوی ہیں، اور لالکائی نے اپنی مذکورہ بالا کتاب میں ذکر کیا ہے ۱/ ۹۶ نمبر: ۱۰۲، اور دیکھئے: عبداللہ بن مسعود- رضی اللہ عنہ- کے دوسرے آثار جو ابن وضاح کی کتاب ''ما جاء عن البدع'' میں مذکور ہیں ص: ۴۵، اور مجمع الزوائد ۱/ ۱۸۱۔

(۴) سنن ابی داود- کتاب السنة- باب لزوم السنة ۴/ ۲۰۳ نمبر: ۴۶۱۲، اور دیکھئے: البانی کی صحیح سنن ابی داود ۳/ ۸۷۳۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

۲-حسن بصریؒ نے فرمایا: عمل کے بغیر قول درست نہیں اور نیت کے بغیر قول و عمل (دونوں) درست نہیں اور سنت کے بغیر قول، عمل اور نیت (تینوں) درست نہیں۔(۱)

۳-اور امام شافعیؒ نے فرمایا: ''اہل کلام کے بارے میں میرا فیصلہ یہ ہے کہ انہیں کھجور کی ٹہنی سے مارا جائے، اور اونٹ پر سوار کر کے قبائل اور خاندانوں میں گھمایا جائے اور کہا جائے کہ: یہ اس شخص کی سزا ہے جو قرآن و حدیث چھوڑ کر رائے و قیاس کو پکڑے''۔(۲)

۴-اور امام مالکؒ نے فرمایا: ''جس نے اسلام کے اندر کوئی بدعت ایجاد کی اور اسے اچھا سمجھا تو گویا اس کا یہ گمان ہے کہ محمد ﷺ نے رسالت کے اندر خیانت سے کام لیا کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿اَلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ﴾ (۳) یعنی: ''میں نے تمہارے لئے دین کو مکمل کر دیا'' لہٰذا جو اس وقت دین کا حصہ نہیں تھا تو وہ آج بھی دین نہیں بن سکتا''(۴)

۵-اور امام احمدؒ نے فرمایا: ''ہمارے نزدیک سنت کی بنیاد، رسول اللہ ﷺ کے صحابہ جس پر قائم تھے اس کو مضبوطی کے ساتھ تھامنا، اس کی پیروی کرنا اور بدعتوں کو ترک کرنا ہے، کیونکہ ہر بدعت گمراہی ہے، اور خواہشات نفسانی کے پرستاروں کی ہم نشینی کا ترک کرنا، نیز دین کے اندر جنگ و جدال اور لایعنی بحث و مباحثہ سے پرہیز کرنا ہے۔(۵)

پنجم: بدعات کئی اعتبار سے قابل مذمت ہیں

۱-تجربات سے یہ معلوم ہوا ہے کہ وحی کے بغیر عقول انسانی اپنے مفادات سمجھنے کے لئے کافی نہیں، اور بدعت کی ایجاد اس عمل کے منافی ہے۔

---

(۱) لالکائی نے اپنے کتاب ''شرح اصول اعتقاد اہل السنۃ والجماعۃ'' میں ذکر کیا ہے ۱/۶۳ نمبر:۱۸۔
(۲) ابونعیم نے ''حلیۃ'' میں اسے ذکر کیا ہے ۹/۱۱۶۔
(۳) سورۃ المائدۃ:۵/۳۔
(۴) الاعتصام للشاطبی ۱/۶۵۔
(۵) شرح اصول اعتقاد اہل السنۃ والجماعۃ از لالکائی ۱/۱۷۶۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

۲-شریعت مکمل بن کر آئی ہے اس میں کمی اور زیادتی کی کوئی گنجائش نہیں۔

۳-بدعتی شریعت کا مخالف اور اس کا دشمن ہے۔

۴-بدعتی اپنی خواہشات کا غلام ہوتا ہے کیونکہ عقل اگر شریعت کے تابع نہ ہو تو اس کیلئے خواہشات نفسانی کی غلامی کے سوا کوئی چارہ باقی نہیں رہتا۔

۵-بدعتی اپنا درجہ شارع کے مساوی سمجھتا ہے، کیونکہ شارع نے قانون بنایا اور مکلفین کو اس طریقہ پر چلنا لازمی قرار دیا۔(۱)

چوتھا مطلب : بدعات کے اسباب

بدعات کے کچھ اسباب ہیں جن کے باعث وہ پیدا ہوئیں، اور ان میں سے بعض اسباب کا تذکرہ درج ذیل ہے:

اول: جہالت:

یہ ایک بڑی آفت ہے، اللہ عزوجل کا ارشاد ہے:﴿ وَلاَ تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ، إِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ أُولٰئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْؤُولاً ﴾(۲)

یعنی: ”جس بات کی تمھیں خبر ہی نہ ہو اس کے پیچھے مت پڑو، کیونکہ کان، آنکھ اور دل ان میں سے ہر ایک سے پوچھ گچھ کی جانے والی ہے“۔

اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایا:﴿ قُلْ إِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَالإِثْمَ وَالْبَغْيَ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَأَنْ تُشْرِكُوا بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهِ سُلْطَانًا وَأَنْ تَقُولُوا عَلَى اللّٰهِ مَا لاَ تَعْلَمُونَ ﴾(۳)

یعنی: ”آپ فرما دیجئے کہ البتہ میرے رب نے حرام کیا ہے ان تمام فحش باتوں کو جو علانیہ ہیں اور جو پوشیدہ ہیں، اور ہر گناہ کی بات کو، اور ناحق کسی پر ظلم کرنے کو اور اس بات کو کہ

(۱) دیکھئے: الاعتصام للشاطبی ۱/۶۱-۷۰۔

(۲) سورۃ الإسراء: ۱۷/۳۶۔

(۳) سورۃ الأعراف: ۷/۳۳۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

تم اللہ کے ساتھ کسی ایسی چیز کو شریک ٹھہراؤ جس کی اللہ نے کوئی سند نازل نہیں کی اور اس بات کو کہ تم لوگ اللہ کے ذمے ایسی بات لگا دو جس کو تم جانتے نہیں"۔

اور حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص - رضی اللہ عنہما - سے مروی ہے، انھوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: "إن الله لا ينتزع العلم من الناس انتزاعا ، ولكن يقبض العلم بقبض العلماء فيرفع العلم معهم ، ويبقى في الناس رؤوسا جُهّالاً يفتون بغير علم فيَضِلّون ويُضِلون"(۱)

یعنی: "بیشک اللہ تعالیٰ لوگوں سے علم کو یکبارگی نہیں اٹھائے گا، بلکہ علماء کو اٹھائے گا چنانچہ ان کے ساتھ علم بھی اُٹھ جائیگا، اور لوگوں میں جاہل سرداروں کو چھوڑ دیگا وہ لوگ بغیر علم کے فتویٰ دیں گے، خود بھی گمراہ ہوں گے اور لوگوں کو بھی گمراہ کریں گے"۔

دوم: خواہشات نفسانی کی پیروی

یہ ان خطرناک اسباب میں سے ہے جو لوگوں کو بدعات وخرافات میں مبتلا کر دیتی ہے، اللہ عزوجل کا فرمان ہے: ﴿ يَا دَاوُدُ إِنَّا جَعَلْنَاكَ خَلِيفَةً فِي الْأَرْضِ فَاحْكُمْ بَيْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوَى فَيُضِلَّكَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ إِنَّ الَّذِينَ يَضِلُّونَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ بِمَا نَسُوا يَوْمَ الْحِسَابِ ﴾(۲)

یعنی: "اے داؤد! ہم نے تمھیں زمین میں خلیفہ بنا دیا، لوگوں کے درمیان تم حق کے ساتھ فیصلے کرو اور اپنی نفسانی خواہش کی پیروی نہ کرو ورنہ وہ تمھیں اللہ کی راہ سے بھٹکا دے گی، یقیناً جو لوگ اللہ کی راہ سے بھٹک جاتے ہیں ان کیلئے سخت عذاب ہے، اس لئے کہ انھوں نے حساب کے دن کو بھلا دیا ہے"۔

---

(۱) متفق علیہ: البخاری - کتاب الاعتصام بالکتاب والسنۃ - باب ما یذکر من ذم الرای وتکلف القیاس ۸/ ۱۸۷ نمبر ۷۳۰۷، ومسلم - کتاب العلم - باب رفع العلم وقبضه وظهور الجهل والفتن آخر الزمان ۴/ ۲۰۵۸ نمبر: ۲۶۷۳۔

(۲) سورۃ ص: ۳۸/ ۲۶۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اوراللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے:﴿ وَلَا تُطِعْ مَنْ أَغْفَلْنَا قَلْبَهُ عَنْ ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوَاهُ وَكَانَ أَمْرُهُ فُرُطًا ﴾ (۱) یعنی:''تم اس کا کہنا نہ ماننا جس کے دل کو ہم نے اپنے ذکر سے غافل کردیا ہے،اوروہ اپنی خواہش کے پیچھے پڑا ہوا ہے اوراس کا معاملہ حد سے گذر چکا ہے۔''

اوراللہ عزوجل نے فرمایا:﴿ أَفَرَأَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ إِلَٰهَهُ هَوَاهُ وَأَضَلَّهُ اللَّهُ عَلَىٰ عِلْمٍ وَخَتَمَ عَلَىٰ سَمْعِهِ وَقَلْبِهِ وَجَعَلَ عَلَىٰ بَصَرِهِ غِشَاوَةً فَمَنْ يَهْدِيهِ مِنْ بَعْدِ اللَّهِ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ ﴾(۲)

یعنی:''کیا آپ نے اسے بھی دیکھا؟ جس نے اپنی خواہش نفس کو اپنا معبود بنا رکھا ہے،اور باوجود سمجھ بوجھ کے اللہ نے اسے گمراہ کردیا ہے اوراس کے کان اوردل پر مہر لگادی ہے،اوراس کی آنکھ پر بھی پردہ ڈالدیا ہے،اب ایسے شخص کو اللہ کے بعد کون ہدایت دے سکتا ہے،کیا اب بھی تم نصیحت نہیں پکڑتے۔''

اوراللہ عزوجل نے ارشادفرمایا:﴿ وَمَنْ أَضَلُّ مِمَّنِ اتَّبَعَ هَوَاهُ بِغَيْرِ هُدًى مِنَ اللَّهِ ﴾ (۳)یعنی:''اوراس سے بڑھ کر بہکا ہوا کون ہے؟ جواپنی خواہش کے پیچھے پڑا ہوا ہو،اللہ کی رہنمائی کے بغیر''۔

اوراللہ عزوجل کا فرمان ہے:﴿ إِنْ يَتَّبِعُونَ إِلَّا الظَّنَّ وَمَا تَهْوَى الْأَنْفُسُ وَلَقَدْ جَاءَهُمْ مِنْ رَبِّهِمُ الْهُدَىٰ ﴾ (۴)یعنی:''یہ لوگ تو صرف اٹکل اوراپنی خواہشات نفسانی کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں اور یقیناً ان کے رب کی طرف سے ان کے پاس ہدایت آچکی ہے''۔

---

(۱) سورۃ الکہف: ۱۸/۲۸۔

(۲) سورۃ الجاثیۃ: ۴۵/۲۳۔

(۳) سورۃ القصص: ۲۸/۵۰۔

(۴) سورۃ النجم: ۵۳/۲۳۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

سوم: شکوک وشبہات میں مبتلا ہونا

یقیناً اہل بدعت شبہات میں پڑ کر بدعات میں مبتلا ہو جاتے ہیں اللہ عز وجل کا فرمان ہے: ﴿ هُوَ الَّذِيْ أَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ مِنْهُ آيَاتٌ مُحْكَمَاتٌ هُنَّ أُمُّ الْكِتَابِ وَأُخَرُ مُتَشَابِهَاتٌ، فَأَمَّا الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَاءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَاءَ تَأْوِيْلِهِ وَمَا يَعْلَمُ تَأْوِيْلَهُ إِلَّا اللّٰهُ وَالرَّاسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ يَقُوْلُوْنَ آمَنَّا بِهِ كُلٌّ مِنْ عِنْدِ رَبِّنَا وَمَا يَذَّكَّرُ إِلَّا أُولُوا الْأَلْبَابِ ﴾(۱)

یعنی: ''وہی اللہ تعالیٰ ہے جس نے تجھ پر کتاب اتاری جس میں واضح مضبوط آیتیں ہیں جو اصل کتاب ہیں اور بعض متشابہ آیتیں ہیں، پس جن کے دلوں میں کجی ہے وہ تو اس کی متشابہ آیتوں کے پیچھے لگ جاتے ہیں، فتنے کی طلب اور ان کے معنی کی تلاش میں، حالانکہ ان کے حقیقی مراد کو سوائے اللہ کے کوئی نہیں جانتا، اور مضبوط علم والے یہی کہتے ہیں کہ ہم تو ان پر ایمان لا چکے یہ سب ہمارے رب کی طرف سے ہیں، اور نصیحت تو صرف عقلمند حاصل کرتے ہیں۔''

چہارم: صرف عقل پر اعتماد کرنا

چنانچہ جس نے اپنی عقل پر بھروسہ کیا اور قرآن وسنت یا دونوں میں سے کسی ایک کی صریح دلیل کو چھوڑ دیا وہ گمراہ ہوگیا، اللہ عز وجل کا ارشاد ہے: ﴿ وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا وَاتَّقُوا اللّٰهَ إِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴾(۲)

یعنی: ''تمھیں جو کچھ رسول دے اسے لے لو، اور جس سے منع کرے اس سے رک جاؤ اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو، یقیناً اللہ تعالیٰ سخت عذاب والا ہے۔''

اور اللہ عز وجل کا فرمان ہے: ﴿ وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَلَا مُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَمْرًا أَنْ يَكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ وَمَنْ يَعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا مُبِيْنًا ﴾(۳)

---

(۱) سورۃ آل عمران: ۳/ ۷۔ (۲) سورۃ الحشر: ۵۹/ ۷۔ (۳) سورۃ الاحزاب: ۳۳/ ۳۶۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

یعنی: ''اور (یادرہے) کسی مومن مرد وعورت کو اللہ اور اس کے رسول کے فیصلے کے بعد اپنے کسی امر کا کوئی اختیار باقی نہیں رہتا، اور جو شخص بھی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے گا وہ صریح گمراہی میں پڑے گا۔''

پنجم: تقلید اور تعصب

چنانچہ اکثر اہل بدعت اپنے آباء واجداد، اساتذہ اور پیروں کی تقلید کرتے ہیں اور ان کے مذاہب پر چلنے کے لئے تعصب سے کام لیتے ہیں، اللہ عزوجل کا ارشاد ہے: ﴿ وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ اتَّبِعُوا مَا أَنزَلَ اللَّهُ قَالُوا بَلْ نَتَّبِعُ مَا أَلْفَيْنَا عَلَيْهِ آبَاءَنَا ﴾(۱)

یعنی: ''ان سے جب کہا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی اتاری ہوئی کتاب کی تابعداری کرو تو جواب دیتے ہیں کہ ہم تو اس طریقے کی پیروی کریں گے جس پر ہم نے اپنے آباء کو پایا۔''

اور اللہ عزوجل کا ارشاد ہے: ﴿ بَلْ قَالُوا إِنَّا وَجَدْنَا آبَاءَنَا عَلَىٰ أُمَّةٍ وَإِنَّا عَلَىٰ آثَارِهِم مُّهْتَدُونَ ﴾ (۲) یعنی: ''بلکہ یہ تو کہتے ہیں کہ ہم نے اپنے باپ دادا کو ایک مذہب پر پایا اور ہم انھیں کے نقش قدم پر چل کر راہ یافتہ ہیں''۔

اور اہل بدعت کے اعمال ان کے لئے خوشنما بنا دیئے گئے ہیں، جیسا کہ اللہ عزوجل کا ارشاد ہے: ﴿ أَفَمَن زُيِّنَ لَهُ سُوءُ عَمَلِهِ فَرَآهُ حَسَنًا فَإِنَّ اللَّهَ يُضِلُّ مَن يَشَاءُ وَيَهْدِي مَن يَشَاءُ فَلَا تَذْهَبْ نَفْسُكَ عَلَيْهِمْ حَسَرَاتٍ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ بِمَا يَصْنَعُونَ. ﴾(۳)

یعنی: ''کیا وہ شخص جس کے لئے اس کے بُرے اعمال مزین کر دیئے گئے ہیں اور وہ انھیں اچھا سمجھتا ہے (کیا وہ ہدایت یافتہ ہے؟) یقیناً اللہ جسے چاہے گمراہ کرتا ہے اور جسے چاہے راہ راست دکھاتا ہے، پس آپ ان پر غم کھا کھا کر اپنی جان کو ہلاکت میں نہ ڈالیں، یہ

---

(۱) سورۃ البقرۃ: ۲/۱۷۰۔

(۲) سورۃ الزخرف: ۴۳/۲۲۔

(۳) سورۃ فاطر: ۳۵/۸۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

جو کچھ کر رہے ہیں اس سے یقیناً اللہ تعالیٰ بخوبی واقف ہے۔"

اور اللہ عزوجل اہل بدعت اور گمراہوں کا حال بیان کرتے ہوئے فرماتا ہے:

﴿يَوْمَ تُقَلَّبُ وُجُوهُهُمْ فِي النَّارِ يَقُولُونَ يَا لَيْتَنَا أَطَعْنَا اللَّهَ وَأَطَعْنَا الرَّسُولَا، وَقَالُوا رَبَّنَا إِنَّا أَطَعْنَا سَادَتَنَا وَكُبَرَاءَنَا فَأَضَلُّونَا السَّبِيلَا، رَبَّنَا آتِهِمْ ضِعْفَيْنِ مِنَ الْعَذَابِ وَالْعَنْهُمْ لَعْنًا كَبِيرًا.﴾(۱)

یعنی: "جس دن ان کے چہرے آگ میں الٹ پلٹ کئے جائیں گے وہ کہیں گے کہ کاش ہم اللہ تعالیٰ اور رسول کی اطاعت کرتے، اور کہیں گے کہ اے ہمارے رب! ہم نے اپنے سرداروں اور بڑوں کی بات مانی جنھوں نے ہمیں راہ راست سے بھٹکا دیا، پروردگار تو انھیں دگنا عذاب دے اور ان پر زبردست لعنت نازل فرما۔"

ششم: شر پسندوں سے میل جول اور ان کی ہم نشینی

یہ ان اسباب میں سے ہے جو بدعتوں میں مبتلا ہونے اور لوگوں میں ان کے رواج پانے کا ذریعہ بنتے ہیں ان کا ذکر اللہ عزوجل نے یوں فرمایا ہے کہ برے لوگوں کی صحبت باعث ندامت ہوگی، ارشاد باری ہے: ﴿وَيَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلَى يَدَيْهِ يَقُولُ يَا لَيْتَنِي اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُولِ سَبِيلًا، يَا وَيْلَتَى لَيْتَنِي لَمْ أَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِيلًا، لَقَدْ أَضَلَّنِي عَنِ الذِّكْرِ بَعْدَ إِذْ جَاءَنِي وَكَانَ الشَّيْطَانُ لِلْإِنسَانِ خَذُولًا.﴾(۲)

یعنی: "اور اس دن ظالم شخص اپنے ہاتھوں کو چبا چبا کر کہے گا، ہائے کاش کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی راہ اختیار کی ہوتی، ہائے افسوس کاش کہ فلاں کو دوست نہ بنایا ہوتا، اس نے تو مجھے نصیحت میرے پاس آجانے کے بعد گمراہ کر دیا اور شیطان تو انسان کو دغا دینے والا ہے۔"

اور اللہ عزوجل کا ارشاد ہے ﴿وَإِذَا رَأَيْتَ الَّذِينَ يَخُوضُونَ فِي آيَاتِنَا فَأَعْرِضْ عَنْهُمْ حَتَّى يَخُوضُوا فِي حَدِيثٍ غَيْرِهِ وَإِمَّا يُنسِيَنَّكَ الشَّيْطَانُ

---

(۱) سورۃ الأحزاب: ۳۳/۶۶-۶۸۔

(۲) سورۃ الفرقان: ۲۵/۲۷-۲۹۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

﴿فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ﴾(۱)

یعنی: ’’جب آپ ان لوگوں کو دیکھیں جو ہماری آیتوں میں عیب نکال رہے ہیں تو ان لوگوں سے کنارہ کش ہو جائیں، یہاں تک کہ وہ کسی اور بات میں لگ جائیں اور اگر آپ کو شیطان بھلا دے تو یاد آنے کے بعد پھر ایسے ظالم لوگوں کے ساتھ نہ بیٹھیں۔‘‘

اوراللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے:﴿وَقَدْ نَزَّلَ عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ أَنْ إِذَا سَمِعْتُمْ آيَاتِ اللّٰهِ يُكْفَرُ بِهَا وَيُسْتَهْزَأُ بِهَا فَلَا تَقْعُدُوْا مَعَهُمْ حَتّٰى يَخُوْضُوْا فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهِ إِنَّكُمْ إِذًا مِّثْلُهُمْ إِنَّ اللّٰهَ جَامِعُ الْمُنَافِقِيْنَ وَالْكَافِرِيْنَ فِيْ جَهَنَّمَ جَمِيْعًا﴾(۲)

یعنی: ’’اوراللہ تعالیٰ تمہارے پاس اپنی کتاب میں یہ حکم اتار چکا ہے کہ تم جب (کسی محفل میں) اللہ تعالیٰ کی آیتوں کے ساتھ کفر کرتے اور مذاق اڑاتے ہوئے سنو تو ایسے لوگوں کے ساتھ نہ بیٹھو یہاںتک کہ وہ دوسری کسی بات میں لگ جائیں، (ورنہ) تم بھی اس وقت انھیں جیسے (کافر) ہو جاؤ گے، بیشک اللہ تعالیٰ تمام کافروں اور منافقوں کو جہنم میں جمع کرنے والا ہے۔‘‘

اوررسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:"إنما مثل الجليس الصالح والجليس السوء كحامل المسك ونافخ الكير، فحامل المسك إما أن يحذيك وإما أن تبتاع منه وإما أن تجد منه ريحا طيبة، ونافخ الكير إما أن يحرق ثيابك وإما أن تجد ريحا خبيثة"( )

یعنی: ’’بیشک اچھے دوست اور برے دوست کی مثال ایسی ہے جیسے مشک اٹھانے

---

(۱) سورۃ الأنعام:۶/ ۶۸۔

(۲) سورۃ النساء:۴/ ۱۴۰۔

( ) متفق علیہ، ابوموسی اشعری-رضی اللہ عنہ- سے مروی ہے، بخاری-کتاب الذبائح والصید-باب المسک ۶/ ۲۸۷ نمبر:۵۵۳۴، مسلم-کتاب البر والصلہ-باب استحباب مجالسة الصالحين ومجانبة قرناء السوء ۴/ ۲۰۲۶ نمبر:۲۶۲۸۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

والے اور دھونکنی پھونکنے والے کی، مشک اٹھانیوالا یا تم کو کچھ دیگا یا تم اس سے خریدو گے یا اس کی خوشبوہی پاؤ گے، اور دھونکنی پھونکنے والا یا تو تمھارے کپڑے جلائے گا یا اس سے بدبو پاؤ گے۔"

ہفتم: علماء کی خاموشی اور علم کا چھپانا

علماء کی خاموشی اور علم کا چھپانا لوگوں کے درمیان فساد اور بدعات کے رواج پانے کے اسباب میں سے ایک اہم سبب ہے، اللہ عزوجل کا ارشاد ہے: ﴿إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا أَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنَاتِ وَالْهُدَىٰ مِنْ بَعْدِ مَا بَيَّنَّاهُ لِلنَّاسِ فِي الْكِتَابِ أُولَٰئِكَ يَلْعَنُهُمُ اللَّهُ وَيَلْعَنُهُمُ اللَّاعِنُونَ، إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا وَأَصْلَحُوا وَبَيَّنُوا فَأُولَٰئِكَ أَتُوبُ عَلَيْهِمْ وَأَنَا التَّوَّابُ الرَّحِيمُ﴾(۱)

یعنی: "بیشک جولوگ ہماری اتاری ہوئی دلیلوں اور ہدایت کو چھپاتے ہیں باوجود یکہ ہم اسے اپنی کتاب میں لوگوں کے لئے بیان کر چکے ہیں، ان لوگوں پر اللہ کی اور تمام لعنت کرنے والوں کی لعنت ہے، مگر وہ لوگ جو توبہ کرلیں اور اصلاح کرلیں اور بیان کردیں تو میں ان کی توبہ قبول کرلیتا ہوں اور میں توبہ قبول کرنیوالا اور رحم کرنیوالا ہوں۔"

اور اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا: ﴿إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ مِنَ الْكِتَابِ وَيَشْتَرُونَ بِهِ ثَمَنًا قَلِيلًا أُولَٰئِكَ مَا يَأْكُلُونَ فِي بُطُونِهِمْ إِلَّا النَّارَ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ﴾(۲)

یعنی: "بیشک جو اللہ تعالی کی اتاری ہوئی کتاب چھپاتے ہیں، اور اسے تھوڑی قیمت پر بیچتے ہیں وہ اپنے پیٹ میں آگ بھر رہے ہیں، قیامت کے دن اللہ تعالی نہ ان سے بات کرے گا، نہ انھیں پاک کرے گا، بلکہ ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔"

اور اللہ سبحانہ وتعالی کا ارشاد ہے: ﴿وَإِذْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ

---

(۱) سورۃ البقرۃ:۲/۱۵۹،۱۶۰۔

(۲) سورۃ البقرۃ:۲/۱۷۴۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

لَتُبَيِّنُنَّهُ لِلنَّاسِ وَلَا تَكْتُمُونَهُ فَنَبَذُوهُ وَرَاءَ ظُهُورِهِمْ وَاشْتَرَوْا بِهِ ثَمَنًا قَلِيلًا فَبِئْسَ مَا يَشْتَرُونَ ﴾(۱)

یعنی: ”اور اللہ تعالیٰ نے جب اہل کتاب سے عہد لیا کہ تم اسے سب لوگوں سے ضرور بیان کروگے اور اسے چھپاؤ گے نہیں، تو پھر بھی ان لوگوں نے اس عہد کو اپنی پیٹھ پیچھے ڈال دیا اور اسے بہت کم قیمت پر بیچ ڈالا، کیا بری ان کی یہ تجارت ہے“۔

اور یقیناً اللہ تعالیٰ نے اس امت کی ایک جماعت پر اپنی توحید کی دعوت اور اچھی باتوں کا حکم دینے اور بری باتوں سے روکنے کا فریضہ عائد کیا ہے۔ چنانچہ اللہ سبحانہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿ وَلْتَكُنْ مِنْكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ﴾ (۲) یعنی: ”تم میں سے ایک جماعت ایسی ہونی چاہئے جو بھلائی کی دعوت دے اور نیک کاموں کا حکم کرے اور بُرے کاموں سے روکے، اور یہی لوگ فلاح ونجات پانے والے ہیں“۔

اور حضرت ابو سعید خدری - رضی اللہ عنہ - نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا:

”من رأى منكم منكراً فليغيره بيده، فان لم يستطع فبلسانه، فان لم يستطع فبقلبه وذلك أضعف الإيمان.“(۳)

یعنی: ”تم میں سے جو شخص کوئی بری بات دیکھے تو اسے اپنے ہاتھ سے مٹانا چاہئے، اور اگر اس کی طاقت نہ ہو تو اپنی زبان سے روکنا چاہئے، اور اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو تو اپنے دل میں (اسے برا سمجھنا چاہئے) اور یہ ایمان کا سب سے کمزور درجہ ہے“۔

---

(۱) سورۃ آل عمران: ۳/ ۱۸۷۔

(۲) سورۃ آل عمران: ۳/ ۱۰۴۔

(۳) مسلم- کتاب الایمان- باب بیان کون النهی عن المنکر من الایمان وان الایمان یزید وینقص وان الأمر بالمعروف والنهی عن المنکر واجبان، ۱/ ۶۹ نمبر: ۴۹۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

یہ حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ہر شخص پر ان درجات کے لحاظ سے واجب ہے۔

اور حضرت عبداللہ بن مسعود- رضی اللہ عنہ- سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "ما من نبی بعثه الله فی أمة قبلی إلا كان له من أمته حواریون وأصحاب یأخذون بسنته ویقتدون بأمره، ثم إنها تَخْلُفُ مِن بعدهم خُلُوفٌ یقولون ما لایفعلون، ویفعلون ما لا یؤمرون، فمن جاهدهم بیده فهومؤمن، ومن جاهدهم بلسانه فهومؤمن، ومن جاهدهم بقلبه فهومؤمن ولیس وراء ذلک من الإیمان حبة خردل". (۱)

یعنی: "اللہ تعالی نے مجھ سے پہلے ہر نبی کی امت میں اسکے کچھ مخلص دوست اور ساتھی بنائے جو ان کی سنتوں کو اپناتے اور ان کے حکم کی اقتداء کرتے، پھر بعد میں آنے والے ان کے ایسے ناخلف ہوئے کہ ایسی باتیں کہتے جن پر خود عمل نہیں کرتے، اور وہ کام کرتے جن کا انھیں حکم نہیں دیا جاتا، لہٰذا جو شخص اپنے ہاتھ سے جہاد کرے وہ مؤمن ہے، اور جو اپنی زبان سے جہاد کرے وہ مؤمن ہے، اور جو اپنے دل سے جہاد کرے وہ مومن ہے، اس کے بعد رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان (کا درجہ) نہیں۔"

اور حضرت ابوھریرۃ- رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: "من سئل عن علم یعلمه فکتمه ألجم یوم القیامة بلجام من نار". (۲) یعنی: "جس سے کسی ایسے علم کے بارے میں پوچھا جائے جسے وہ جانتا ہو پھر بھی

(۱) مسلم- کتاب الإیمان- باب کون النهی عن المنکر من الإیمان، ۱/۷۰ نمبر: ۵۰۔

(۲) الترمذی- کتاب العلم- باب ماجاء فی کتمان العلم ۵/۲۹ نمبر ۲۶۴۹، ابوداؤد- العلم- باب کراهیة منع العلم، ۳/۳۲۱ نمبر ۳۶۵۸۔ ابن ماجہ-: المقدمة- باب من سئل عن علم فکتمه ۱/۹۸ نمبر ۲۶۶، مسند احمد: ۲/۲۶۳، ۳۰۵ شیخ البانی نے اسے صحیح کہا ہے: صحیح سنن الترمذی ۲/۳۳۶، وصحیح ابن ماجہ ۱/۴۹۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اُسے چھپائے تو قیامت کے دن اُسے جہنم کی آگ کی لگام لگائی جائے گی۔"

ہشتم: کافروں کی مشابہت اور انکی تقلید

کافروں کی مشابہت اوران کی تقلید اُن بڑے بڑے اسباب میں سے ہے جن سے مسلمانوں کے درمیان بدعات کا ظہور ہوتا ہے، اور اس کی دلیل حضرت ابو واقد لیثی کی وہ حدیث ہے جس میں وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ حنین کی طرف روانہ ہوئے، اور ہم کفر سے قریبی زمانہ کے تھے (یعنی نئے نئے مسلمان ہوئے تھے) فتح مکہ کے دن اسلام میں داخل ہوئے تھے، انھوں نے کہا کہ: ہم لوگ ایک درخت کے پاس سے گذرے تو کہا یا رسول اللہ! ہمارے لئے بھی ویسا ہی 'ذات انواط' بنا دیجئے جیسا کہ مشرکین کیلئے ہے؟ اور وہ کافروں کا ایک بیری کا درخت تھا جس کے گرد وہ اعتکاف کرتے اور اپنے ہتھیاروں کو اس پر لٹکاتے تھے، اور وہ اسے ذات انواط کے نام سے پکارتے تھے، جب ہم نے نبی کریم ﷺ سے یہ کہا تو آپ نے فرمایا:

"اللہ اکبر، وقلتم، والذی نفسی بیدہ کما قالت بنو اسرائیل لموسیٰ ﴿ اجْعَل لَّنَا إِلَٰهًا كَمَا لَهُمْ آلِهَةٌ قَالَ إِنَّكُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُونَ ﴾ (۱) لترکبُنَّ سنن من کان قبلکم". (۲)

یعنی: "اللہ اکبر، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے، تم نے بھی وہی بات کہی ہے...... جو بنی اسرائیل نے موسیٰ علیہ السلام سے کہی تھی کہ "ہمارے لئے بھی ویسا ہی

---

(۱) سورۃ الاعراف: ۷/ ۱۳۸۔

(۲) اس حدیث کو اسی لفظ کے ساتھ ابو عاصم نے "کتاب السنة" میں ذکر کیا ہے ۱/ ۳۷ نمبر: ۷۶ اور اس کی سند کو شیخ البانیؒ صاحب نے " ظلال الجنة فی تخریج السنة " میں جو کتاب السنة کے ساتھ چھپی ہے حسن کہا ہے ۱/ ۳۷۔ اور اسی طرح ترمذی نے کتاب الفتن میں ذکر کیا ہے، باب ما جاء لترکبن سنن من کان قبلکم ۴/ ۴۷۵ نمبر: ۲۱۸۰ اور کہا ہے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور دیکھئے: "النھج السدید فی تخریج احادیث تیسیر العزیز الحمید" لجاسم بن فہید الدوسری ص: ۶۴-۶۵۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

معبود بنا دیجئے جیسا کہ ان کے لئے ہے، موسیٰ نے کہا یقیناً تم لوگ بڑے جاہل ہو" ضرور ضرور تم گزشتہ اُمتوں کے طریقہ پر چلو گے"۔

یہ حدیث اس بات کی روشن دلیل ہے کہ کفار کی مشابہت نے بنی اسرائیل کو اس بُرے مطالبہ پر آمادہ کیا، اور اسی چیز نے محمد ﷺ کے اصحاب کو بھی آپ سے یہ سوال کرنے پر اُکسایا کہ ان کے لئے بھی ایک ایسے درخت کی نشاندہی فرمادیں کہ وہ اللہ عزوجل کو چھوڑ کر اس سے برکت حاصل کریں، اور اسی طرح مسلمانوں کی اکثریت نے شرک وبدعات کے عمل میں کافروں کی تقلید کی ہے، مثلاً جشن عید میلاد، جنازے کی بدعات، قبروں پر تعمیر اور اس میں شک نہیں کہ گزشتہ اقوام کی تقلید بدعات اور گمراہیوں کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے۔(۱)

اس کی مزید وضاحت حضرت ابوسعید خدری - رضی اللہ عنہ - سے مروی اس حدیث سے ہوتی ہے جس میں آپ نے فرمایا: لتتبعن سنن من كان قبلكم، شبرا بشبر، وذراعا بذراع حتى لو دخلوا في جحر ضب لاتبعتموهم" قلنا يا رسول الله! اليهود والنصارى؟ قال: "فمن"(۲)

یعنی: "تم ضرور گزشتہ امتوں کے نقش قدم پر چلو گے، بالشت کو بالشت سے، ہاتھ کو ہاتھ سے ملا کر، یہانتک کہ اگر وہ لوگ کسی گوہ (سوسمار) کے بل میں گھسیں گے تو تم بھی ان کی پیروی کرو گے، ہم نے کہا یارسول اللہ! کیا آپ کی مراد یہود ونصاریٰ سے ہے؟ آپ نے فرمایا: "تو اور کس سے؟"

امام نوویؒ نے کہا کہ "سَنَن" سین اور نون کے زبر کے ساتھ ہے جس کا معنی راستہ ہے، اور "شِبْر" (بالشت)، "ذِراع" (ہاتھ) اور "جُحر الضَّب" (گوہ کے بل) سے

---

(۱) دیکھئے: "تنبيه اولى الابصار إلى كمال الدين وما فى البدع من اخطار" از ڈاکٹر صالح السحیمی ص ۱۴۷، اور "رسائل ودراسات فی الأهواء والإفتراق والبدع وموقف السلف منها" از ڈاکٹر ناصر العقل ۲/۰۷ا، اور "كتاب التوحيد" از ڈاکٹر علامہ صالح الفوزان، ص: ۸۷۔

(۲) متفق علیہ: البخاری - کتاب الاعتصام بالکتاب والسنہ - باب قول النبی ﷺ: "لتتبعن سنن من كان قبلكم" ۸/۱۹۱ نمبر: ۷۳۲۰، مسلم - کتاب العلم - باب اتباع سنن الیہود والنصاری ۴/۲۰۵۴ نمبر: ۲۶۶۹۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

مراد یہ مثال دینی ہے کہ گناہوں اور نافرمانی کے کاموں میں لوگ انتہائی سختی کیساتھ ان کی موافقت کریں گے، لیکن کفر میں نہیں اور اس میں رسول اللہ ﷺ کے کھلے ہوئے معجزے کا بیان ہے کہ جو خبر آپ نے دی تھی وہ اسی طرح واقع ہوئی۔ (۱) چنانچہ واضح ہو گیا کہ بالشت، ہاتھ، راستہ اور بل میں داخلہ کے ذکر سے یہ مثال دی گئی کہ وہ ہر اس چیز میں ان کی پیروی کریں گے جس سے شریعت نے روکا ہے اور اس کی مذمت کی ہے۔ (۲)

اور رسول اللہ ﷺ نے غیر مسلموں کی مشابہت سے خبردار کیا ہے چنانچہ ارشاد فرمایا:

"بعثت بين يدي الساعة بالسيف حتى يُعبد الله وحده لا شريک له، وجعل رزقي تحت ظل رمحي، وجعل الذل والصغار على من خالف أمري، ومن تشبه بقوم فهو منهم." (۳)

یعنی: "مجھے قیامت کے نزدیک تلوار کے ساتھ نبی بنا کر بھیجا گیا ہے تاکہ تنہا اللہ کی عبادت کیجائے جس کا کوئی شریک نہیں، اور میری روزی میرے نیزہ کے سایہ تلے ہے، اور جو میرے حکم کی خلاف ورزی کریگا اسکے لئے ذلت وخواری ہوگی، اور جو کسی قوم کی مشابہت کرے گا وہ انھیں میں سے ہوگا"۔

نہم: ضعیف اور موضوع حدیثوں پر اعتماد

بدعتوں کے وجود اور ان کے پھلنے پھولنے کے اسباب میں سے ضعیف اور موضوع احادیث پر یقین کرنا ہے، کیونکہ اکثر اہل بدعت نے کمزور، ضعیف اور ان جھوٹی حدیثوں پر اعتماد کیا ہے جنھیں اہل فن دلیل بنانے کیلئے قبول نہیں کرتے، اور انھوں نے ان صحیح احادیث کو رد کر دیا ہے جو ان کے بدعی طریقوں کے خلاف پڑتی ہیں اور اس طرح وہ خسارے، تباہی اور

---

(۱) شرح النووی علی صحیح مسلم ۱۲/۴۶۰۔

(۲) دیکھئے: فتح الباری لابن حجر ۱۳/۳۰۱۔

(۳) مسند احمد ۲/۵۰، ۹۲ اور احمد محمد شاکر نے مسند کی شرح میں اس کی سند کو صحیح کہا ہے نمبر: ۵۱۱۴، ۵۱۱۵، ۵۶۶۷، اس حدیث کے راوی حضرت عبداللہ بن عمر- رضی اللہ عنہما-

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ہلاکت کے گڈھے میں جا گرے ہیں، ولا حول ولا قوة إلا باللّٰه"۔(۱)

دہم: غُلو (حد سے زیادہ مبالغہ کرنا، بھلائی یا برائی بیان کرنا)

بدعتوں کے پھیلنے اور رواج پانے کا سب سے بڑا سبب غلو ہے، اور وہی انسانوں کو شرک کی طرف لیجانے کا ذریعہ ہے، کیونکہ آدم علیہ السلام کے بعد لوگ دس صدیوں تک توحید پر قائم تھے، اس کے بعد لوگ بزرگوں اور ولیوں کے پیچھے پڑ گئے اور ان کے بارے میں خوب مبالغہ آرائی سے کام لیا یہاں تک کہ اللہ کو چھوڑ کر ان کی عبادت کرنے لگے، پھر اللہ تعالیٰ نے نوح علیہ السلام کو توحید کی دعوت دینے کیلئے رسول بنا کر بھیجا، پھر رسولوں کا سلسلہ برابر جاری رہا- علیہم الصلوٰۃ والسلام۔(۲)

اور غُلو شخصیات کے بارے میں ہوتا ہے مثلاً اولیاء اور ائمہ کو مقدس گردانا، اور انھیں ان کے رُتبے سے اونچا درجہ دینا اور آخر کار یہ سلسلہ ان کی عبادت تک پہونچ جاتا ہے، اور دین کے بارے میں بھی غلو ہوتا ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کے احکام میں اضافے یا تشدد اور ناحق کفر کے فتوے سے ہوتا ہے۔ اور غلو در حقیقت عقائد و اعمال میں حد سے تجاوز کرنے کا نام ہے اور وہ اس طرح کہ کسی چیز کی تعریف بہت زیادہ کرنا یا جسقدر اس کی مذمت ہونی چاہئے اس سے زیادہ کرنا(۳)

حالانکہ اللہ تعالی نے غلو کے بارے میں خبردار کیا ہے اور اہل کتاب سے فرمایا ہے:

﴿يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لَا تَغْلُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ﴾ (۴)

یعنی: "اے اہل کتاب اپنے دین میں حد سے آگے نہ بڑھو"۔

---

(۱) دیکھئے فتاویٰ ابن تیمیہ ۲۲/۳۶۱-۳۶۳، اور الاعتصام للشاطبی ۱/۲۸۷-۲۹۴، اور "تنبيه اولى الابصار إلى كمال الدين وما فى البدع من اخطار" از ڈاکٹر صالح السحیمی، ص:۸۴۸، اور "رسائل ودراسات فى الاهواء والافتراق والبدع وموقف السلف منها" از ڈاکٹر ناصر العقل ۲/۱۸۰۔

(۲) دیکھئے: البدایہ والنہایہ لابن کثیر ۱/۱۰۶۔

(۳) دیکھئے: "اقتضاء الصراط المستقیم" لابن تیمیہ ۱/۲۸۹۔

(۴) سورۃ النساء: ۴/۱۷۱۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اور نبی کریم ﷺ نے دین میں غلو کرنے سے ڈرایا ہے، جیسا کہ حضرت عبداللہ بن عباس -رضی اللہ عنہما- سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"إیاکم والغلو فی الدین، فإنما أهلک من کان قبلکم الغلو فی الدین"(۱)

یعنی: "دین میں غلو کرنے سے بچو کیونکہ تم سے پہلی امتوں کو دین میں غُلو نے ہلاک کیا تھا"۔

پس یہ واضح ہو گیا کہ دین کے اندر غلو شرک و بدعت اور گمراہی کا سب سے بڑا سبب ہے۔(۲) اور دین میں غلو کی خطرناکی کے باعث نبی کریم ﷺ نے اطراء یعنی حد سے زیادہ تعریف کرنے سے منع کیا ہے۔ چنانچہ آپ نے فرمایا:

"لا تطرونی کما أطرت النصاری عیسی ابن مریم فانما أنا عبده فقولوا عبدالله ورسوله"(۳)

یعنی: "تم حد سے زیادہ میری تعریف نہ کرو جس طرح نصاریٰ عیسیٰ بن مریم کی تعریف میں حد سے بڑھ گئے تھے، یقیناً میں اللہ کا بندہ ہوں، مجھے اللہ کا بندہ اور اس کا رسول کہو۔"

---

(۱) النسائی - کتاب المناسک - باب التقاط الحصی ۵/ ۲۶۸، وابن ماجہ - کتاب المناسک - باب قدر حصی الرمی ۲/ ۱۰۰۸، واحمد ۱/ ۳۴۷، شیخ الاسلام ابن تیمیہ نے "اقتضاء الصراط المستقیم" میں اس کی سند کو صحیح کہا ہے ۱/ ۲۸۹۔

(۲) دیکھئے: "اقتضاء الصراط المستقیم" لابن تیمیہ ۱/ ۲۸۹، والاعتصام للشاطبی ۱/ ۳۲۹-۳۳۱ اور "رسائل ودراسات فی الأهواء والافتراق والبدع وموقف السلف منها" از ڈاکٹر ناصر العقل ۱/ ۱۷۱-۱۸۳، اور "الغلو فی الدین فی حیاة المسلمین المعاصرة" از ڈاکٹر عبدالرحمن ابن معلا اللویحق ص: ۷۷-۸۱، اور "الحکمة فی الدعوة إلی الله عز وجل" از مؤلف سعید بن علی القحطانی ص: ۳۷۹۔

(۳) البخاری - کتاب الأنبیاء - باب قول الله تعالی ﴿واذکر فی الکتاب مریم......﴾ ۴/ ۱۷۱ نمبر ۳۴۴۵۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

پانچواں مطلب: بدعت کی قسمیں

مختلف اعتبار سے بدعات کی کئی قسمیں ہیں جن کی تفصیل انتہائی اختصار کے ساتھ پیش خدمت ہے:

پہلی قسم: حقیقی اور اضافی بدعت

۱۔ حقیقی بدعت: وہ بدعت ہے جس پر کوئی شرعی دلیل نہ قرآن سے ہو، نہ سنت سے، نہ اجماع سے اور نہ اجمالاً اور نہ ہی اہل علم کے نزدیک کسی معتبر استدلال سے ہو نہ اجمالاً نہ تفصیلاً۔ اور یہی وجہ ہے کہ اُسے بدعت سے موسوم کیا جاتا ہے؛ کیونکہ وہ دین کے نام پر ایک ایجاد کردہ شے کا نام ہے جس کی پہلے کوئی مثال نہیں ملتی (۱)۔

اس کی مثالوں میں سے ایک یہ ہے: رہبانیت کے ذریعہ اللہ کا تقرب حاصل کرنا، یعنی اللہ تعالیٰ کی عبادت کی نیت سے مخلوقات سے الگ تھلگ ہوکر جنگلوں میں چلے جانا اور دنیا اور اس کی لذتوں سے بیزار ہو جانا، اور جن لوگوں نے ایسا کیا انھوں نے اپنی طرف سے ایک عبادت ایجاد کرلی اور خود کو اس کا پابند بنالیا۔ (۲)

اور اس کی مثالوں میں سے یہ بھی ہے: ان پاکیزہ چیزوں کو جنھیں اللہ نے حلال کیا ہے انھیں عبادت کی نیت سے حرام کرلینا۔ (۳)

اس کے علاوہ بھی دیگر مثالیں ہیں۔ (۴)

۲۔ اضافی بدعت: وہ بدعت ہے جس کے دو پہلو یا دو احتمال ہوں۔

---

(۱) دیکھئے: الاعتصام للشاطبی ۱/۳۶۷۔

(۲) دیکھئے: مرجع سابق ۱/۳۷۰، اور تفسیر ابن کثیر ۴/۳۱۶، اور "تیسیر الکریم الرحمن فی تفسیر کلام المنان" للسعدی، ص: ۷۸۴۔

(۳) دیکھئے: الاعتصام للشاطبی ۱/۴۱۷۔

(۴) دیکھئے: مرجع سابق، ۱/۳۷۰- ۴۴۵۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

پہلا احتمال: یہ کہ اس کا بعض دلیلوں سے تعلق ہے لہٰذا اس اعتبار سے وہ بدعت نہیں ہوگی۔
دوسرا احتمال: یہ کہ اس کا دلیلوں سے کوئی تعلق نہ ہو مگر ایسا ہی جیسے حقیقی بدعت کا ہوتا ہے، یعنی دو پہلوؤں میں سے ایک اعتبار سے سنت ہوگی کسی دلیل سے مستند ہونے کے باعث۔ اور دوسرے اعتبار سے بدعت ہوگی کسی دلیل سے نہیں بلکہ کسی شبہے سے مستند ہونے کے باعث، یا کسی بھی چیز کی طرف استناد نہ ہونے کے باعث اور دونوں (حقیقی اور اضافی بدعت) کے درمیان فرق معنی کے اعتبار سے ہے کہ اس (اضافی) پر باعتبار اصل دلیل موجود ہے، اور باعتبار کیفیات، احوال یا تفاصیل اس کی کوئی دلیل نہیں بلکہ دلیل کی محتاج ہے، کیونکہ اکثر اس کا وقوع تعبدی امور میں ہوتا ہے نہ کہ محض عادات اور رسم ورواج میں۔(۱)

اس کی مثالوں میں سے بعض یہ ہیں: فرض نمازوں کے بعد یا کسی وقت بھی اجتماعی شکل میں ایک ہی آواز میں ذکر کرنا، یا یہ کہ امام دعا مانگے اور لوگ فرض نمازوں کے بعد (بیک آواز) آمین کہیں، ذکر تو شریعت سے ثابت ہے لیکن اس کیفیت کیساتھ اس کا ادا کرنا مشروع نہیں ہے، بلکہ ایسی بدعت ہے جو سنت کے خلاف ہے۔(۲)

اور اسی میں سے پندرہویں شعبان کے دن کو روزے اور رات کو قیام کے لئے خاص کرنا، اور ماہ رجب کے پہلے جمعہ کی رات میں ''صلاۃ الرغائب'' نام کی نماز کا اہتمام کرنا، یہ سب منکر بدعات ہیں اور اسی کا نام اضافی بدعت ہے کیونکہ دراصل نماز اور روزے کی مشروعیت ثابت ہے، لیکن وقت، جگہ اور کیفیت کی تخصیص کے باعث بدعت کے دائرے میں آجاتی ہیں، کیونکہ کتاب وسنت میں اس کا ذکر نہیں ہے، لہٰذا باعتبار ذات یہ مشروع ہیں اوران کے عوارض کے اعتبار سے بدعت ہیں۔(۳)

---

(۱) دیکھئے: الاعتصام للشاطبی، ۱/۳۶۷، ۴۴۵۔
(۲) دیکھئے: الاعتصام للشاطبی ۱/۴۵۲، اور "تنبیہ اولی الأبصار الی کمال الدین وما فی البدع من اخطار" از ڈاکٹر صالح السحیمی، ص:۹۶۔
(۳) دیکھئے: ''اصول فی البدع والسنن'' للشیخ عدوی ص:۳۰، اور ''تنبیہ اولی الابصار الی کمال الدین وما فی البدع من اخطار''، از ڈاکٹر صالح سحیمی، ص:۹۶۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

دوسری قسم: فعلی اور ترکی (کرنے اور چھوڑنے کی) بدعت

۱- فعلی بدعت: بدعت کی تعریف میں داخل ہے کیونکہ یہ دین کے اندر ایجاد کردہ ایک ایسا طریقہ ہے جو شرعی طریقہ کے مشابہ ہوتا ہے، اور اس پر چلنے کا مقصد اللہ سبحانہ وتعالی کی عبادت میں مبالغہ کرنا ہوتا ہے (۱) اور اس کی مثالوں میں سے شریعت میں کسی ایسی چیز کا اضافہ ہے جس کا تعلق اس سے نہ ہو جیسے کوئی نماز میں ایک رکعت زیادہ کردے، یا دین میں وہ چیز داخل کردے جو اس میں نہیں ہے، یا اس طرح عبادت کرے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے مخالف ہو۔ (۲)

یا مشروع عبادت کے لئے ایسا وقت مخصوص کیا جائے جس کی تخصیص شریعت نے نہیں کی ہے۔ مثلاً: شعبان کی پندرہویں کے دن کو روزے کے ساتھ مخصوص کرنا اور اس کی رات کو قیام کے لئے خاص کرنا۔ (۳)

۲- ترکی بدعت: بدعت کی عام تعریف میں داخل ہے اس لحاظ سے کہ یہ دین میں ایک نیا طریقہ ہے (۴)، کبھی صرف ترک کرنے کی وجہ سے بدعت واقع ہو جاتی ہے، چاہے چھوڑی ہوئی چیز کو حرام سمجھے یا نہ سمجھے، کیونکہ یہ فعل (یعنی کرنا) مثال کے طور پر شرعاً حلال ہوتا ہے پھر انسان اسے اپنے نفس پر حرام کر لیتا ہے یا اسے چھوڑنے کا ارادہ کرتا ہے، لہٰذا یہ چھوڑنا یا تو ایسے امر کی وجہ سے ہوگا جس کا شریعت میں اعتبار ہے یا ایسا نہیں ہوگا: پس اگر کسی ایسے امر کی وجہ سے ہو جس کا اعتبار کیا جاتا ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں، اسلئے کہ اس نے ایسی چیز ترک کی جس کا شریعت میں چھوڑنا جائز ہے یا اس کے چھوڑنے کا مطالبہ کیا جاتا

---

(۱) دیکھئے: الاعتصام للشاطبی، ۱/۵۰-۵۶۔

(۲) دیکھئے: مرجع سابق: ۱/۳۶۷-۴۴۵ اور ''تنبیہ اولی الابصار'' از ڈاکٹر سحیمی ص ۹۹ اور ''حقیقۃ البدعۃ و احکامہا'' از ڈاکٹر سعید الغامدی ۲/۳۷ اور ''اصول فی البدع والسنن'' از شیخ عدوی ص ۷۰ اور ''علم اصول البدع'' از علی بن حسن اثری ص: ۱۰۷۔

(۳) دیکھئے: ''کتاب التوحید'' از علامہ ڈاکٹر صالح الفوزان ص: ۸۲۔

(۴) دیکھئے: الاعتصام للشاطبی: ۱/۵۷۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ مثلاً ایک شخص ہے جو ایک خاص قسم کے کھانے سے اس لئے پرہیز کرتا ہے کہ اس کے جسم، عقل یا دین کے لئے مُضِر ہے اور اسی طرح کے اُمور، لہٰذا اسے چھوڑنے میں کوئی پابندی نہیں، اور اس کا تعلق نقصان دہ چیزوں سے پرہیز کے ساتھ ہے، اور اس کی بنیاد نبی کریم ﷺ کا یہ ارشاد ہے: "یا معشر الشباب من استطاع منکم الباءة فلیتزوج، فإنه أغض للبصر وأحصن للفرج، ومن لم یستطع فعلیه بالصوم فإنه له وجاء" (۱)

یعنی: ''اے نوجوانوں کی جماعت! تم میں سے جسے طاقت اور قوت ہو اسے نکاح کرلینا چاہئے، کیونکہ وہ نگاہ کو پست کرنیوالا اور شرمگاہ کی حفاظت کرنیوالا ہے، اور جسے اس کی استطاعت نہ ہو اسے روزہ رکھنے کا اہتمام کرنا چاہئے کیونکہ وہ اس کی شہوت کو کچل دے گا''۔

اور اسی طرح کسی چیز کی خرابی سے بچنے کے لئے کسی ایسی چیز کو ترک کرنا جس کے کرنے میں کوئی حرج نہ ہو، جیسے حرام سے بچنے، عزت وآبرو اور دین کی حفاظت کے لئے مشتبہ چیز کا ترک کردینا۔

اور اگر اس کا ترک کرنا کسی اور وجہ سے ہو تو، یا تو وہ دینداری کی وجہ سے ہوگا یا اس کی وجہ سے نہیں ہوگا، اور اگر دینداری مقصود نہ ہو تو ایک کام کو حرام کرنے یا ترک کرنے کا ارادہ کرکے فعل عبث کا مرتکب ہوگا، اور اس ترک کو بدعت نہیں کہا جائیگا کیونکہ وہ لفظ حد (تعریف) کے ضمن میں نہیں آتا، مگر دوسرے طریقہ کے قائلین کے مطابق جو کہتے ہیں کہ عادات میں بھی بدعت کا دخل ہوتا ہے (اسے بدعت کہا جائیگا) مگر پہلے طریقہ کے قائلین کے مطابق وہ بدعت میں داخل نہیں ہے، لیکن یہ ترک کرنے یا اس کی حرمت کا اعتقاد رکھنے کی وجہ سے، اللہ کی حلال کردہ چیز کی مخالفت کرنیوالا ہوگا، اور مخالفت کا گناہ متروکہ شَے کے درجات میں اختلاف کے باعث مختلف ہوگا، یعنی: واجب اور مندوب کے لحاظ سے۔

---

(۱) متفق علیہ، حدیث عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ: البخاری-کتاب الصوم-باب الصوم لمن خاف علی نفسه العزبة ۲/۲۸۰، نمبر: ۱۹۰۵، ومسلم-کتاب النکاح-باب استحباب النکاح لمن تاقت نفسه إلیه، ووجد مؤنته ۲/۱۰۱۸ نمبر: ۱۴۰۰۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

لیکن اگر ترک کرنا دینداری کے لئے ہوگا تو وہ دین میں بدعت ہوگی، خواہ وہ چھوڑی ہوئی چیز جائز ہو یا اس کے کرنے کا حکم ہو، خواہ وہ عبادات میں ہو یا معاملات میں یا عادات میں، قولی ہو یا فعلی ہو یا اعتقادی، اگر اس کے چھوڑنے سے اللہ تعالیٰ کی عبادت اور قربت مقصود ہو تو اس کو ترک کرنے کی وجہ سے وہ بدعت کا مرتکب ہوگا۔(۱) اور اس کی دلیل کہ اس طرح سے ترک کرنا بدعت میں داخل ہے، ان تین صحابہ کرام کا قصہ ہے جو نبی کریم ﷺ کی ازواج مطہرات کے دروازے پر آ کر آپ ﷺ کی عبادت کے متعلق سوال کر رہے تھے، لہٰذا جب انھیں اس کے بارے میں بتایا گیا تو انھوں نے گویا اسے بہت معمولی سمجھا، چنانچہ ان لوگوں نے کہا: نبی کریم ﷺ کے مقابلے میں ہم کیا ہیں؟ اللہ تعالیٰ نے تو آپ کے اگلے پچھلے سب گناہ معاف کر دیئے ہیں، ان میں سے ایک نے کہا: میں تو اب ہمیشہ رات بھر نماز پڑھتا رہوں گا، اور دوسرے نے کہا: میں زندگی بھر روزہ رکھوں گا کبھی روزہ نہیں چھوڑوں گا، اور تیسرے نے کہا: میں عورتوں سے الگ تھلگ رہوں گا کبھی شادی نہیں کروں گا، اس کے بعد رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور فرمایا: "أنتم الذين قلتم كذا وكذا؟ أما والله إني لأخشاكم لله وأتقاكم له؛ لكني: أصوم وأفطر وأرقد، وأتزوج النساء، فمن رغب عن سنتي فليس مني." (۲) یعنی: "تم ہی وہ لوگ ہو جنھوں نے ایسی ایسی باتیں کہی ہیں؟ سنو اللہ کی قسم میں یقیناً تمھاری بہ نسبت زیادہ اللہ کا خوف رکھتا ہوں اور تم سب لوگوں سے زیادہ تقوے والا ہوں، لیکن میں روزہ بھی رکھتا ہوں اور افطار بھی کرتا ہوں (یعنی روزہ نہیں رکھتا) اور نماز بھی پڑھتا ہوں اور سوتا بھی ہوں اور عورتوں سے شادی بھی کرتا ہوں، لہٰذا جس نے میری سنت سے اعراض کیا وہ مجھ سے نہیں" (یعنی میرے طریقے پر نہیں)۔

---

(۱) دیکھئے: الاعتصام للشاطبی ۱/ ۵۸۔

(۱) متفق علیہ: حدیث انس بن مالک - رضی اللہ عنہ - البخاری - کتاب النکاح - باب الترغیب فی النکاح ۶/۱۴۲ نمبر: ۵۰۶۳ اور مسلم - کتاب النکاح - باب استحباب النکاح لمن تاقت نفسه إليه ۲/۱۰۲۰ نمبر: ۱۴۰۱۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اور 'سنت' سے مراد 'طریقہ' ہے نہ کہ وہ سنت جو فرض کے مقابلہ میں بولی جاتی ہے، اور کسی شے سے بے رغبتی کا معنٰی اسے چھوڑ کر دوسرے کو اپنانا ہے، اور 'میرے طریقے کو چھوڑ دیا' سے مراد، میرے علاوہ کسی دوسرے کے طریقے کو اختیار کیا، لہذا وہ مجھ سے نہیں ہے۔(یعنی میرے طریقے پرنہیں۔)(۱)

مذکورہ بیان سے یہ واضح ہوگیا کہ بدعت کی دو قسمیں ہیں:

۱-فعلی بدعت،۲-ترکی بدعت: جس طرح یہ معلوم ہو چکا ہے کہ سنت کی بھی دو قسمیں ہیں:

۱-فعلی سنت،۲-ترکی سنت: چنانچہ نبی کریم ﷺ کی سنت جس طرح فعل سے ہوتی ہے اس طرح ترک کرنے سے بھی ہوتی ہے،جس طرح اللہ تعالیٰ نے ہمیں نبی کریم ﷺ کے فعل کی اتباع کا مکلف بنایا ہے جسے آپ تقرب الٰہی کے لئے کرتے تھے،بشرطیکہ وہ کام آپ کی خصوصیات کے قبیل سے نہ ہو،اسی طرح اس نے ہم سے آپ کے ترک کی اتباع کرنے کا بھی مطالبہ کیا ہے،لہٰذا ترک کرنا بھی سنت اور کرنا بھی سنت ہوگا،اور جس طرح ہم اس فعل کو ترک کر کے اللہ کا تقرب حاصل نہیں کر سکتے جسے آپ نے کیا ہو،اسی طرح اس فعل کو انجام دے کر بھی تقرب حاصل نہیں کر سکتے جسے آپ نے ترک کیا ہو،لہٰذا اس فعل کو کرنے والا جسے آپ نے ترک کیا ہو،اس فعل کو چھوڑنے کی طرح ہے جسے آپ نے کیا ہو،اور دونوں کے درمیان کوئی فرق نہیں۔(۲)(مخالفت اور گناہ کے اعتبار سے)۔

---

(۱) دیکھئے:فتح الباری لابن حجر ۹/۱۰۵۔

(۲) دیکھئے:الاعتصام للشاطبی ۱/۵۷-۶۰ اور ۴۷۹، ۴۸۵، ۴۹۸،اور" الأمر بالاتباع والنهی عن الابتداع" از جلال الدین السیوطی ص:۲۰۵،اور" أصول البدع" از شیخ محمد احمد العدوی ص:۷۰،اور" حقیقة البدعة وأحكامها" از سعید بن ناصر الغامدی ۲/۳۷-۵۸،اور"تنبیه أولی الأبصار إلى كمال الدين وما فی البدع من أخطار" از ڈاکٹر صالح السحیمی ص:۹۷،اور" علم أصول البدع" از شیخ علی بن حسن الأثری ص:۱۰۷،اور" تحذير المسلمين عن الابتداع والبدع فی الدين" از شیخ احمد بن حجر آل بوطامی ص:۸۳۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

تیسری قسم: اعتقادی قولی بدعت، اور عملی بدعت

۱- اعتقادی قولی بدعت: جیسے جہمیہ (۱)، معتزلہ (۲)، شیعہ (۳)، اور تمام گمراہ فرقوں کے اقوال ومعتقدات، اور اس میں وہ فرقے بھی داخل ہیں جو بعد میں پیدا ہوئے مثلاً قادیانیہ (۴)، بہائیہ (۵)، اور وہ تمام سابقہ باطنی فرقے مثلاً اسماعیلیہ (۶)، نصیریہ (۷)، دَرُوز (۸) اور رافضہ (۹) وغیرہ۔

---

(۱) جہمیہ: یہ فرقہ جہم بن صفوان ترمذی کی طرف منسوب ہے، یہ حکومت بنی امیہ کے آخری دور میں بہت پھیل گیا تھا، یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے اسماء وصفات کا انکار کرتے ہیں۔

(۲) معتزلہ: یہ فرقہ واصل بن عطاء کا پیروکار ہے جو حسن بصریؒ کی مجلس سے الگ ہو گیا تھا، جہمیہ کی طرح یہ لوگ بھی صفات الٰہی کے منکر ہیں، اور تقدیر کے متعلق ان کا عقیدہ یہ ہے کہ بندے خود اپنے اعمال کے خالق ہیں، قیامت کے دن اہل ایمان کے لئے اللہ کا دیدار نہیں مانتے، عقل کو نقل پر ترجیح دیتے ہیں ان کے بیس فرقے ہیں۔ آج تک ان کے بنیادی عقائد پائے جاتے ہیں۔

(۳) شیعہ: یہ فرقہ اپنے کو اہل بیت کی طرف منسوب کرتا ہے اور مسلم بلکہ مومن ہونے کا دعویٰ کرتا ہے۔ لیکن باطل عقائد رکھنے کی وجہ سے گمراہ بلکہ اسلام سے خارج فرقوں میں شمار کیا جاتا ہے، ان کے آپس میں کئی فرقے ہیں، ان میں سے بعض حضرت جبرئیل علیہ السلام پر خیانت کا الزام لگاتے ہیں۔ اور بعض حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اللہ مانتے ہیں، قرآن پاک کو ناقص جانتے ہیں، حضرت علی رضی اللہ عنہ کی اولاد اور حضرت فاطمہؓ اور حضرت خدیجہ کے بارے میں غلو کرتے ہیں اور حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ اور حضرت عائشہؓ کو گالی دیتے ہیں۔

(۴) قادیانیہ: غلام احمد قادیانی کی طرف منسوب ہے جس نے نبوت کا دعویٰ کیا اور جہاد کو منسوخ قرار دیا اور مسلمانوں کو انگریزوں کے ہاتھ پر بیعت کرنے کا حکم دیا ۱۹۰۸ء میں ذلت کی موت مر گیا۔

(۵) بہائیہ: انیسویں صدی عیسوی کے شروع میں ایران کے (علی محمد) نے اور ایک قول کے مطابق محمد علی شیرازی نامی شخص نے اس کی بنیاد ڈالی تھی، اس نے مہدی منتظر ہونے کا دعویٰ کیا، پھر یہ دعویٰ کیا کہ اللہ تعالیٰ اُس کے اندر حلول کر گیا ہے، بعد میں وحدت ادیان کے نظریہ کا داعی ہو گیا اور کہنے لگا کہ یہودیت، عیسائیت اور اسلام میں کوئی فرق نہیں تینوں مذاہب ایک ہیں، اس کے مرنے کے بعد "بہا" نامی وزیر اس کا جانشین ہوا اور اسی کی طرف منسوب ہو کر یہ فرقہ "بہائیہ" کے نام سے مشہور ہو گیا۔

(۶) اسماعیلیہ: شیعوں کا ایک فرقہ ہے جو امام جعفر صادق کے فرزند اسماعیل کی طرف منسوب ہو کر اسماعیلیہ کہلاتا ہے، ان کا گمان ہے کہ قیامت تک امامت ان کی اولاد میں رہے گی۔

(۷) نُصَیرِیہ: محمد بن نصیر النمیری کی طرف منسوب ہے۔ وہ نبوت کا دعویٰ کرتا تھا اور کہتا تھا کہ اسے ابوالحسن العسکری نے بھیجا ہے۔ وہ تناسخ کا قائل تھا اور ابوالحسن العسکری کو رب کہتا تھا، محارم اور مَردوں سے نکاح کو جائز کہتا تھا وغیرہ۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

۲- عملی بدعت: اس کی کئی قسمیں ہیں:

پہلی قسم: اصل عبادات میں بدعت، اس طرح کہ ایسی عبادت ایجاد کی جائے جس کی شریعت میں کوئی بنیاد نہ ہو مثلاً یہ کہ غیر مشروع نام کی نماز، غیر مشروع روزہ، یا غیر مشروع نام کی عیدیں ایجاد کی جائیں جیسے عید میلاد وغیرہ۔

دوسری قسم: وہ بدعت جو مشروع عبادات میں اضافے کے باعث ہوتی ہے، مثلاً ظہر یا عصر کی نماز میں ایک پانچویں رکعت کوئی (اپنی طرف سے جان بوجھ کر) بڑھادے۔

تیسری قسم: وہ بدعت جو مشروع عبادت کی ادائیگی کے طریقے میں ہوتی ہے مثلاً یہ کہ کوئی شخص اسے غیر مشروع طریقے سے ادا کرے، اور اسی طرح مشروع اذکار کو اجتماعی طور پر گانے کی آوازوں میں کرنا، اور جیسے تقرب الٰہی کے لئے عبادات میں اپنے نفس پر اس درجہ تشدد کرے کہ سنت رسول ﷺ کی حد سے خارج ہو جائے۔

چوتھی قسم: وہ بدعت جو مشروع عبادات کو کسی ایسے وقت کے ساتھ مخصوص کرنے سے ہوتی ہے جسے شریعت نے خاص نہ کیا ہو، جیسے پندرہویں شعبان کے دن کو روزے کے لئے اور اس

---

(۸) دُرُوز: یہ اسماعیلیہ سے نکلا ہوا ایک فرقہ ہے جس کی ابتدا حاکم بأمر اللہ کے عہد حکومت میں ہوئی جو ۳۸۶ھ میں اپنے والد کی وفات کے بعد مصر کا والی بنا۔ اس وقت اس کی عمر گیارہ سال تھی۔ ۳۹۰ھ میں مستقل بادشاہ بن گیا۔ اس فرقہ کا اہم عقیدہ حاکم کو معبود سمجھنا ہے جیسا کہ دروز کے مصحف میں لکھا ہے کہ وہ اس طرح کہیں ''میں اللہ، اپنے رب حاکم پر ایمان لایا جو بلند و بالا ہے، دونوں مشرق و مغرب کا رب ہے...... الخ۔ ان کا یہ بھی عقیدہ ہے کہ جب کوئی انسان مرجاتا ہے تو پھر اسکی روح نئی شکل میں پیدا ہوتی ہے، ان کا ایک اہم عقیدہ یہ بھی ہے کہ حاکم بأمر اللہ نگاہوں سے غائب ہوگیا اب وہ آخری زمانے میں واپس آئے گا وغیرہ۔

(۹) الرافضہ: شیعہ فرقوں میں سب سے غالی اور متعصب فرقہ ہے۔ زید بن علی بن الحسین نے جب حضرت ابوبکر و عمر کو خلیفہ مان لیا تو ان لوگوں نے کوفہ میں ان کا ساتھ چھوڑ دیا اور الگ ہو گئے جس طرح پہلے ان کے دادا کا ساتھ چھوڑ دیا تھا۔ یہ لوگ صحابہ کرام کو گالی دیتے ہیں اور بعض کو کافر بھی کہتے ہیں، یہ لوگ حضرت علی کے زمانے میں عبد اللہ بن سباء یہودی کی سربراہی میں ظاہر ہوئے تھے اور اسلام اور اہل اسلام کے خلاف برابر سازش کرتے ہیں۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کی رات کو قیام کے لئے خاص کرنا، حالانکہ اسے کسی وقت کے ساتھ مخصوص کرنے کیلئے دلیل کی ضرورت ہے(۱)۔

چھٹا مطلب: دین میں بدعت کا حکم

اس میں شک نہیں کہ دین میں ہر بدعت گمراہی، اور حرام ہے، جس کی دلیل نبی کریم ﷺ کا یہ ارشاد ہے: ''إیاکم ومحدثات الأمور فإن کل محدثة بدعة، وکل بدعة ضلالة''(۲) نیز آپ کا یہ فرمان: ''من أحدث فی أمرنا هذا ما لیس منه فهو رد'' اور مسلم کی روایت میں یہ الفاظ: ''من عمل عملا لیس علیه أمرنا فهو رد''(۳)۔

یعنی: ''(دین) میں نئے نئے کام نکالنے سے خبردار رہنا، کیونکہ ہر نیا کام بدعت ہے، اور ہر بدعت گمراہی ہے''۔

یعنی: ''جس نے ہمارے دین میں کوئی ایسی چیز ایجاد کی جو ہمارے دین میں نہیں ہے تو وہ مردود ہے''۔

یعنی: ''جس نے کوئی ایسا عمل کیا جس کا تعلق ہمارے دین سے نہیں تو وہ مردود ہے۔''

پس دونوں حدیثیں اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ دین میں ہر نئی ایجاد بدعت ہے، اور ہر بدعت گمراہی اور مردود ہے، لہٰذا عبادات میں بدعات حرام ہیں، لیکن بدعت کی نوعیت کے اعتبار سے حرمت کے درجات مختلف ہیں، چنانچہ ان میں سے بعض وہ بدعات ہیں جو کفر کا درجہ رکھتی ہیں: مثلاً: قبر والوں کی خوشنودی کے لئے ان کی قبروں کا طواف کرنا اور ان کے لئے

---

(۱) دیکھئے: مجموع فتاوی شیخ الاسلام ابن تیمیہ ۱۸/ ۳۴۶، ۳۵-۴۱۴، کتاب التوحید از علامہ ڈاکٹر صالح الفوزان، ص: ۸۱، ۸۲، اور مجلہ الدعوة شمارہ: ۱۱۳۹، ۹ رمضان، ۱۴۰۸ھ ڈاکٹر صالح فوزان کا مقالہ 'بدعت کی اقسام' میں، اور ''تنبیه أولی الأبصار إلی کمال الدین وما فی البدع من أخطار'' از ڈاکٹر صالح السحیمی، ص: ۱۰۰۔

(۲) ابوداود کتاب السنة باب فی لزوم السنة ۴/ ۲۰۱ نمبر: ۴۶۰۷، ترمذی کتاب العلم باب ماجاء فی الاخذ بالسنة و اجتناب البدع ۵/ ۴۴ نمبر: ۲۶۷۶

(۳) متفق علیہ: البخاری ۳/ ۲۲۲ نمبر: ۲۶۹۷، اور مسلم کتاب الاقضیة باب نقض الاحکام الباطلة ورد محدثات الامور ۳/ ۱۳۴۳ نمبر: ۱۷۱۸

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

قربانی اور نذرونیاز پیش کرنا، اور انھیں پکارنا اور ان سے فریاد کرنا، اور اسی طرح متعصب قسم کے جہمیہ، معتزلہ اور روافض کے اقوال۔

اور بعض بدعتیں وہ ہیں جو شرک کا ذریعہ ہیں: مثلاً قبروں پر عمارت بنانا اور ان کے پاس نماز پڑھنا، دعا کرنا، اور بعض بدعتیں وہ ہیں جو گناہ ہیں: جیسے تجرد کی بدعت یعنی دنیا سے بے تعلق ہو جانا، شادی نہ کرنا، دھوپ میں کھڑے رہ کر روزہ رکھنا اور شہوت ختم کرنے کی نیت سے خصی ہو جانا، وغیرہ (۱)۔

اور امام شاطبیؒ نے ذکر فرمایا ہے کہ: بدعتی کا گناہ ایک ہی درجہ کا نہیں ہوتا، بلکہ ان کے مختلف درجات ہوتے ہیں، اور یہ اختلاف مندرجہ ذیل کئی اعتبار سے واقع ہوتا ہے:

۱- اس اعتبار سے کہ بدعتی اجتہاد کا دعوی کرے یا مقلد ہو۔

۲- ضروریات کی چیزوں میں بدعات واقع ہونے کے اعتبار سے، یعنی دین، جان، عزت، عقل اور مال وغیرہ میں۔

۳- اس اعتبار سے کہ صاحب بدعت اسے پوشیدہ طور پر کرتا ہے یا علی الاعلان۔

۴- اس اعتبار سے کہ وہ بدعت کی دعوت دیتا ہے یا نہیں۔؟

۵- اس اعتبار سے کہ وہ اہل سنت سے خارج ہے یا نہیں۔؟

۶- اس اعتبار سے کہ بدعت حقیقی ہے یا اضافی۔

۷- اس اعتبار سے کہ بدعت واضح ہے یا غیر واضح۔

۸- اس اعتبار سے کہ بدعت کفر والی ہے یا نہیں۔

۹- اس اعتبار سے کہ بدعت پر اصرار ہے یا نہیں۔

اور امام شاطبیؒ نے بیان فرمایا ہے کہ یہ مراتب بدعات کے طبقے یا گہرائی کے اعتبار سے گناہ میں مختلف ہوتے ہیں (۲) اور انھوں نے یہ وضاحت بھی فرمائی کہ ان مراتب میں بعض

---

(۱) دیکھئے: کتاب التوحید از علامہ ڈاکٹر صالح بن فوزان الفوزان، ص:۸۲۔

(۲) دیکھئے: الاعتصام للشاطبی ۱/۲۱۶، ۲۲۴، اور ۲/۵۱۵-۵۵۹۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حرام ہیں اور بعض مکروہ، اور ان کی تمام انواع کے ساتھ گمراہی کی صفت لازم اور شامل ہے(۱)۔

اور بیشک گناہوں میں درجات کے اعتبار سے بدعات کی تین قسمیں ہیں:

پہلی قسم: کفر بواح (کھلم کھلا کفر) (۲)

دوسری قسم: کبیرہ گناہوں میں سے ایک بڑا گناہ (۳)

تیسری قسم: صغیرہ گناہوں میں سے ایک چھوٹا گناہ (۴)

چھوٹی بدعت کے کچھ شرائط ہیں، وہ یہ ہیں:

پہلی شرط: یہ کہ اس کو ہمیشہ نہ کرے، کیونکہ اس پر ہمیشگی اس کے حق میں صغیرہ کو کبیرہ گناہ میں تبدیل کر دے گی۔

دوسری شرط: یہ کہ اس کی طرف دعوت نہ دے کیونکہ اس پر بہت زیادہ عمل کے باعث وہ بڑا گناہ بن جائے گی۔

تیسری شرط: یہ کہ لوگوں کے مجمع میں اُسے نہ کرے اور نہ ان جگہوں میں جہاں سنتوں پر عمل کیا جاتا ہو۔

چوتھی شرط: یہ کہ اُسے چھوٹا اور حقیر نہ سمجھے کیونکہ یہ اُسے معمولی سمجھنے کے مرادف ہوگا، اور گناہ کو معمولی سمجھنا گناہ سے بڑھ کر ہے(۵)۔

اور گمراہی کا اطلاق ان تینوں اقسام پر ہوگا، کیونکہ نبی کریم ﷺ نے ہر بدعت کو گمراہی قرار دیا ہے وہ بدعت مکفرہ، اور بدعت مفسقہ دونوں کو شامل ہیں خواہ وہ چھوٹی ہو یا بڑی(۶)۔

اور بعض لوگوں نے احکام شریعت کی پانچ قسموں کے مانند بدعات کو بھی تقسیم کیا

---

(۱) دیکھئے: الاعتصام للشاطبی ۲/ ۵۳۰۔ (۲) دیکھئے: الاعتصام للشاطبی ۲/ ۵۱۶۔

(۳) دیکھئے: سابق مرجع ۲/ ۵۱۷، ۲/ ۵۴۳، ۵۴۴۔

(۴) دیکھئے: سابق مرجع ۲/ ۵۱۷، ۲/ ۵۳۹، ۵۴۳-۵۵۰۔

(۵) دیکھئے: یہ شرائط ان کی بہترین شرح کے ساتھ: الاعتصام للشاطبی ۲/ ۵۵۱-۵۵۹۔

(۶) دیکھئے: الاعتصام للشاطبی ۲/ ۵۱۶۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ہے، اور کہا ہے کہ: بدعت کی ایک قسم واجب ہے، ایک حرام ہے، اور ایک مندوب ہے، اور چوتھی قسم بدعت مکروہ ہے، اور پانچویں قسم بدعت مباح (جائز بدعت) ہے۔ لیکن یہ تقسیم نبی کریم ﷺ کے اس ارشاد: "فإن کل محدثة بدعة و کل بدعة ضلالة" (۱) یعنی: ''یقیناً ہرنئی چیز بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔'' کے مخالف ہے۔

اور امام شاطبیؒ نے اس تقسیم اور صاحبِ تقسیم کا ذکر کرکے اس کی تردید فرمائی ہے: ''اور اس کا جواب یہ دیا ہے کہ یہ تقسیم ایک خودساختہ تقسیم ہے جس کی شریعت میں کوئی دلیل نہیں، بلکہ یہ بذاتِ خود غلط ہے، اس لئے کہ بدعت کی حقیقت یہ ہے کہ اس کی کوئی شرعی دلیل نہ ہو، نہ شرعی نصوص سے نہ اس کے اصول سے، کیونکہ اگر اس کے وجوب، مندوب اور مباح ہونے کی کوئی شرعی دلیل ہوتی تو پھر وہاں اس کے بدعت ہونے کا سوال ہی پیدا نہ ہوتا، بلکہ وہ عمل ان اعمال کے عموم میں داخل ہوتا جن کے کرنے کا حکم ہے یا کرنے اور نہ کرنے کا شرعاً اختیار ہے، لہٰذا ان چیزوں کے بدعت ہونے اور ان دلائل کے درمیان جو ان بدعات کے وجوب، مندوب اور مباح ہونے پر دلالت کرتے ہیں تطبیق دینا جمع بین الضدین کے مرادف ہے البتہ مکروہ اور حرام بدعتیں اس اعتبار سے کہ وہ بدعت ہیں قابل تسلیم ہیں نہ کہ کسی اور اعتبار سے۔ (۲)

ساتواں مطلب: قبروں کے پاس بدعات کی قسمیں

پہلی قسم: وہ لوگ جو مُردوں سے اپنی ضرورت کی درخواست کرتے ہیں (۳) ایسے لوگوں کا شمار بت پرستوں کی جنس میں ہوتا ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿قُلِ ادْعُوا الَّذِينَ زَعَمْتُم مِّن دُونِهِ فَلَا يَمْلِكُونَ كَشْفَ الضُّرِّ عَنكُمْ وَلَا تَحْوِيلًا، أُولَٰئِكَ الَّذِينَ يَدْعُونَ يَبْتَغُونَ إِلَىٰ رَبِّهِمُ الْوَسِيلَةَ أَيُّهُمْ أَقْرَبُ وَيَرْجُونَ رَحْمَتَهُ وَيَخَافُونَ عَذَابَهُ، إِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ كَانَ مَحْذُورًا﴾ (۴)

(۱) ابوداود ۴/۲۰۱ نمبر ۴۶۰۷، اور ترمذی ۵/۴۴ نمبر: ۲۶۷۶ اور اس کی تخریج گذر چکی ہے
(۲) الاعتصام ۱/۲۴۶۔
(۳) اس کتاب کے صفحہ ۱۱۹ میں بدعت کی لغوی اور اصطلاحی تعریف دیکھئے۔
(۴) سورۃ الاسراء: ۱۷/۵۶، ۵۷۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

یعنی: ”کہہ دیجئے کہ اللہ کے سوا جنہیں تم معبود سمجھ رہے ہو انھیں پکارو لیکن نہ تو وہ تم سے کسی تکلیف کو دور کر سکتے ہیں اور نہ بدل سکتے ہیں، جنھیں یہ لوگ پکارتے ہیں خود وہ اپنے رب کے تقرب کی جستجو میں رہتے ہیں کہ ان میں سے کون زیادہ نزدیک ہو جائے؟ وہ خود اس کی رحمت کی امید لگائے ہوتے ہیں اور اس کے عذاب سے خوفزدہ رہتے ہیں، درحقیقت تیرے رب کا عذاب ڈرنے کی چیز ہی ہے۔“

لہٰذا جس نے کسی نبی یا ولی اور نیک شخص سے دعاء کیا اور اس میں کچھ بھی معبود ہونے کی صفت تسلیم کیا تو یہ آیت کریمہ اس پر صادق آئے گی۔ چنانچہ یہ آیت ان تمام لوگوں کے حق میں عام ہے جو اللہ کے سوا کسی غیر کو پکارے حالانکہ وہ غیر (مدعو) اللہ کا قرب تلاش کرتا ہے اور اس کی رحمت کی امید لگاتا ہے، اور اس کے عذاب سے ڈرتا ہے، چنانچہ جس نے نبیوں اور بزرگوں میں سے کسی مُردے یا غائب کو پکارا خواہ وہ استغاثہ (فریاد) کا لفظ استعمال کرے یا کوئی دوسرا بہر حال وہ اس بڑے شرک کا مرتکب ہو گیا جسے اللہ تعالیٰ بغیر توبہ کے معاف نہیں کرے گا۔ لہٰذا جس نے کسی نبی، یا کسی نیک انسان کا رُتبہ اس کی حد سے بڑھایا اور اس کے بارے میں اس کی عبادت کی نوعیت کا کوئی کام کیا تو گویا اس نے اس کی ایک طرح کی عبادت کو جائز سمجھ لیا۔ جیسے یوں کہا کہ: اے میرے آقا فلاں میری مدد کیجئے یا میری دستگیری فرمایئے، میری فریادرسی کیجئے یا مجھے روزی عطا کیجئے یا میں آپ ہی کے سایہ کرم تلے زندہ ہوں، تو ایسے سبھی کلمات شرک اور گمراہی ہیں، اور ایسے شخص سے توبہ کرائی جائیگی، اگر توبہ کر لے تو ٹھیک ہے ورنہ اسے قتل کر دیا جائیگا، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے پیغمبروں کو بھیجا اور کتابیں نازل فرمائیں تا کہ صرف اسی کی تنہا عبادت کی جائے اور اس کے ساتھ کسی اور کو معبود نہ بنایا جائے۔

دوسری قسم: یہ ہے کہ میت کا واسطہ دے کر اللہ سے سوال کرے، یہ اسلام کے اندر ایک نوایجاد بدعت ہے۔

اور یہ پہلی قسم کی طرح نہیں ہے، کیونکہ اس کا درجہ شرک اکبر تک نہیں پہونچتا۔ اور عوام الناس جو اپنی دعاؤں میں نبیوں اور بزرگوں کو وسیلہ بناتے ہیں جیسے کچھ یہ کہتے ہیں: (اے اللہ)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

میں تیرے نبی یا نبیوں، تیرے فرشتوں یا نیک بندوں یا فلاں پیر کے حق یا اس کی حرمت کو وسلیہ بناتا ہوں، یالوح وقلم کو تیری طرف وسیلہ بناتا ہوں، وغیرہ جو اپنی دعاؤں میں کہتے ہیں یہ سب نئی منکر بدعات ہیں، سنت سے جو ثابت ہے وہ یہ ہے کہ اللہ کے اسماء وصفات اور نیک اعمال کو وسیلہ بنایا جائے، جیسا کہ بخاری اور مسلم کے اندر مذکور تین اشخاص (غار والے) کے قصے سے ثابت ہے، اور اپنے زندہ موجود مسلمان بھائی سے مسلمان کے لئے دعا کرائی جائے۔

تیسری قسم: ایسا گمان رکھنا کہ قبروں کے پاس دعاء قبول ہوتی ہے، یا وہ مسجد میں دعا مانگنے سے افضل ہے لہٰذا اس نیت سے قبر کے پاس جائے تو بالاتفاق یہ عمل منکرات میں داخل ہے۔ ہمارے علم کے مطابق علمائے دین کے درمیان اس مسئلہ میں کوئی اختلاف نہیں ہے، نہ اللہ اور اس کے رسول نے اسے جائز قرار دیا ہے، اور نہ صحابہ، تابعین اور مسلمانوں کے اماموں میں سے کسی نے ایسا کیا ہے۔ حالانکہ صحابہ کرام بارہا قحط سالی میں مبتلا ہوئے اور طرح طرح کی ناگہانی آفات کے شکار ہوئے تاہم نبی کریم ﷺ کی قبر کے پاس نہیں آئے بلکہ حضرت عمر (رضی اللہ عنہ) حضرت عباس (رضی اللہ عنہ) کو لیکر باہر نکلے اور ان سے بارش کے لئے دعا کرائی، سلف صالحین قبروں کے پاس دعاء کرنے سے روکتے تھے چنانچہ علی بن حسین -رضی اللہ عنہما- نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ ایک شگاف کے پاس آتا جو نبی ﷺ کی قبر کے نزدیک تھا وہ اس کے اندر جا کر دعا مانگتا تھا تو انھوں نے کہا: کیا میں تمھیں ایک ایسی حدیث نہ سناؤں جسے میں نے اپنے والد سے اپنے دادا کے واسطہ سے سنا ہے انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا ہے کہ آپ نے فرمایا:

" لا تجعلوا قبري عيدا ولا تجعلوا بيوتكم قبورا وصلوا علي وسلموا حيثما كنتم فسيبلغني سلامكم وصلاتكم."(۱)

یعنی: "میری قبر کو میلہ نہ بنانا، اور نہ (نماز، ودعا اور تلاوت نہ کرکے) اپنے مکانوں

---

(۱) اسماعیل قاضی نے "كتاب فضل الصلوة على النبي" ص:۳۴ میں اسے روایت کیا ہے اور شیخ البانیؒ نے اسی مرجع میں اسے صحیح کہا ہے اور اس کے کئی طرق اور روایات اپنی کتاب "تحذير المساجد من اتخاذ القبور مساجد"، ص:۱۴۰ میں ذکر کی ہیں۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کو قبرستان بنانا اور جہاں بھی رہنا مجھ پر درود وسلام پڑھ لینا،تم جہاں بھی رہو گے وہ مجھے پہنچا دیا جائے گا۔

اس حدیث سے یوں استدلال کیا گیا ہے کہ نبی ﷺ کی قبر مبارک روئے زمین کی تمام قبروں سے افضل ہے۔

اس کے باوجود آپ نے اسے میلہ بنانے سے منع کر دیا ہے تو اس کے علاوہ قبروں کے لئے یہ نہی بدرجہ اولی ثابت ہوگی خواہ وہ کوئی بھی ہو۔(۱)

اور حضرت ابوھریرہ-رضی اللہ عنہ- سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"لا تجعلوا بيوتكم قبورا ولا تجعلوا قبري عيدا وصلوا عليّ فإن صلاتكم تبلغني حيث كنتم"(۲)

یعنی:" اپنے گھروں کو (نماز، دعا اور تلاوت قرآن ترک کر کے) قبرستان نہ بناؤ اور نہ میری قبر کو میلہ بناؤ اور تم جہاں بھی رہو مجھ پر درود (وسلام) پڑھتے رہو،تمھارے درود وسلام مجھے پہونچ جائیں گے۔"

○○○

(۱) دیکھئے:" الدرر السنية في الأجوبة النجدية" ازعبدالرحمٰن بن قاسم ۶/۱۶۵-۱۷۴۔

(۲) ابوداؤد، كتاب المناسک، باب زيارة القبور ۲/۲۱۸ حدیث نمبر:۲۰۴۲،احمد۲/۳۶۷،اور شیخ البانیؒ نے اپنی کتاب" تحذير الساجد" ص:۱۴۲میں اسے صحیح کہا ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

آٹھواں مطلب : دورحاضر کی پھیلی ہوئی بدعات

عصر حاضر کی پھیلی ہوئی بدعات بہت زیادہ ہیں، ان میں سے سب تو نہیں صرف چند بطور مثال مندرجہ ذیل ہیں:

نمبرا: جشن میلاد النبی کی بدعت:

جشن میلاد منانا انتہائی منکر بدعت ہے، چوتھی صدی ہجری میں سب سے پہلے عبیدیوں نے اسے ایجاد کیا تھا، جدید وقدیم زمانہ کے علماء نے اس بدعت کو باطل قرار دیا ہے، اور جس نے اسے ایجاد کیا اور اس پر عمل کیا اس کی تردید فرمائی ہے، لہٰذا جشن میلاد چند وجوہات اور دلائل کی رو سے جائز نہیں ہے، ان میں سے چند درج ذیل ہیں:-

اول: جشن میلاد دین کی ان نئی بدعات میں سے ہے جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے کوئی حجت نازل نہیں فرمائی ہے؛ کیونکہ نبی کریم ﷺ نے اپنے قول وفعل اور تقریر سے اسے جائز نہیں قرار دیا ہے جبکہ آپ ہمارے رہنما اور امام ہیں، اللہ عز وجل کا ارشاد ہے:

﴿وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا﴾ (۱)

یعنی: ''اور رسول ﷺ تمھیں جو دیں اسے لے لو اور جس سے روکیں رک جاؤ''

اور اللہ سبحانہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِمَنْ كَانَ يَرْجُو اللَّهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ وَذَكَرَ اللَّهَ كَثِيرًا﴾(۲)

یعنی: ''یقیناً تمھارے لئے رسول اللہ میں عمدہ نمونہ ہے ہر اس شخص کے لئے جو اللہ تعالیٰ کی اور قیامت کے دن کی توقع رکھتا ہے اور بکثرت اللہ تعالیٰ کو یاد کرتا ہے''

اور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: ''من أحدث في أمرنا هذا ما ليس منه فهو رد'' (۳) یعنی ''جس نے ہمارے دین میں ایسی چیز ایجاد کی جو اس میں سے نہیں ہے، وہ مردود ہے''۔

---

(۱) سورۃ الحشر: ۵۹/ ۷۔

(۲) سورۃ الأحزاب: ۳۳/ ۲۱۔

(۳) متفق علیہ بخاری، حدیث نمبر: ۲۶۹۷- مسلم حدیث نمبر: ۱۷۱۸۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

دوم: خلفاء راشدین اور ان کے ساتھ جو صحابہ کرام تھے انھوں نے جشن میلا د نہیں منایا، نہ اس کے منانے کی دعوت دی حالانکہ وہ نبی ﷺ کے بعد اس امت کے سب سے بہتر لوگ تھے، نبی کریم ﷺ نے خلفاء راشدین کے متعلق ارشاد فرمایا ہے: "**عليكم بسنتي وسنة الخلفاء الراشدين المهديين من بعدي، عضوا عليها بالنواجذ، وإياكم ومحدثات الأمور، فإن كل محدثة بدعة وكل بدعة ضلالة**"(۱)

یعنی: "میرے بعد میری اور میرے ہدایت یافتہ خلفاء راشدین کی سنت سے چمٹ جانا اور اپنے دانتوں سے اسے پکڑ لینا، اور نئی نئی باتوں سے بچتے رہنا کیونکہ ہر نئی بات بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے"۔

سوم: جشن میلا د کج فہموں اور گمراہوں کا طریقہ ہے؛ کیونکہ سب سے پہلے اس کی ایجاد فاطمیوں عبیدیوں نے چوتھی صدی ہجری میں کی، انھوں نے خود کو حضرت فاطمہ سے منسوب کر رکھا تھا جو بالکل بیجا اور سراسر جھوٹ اور بہتان تھا؛ کیونکہ وہ درحقیقت یہودیوں میں سے تھے، اور بعض کے نزدیک مجوس تھے اور کچھ لوگوں نے انھیں ملحدوں میں سے بتایا ہے (۲) ان کا سب سے پہلا شخص المعز لدین اللہ العبیدی المغربی تھا جس نے شوال ۳۶۱ھ میں مغرب سے نکل کر مصر کا رخ کیا اور رمضان ۳۶۲ھ میں مصر پہونچا (۳)۔

---

(۱) ابوداؤد، حدیث نمبر: ۴۶۰۷، ترمذی، حدیث نمبر ۲۶۷۶۔

(۲) دیکھئے: "**الإبداع في مضار الابتداع**" از الشیخ محفوظ، ص: ۲۵۱، اور "**التبرك أنواعه وأحكامه**" از ڈاکٹر ناصر بن عبدالرحمن الجدیع، ص: ۳۵۹-۳۷۳، و "**تنبيه أولي الأبصار إلى كمال الدين وما في البدع من أخطار**" از ڈاکٹر صالح السحیمی، ص: ۲۳۲۔

(۳) دیکھئے: البدایہ والنہایہ لابن کثیر ۱۱/۲۷۲، ۲۷۳، ۳۴۵، ۱۲/۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹ و ۶/۲۳۲، ۱۲/۶۳، ۱۱/۱۶۱، ۱۲/۱۳، ۱۲/۲۶۶ اور دیکھئے سیر اعلام النبلاء للذھبی ۱۵/۱۵۹-۲۱۵، بیان کیا ہے کہ العبیدیہ کے آخری بادشاہ، العاضد لدین اللہ کو صلاح الدین الأیوبی نے ۵۶۴ھ میں قتل کر دیا تھا، اس نے کہا کہ: العاضد کا معاملہ صلاح الدین کے ساتھ کمزور ہو گیا تھا یہاں تک کہ اس نے اسے معزول کر دیا اور بنی عباس کے لئے خطبہ دیا اور بنی عبید کو جڑ سے ختم کر دیا اور شیعوں کی حکومت کو مٹا دیا، وہ چودہ تھے مگر خلیفہ نہیں تھے متخلف تھے (یعنی لوگوں کو پیچھے چھوڑ کر آگے بڑھ جانے والے) اور العاضد کے معنی لغت میں 'کاٹنے والا' ہے، چنانچہ وہ اپنے اہل بیت کی حکومت کو کاٹنے والا ثابت ہوا ۱۵/۲۱۲۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

پھر کیا کسی عقلمند مسلمان کے لئے یہ مناسب ہے کہ رافضیوں (شیعوں) کی تقلید کرے اور ان کا طریقہ اپنائے اور محمد ﷺ کی راہ ہدایت کی مخالفت کرے۔

چہارم: بیشک اللہ عز وجل نے اپنے دین کو مکمل کر دیا ہے جیسا کہ اس کا ارشاد ہے:

﴿ اَلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا ﴾ (۱) یعنی: ”آج میں نے تمھارے لئے دین کو کامل کر دیا اور تم پر اپنا انعام پورا کر دیا اور تمھارے لئے دین اسلام سے راضی ہو گیا۔“

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بالکل واضح طور پر دین کی تبلیغ فرما دی، اور کوئی ایسا طریقہ جو جنت سے قریب اور جہنم سے دور کر دے نہیں چھوڑا مگر اُسے امت کے لئے بیان کر دیا، اور یہ معلوم ہے کہ ہمارے نبی ﷺ سارے انبیاء سے افضل اور ان کے خاتم اور تبلیغ میں ان میں سب سے زیادہ کامل اور اللہ کے بندوں کیلئے انتہائی خیر خواہ تھے، لہٰذا اگر جشن میلاد منانا دین کا حصہ ہوتا جس سے اللہ راضی ہوتا تو آپ ضرور اُسے اپنی امت کیلئے بیان کر دیتے یا اپنی زندگی میں اس پر عمل فرماتے، جیسا کہ آپ ﷺ کا ارشاد ہے: ”ما بعث اللّٰه من نبيٍّ إلا كان حقاً عليه أن يدل أمته على خير مايعلمه لهم، وينذرهم شر ما يعلمه لهم“ (۲)

یعنی: ”اللہ تعالیٰ نے کسی نبی کو نہیں بھیجا مگر اس پر یہ ذمہ داری عائد کی کہ وہ اپنی امت کی ان تمام امور کی طرف رہنمائی فرمادے جو ان کے لئے بہتر سمجھے، اور ان تمام امور سے خبر دار کر دے جو ان کے لئے بُرا جانے“۔

پنجم: اس قسم کی بدعی میلادوں کی ایجاد سے یہ مفہوم نکلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس امت کے لئے دین مکمل نہیں کیا اس لئے کوئی ایسا ضابطہ بنانا ضروری ہے جس سے دین کی تکمیل ہو سکے! اور اس سے یہ مفہوم بھی نکلتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے امت کو مناسب باتیں نہیں پہنچائیں، پھر بعد میں یہ بدعتی آکر اللہ کی شریعت میں ایسی نئی نئی چیزیں شامل کر دیئے

---

(۱) سورۃ المائدہ: ۵/۳۔

(۲) مسلم-کتاب الامارۃ-باب وجوب الوفاء ببیعۃ الخلفاء: الاول فالاول، ۲/۱۲۷۳، حدیث نمبر ۱۸۴۴۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

جس کا حکم اللہ سبحانہ تعالیٰ نے نہیں دیا ہے، یہ سمجھتے ہوئے کہ ان کے اس عمل سے اللہ راضی ہوگا اور اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ ایک انتہائی خطرناک حرکت ہے اور اللہ عزوجل اور اس کے رسول پر ایک اعتراض ہے، حالانکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے دین کو مکمل فرمادیا اور اپنے بندوں پر اپنی نعمت پوری کردی ہے۔

ششم: محققین علمائے اسلام نے جشن میلاد کا صاف صاف انکار کیا ہے اور کتاب وسنت کے ان دلائل کی روشنی میں جو دین کے اندر بدعات سے روکتی ہیں اور نبی کریم ﷺ کی اتباع کا حکم دیتی ہیں اور قول وفعل وعمل میں آپ کی مخالفت سے منع کرتی ہیں، ان سے خبردار کردیا ہے۔

ہفتم: درحقیقت جشن میلاد سے رسول اللہ ﷺ کی محبت کا ثبوت نہیں ہوتا، بلکہ اس کا ثبوت آپ کی اتباع اور آپ کی سنت پر عمل وفرمانبرداری سے ہوتا ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ﴾ (۱)

یعنی: ''آپ فرما دیجئے کہ اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری اتباع کرو، تم سے اللہ محبت کرنے لگے گا، اور تمھارے گناہ معاف فرمادے گا، اور اللہ بہت معاف کرنے والا انتہائی مہربان ہے''۔

ہشتم: جشن عید میلاد النبی ﷺ منانے میں یہود ونصاریٰ کی عیدوں سے مشابہت ہوتی ہے حالانکہ ہمیں ان کی مشابہت اور تقلید سے منع کیا گیا ہے (۲)۔

نہم: تمام ممالک میں لوگوں کا کثرت سے جشن میلاد منانے کا عمل عقلمندوں کو دھوکے میں نہ ڈالے؛ کیونکہ حق کو عمل کرنیوالوں کی کثرت سے نہیں پہچان سکتے بلکہ اسے شرعی

(۱) سورۃ آل عمران: ۳/۳۱۔

(۲) دیکھئے: اقتضاء الصراط المستقیم لمخالفۃ اصحاب الجحیم لابن تیمیہ ۲/۶۱۴-۶۱۵ اور زاد المعاد لابن القیم ۱/۵۹۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

دلائل سے معلوم کر سکتے ہیں، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿وَإِنْ تُطِعْ أَكْثَرَ مَنْ فِي الْأَرْضِ يُضِلُّوكَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ﴾ (۱) یعنی: ”(اے پیغمبر اگر آپ روئے زمین کے اکثر لوگوں کا کہنا ماننے لگیں تو وہ آپ کو اللہ کی راہ سے گمراہ کر دیں گے“، اور ارشاد ربانی ہے: ﴿وَمَا أَكْثَرُ النَّاسِ وَلَوْ حَرَصْتَ بِمُؤْمِنِينَ﴾ (۲) یعنی: ”گو آپ لاکھ چاہیں لیکن اکثر لوگ ایمان دار نہ ہوں گے“، اور فرمان باری ہے: ﴿وَقَلِيلٌ مِنْ عِبَادِيَ الشَّكُورُ﴾ (۳)، یعنی: ”میرے بندوں میں شکر گزار کم ہی ہوتے ہیں“۔

دہم: شرعی قاعدہ ہے کہ جس امر میں لوگوں کا اختلاف ہوا سے اللہ تعالیٰ کی کتاب اور اس کے رسول کی سنت کی طرف لوٹایا جائے، جیسا کہ اللہ عزوجل کا فرمان ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ذَلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ تَأْوِيلًا﴾ (۴)

یعنی: ”اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اور اپنے حکام کی فرمانبرداری کرو، پھر اگر کسی چیز میں اختلاف کرو تو اسے اللہ اور رسول کی طرف لوٹاؤ، اگر تمہارا اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان ہے، یہ بہت بہتر ہے اور باعتبار انجام کے بہت اچھا ہے، اور ارشاد الٰہی ہے: ﴿وَمَا اخْتَلَفْتُمْ فِيهِ مِنْ شَيْءٍ فَحُكْمُهُ إِلَى اللَّهِ﴾ (۵)، یعنی: ”جس چیز میں تمہارا اختلاف ہو اس کا فیصلہ اللہ تعالیٰ ہی کی طرف ہے۔“

اس میں شک نہیں کہ جو شخص بھی جشن میلا د منانے کو اللہ اور اس کے رسول کی طرف لوٹائیگا وہ دیکھے گا کہ اللہ تعالیٰ تو نبی کریم ﷺ کی پیروی کا حکم دیتا ہے جیسا کہ ارشاد ہے:

﴿وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا﴾ (۶)

یعنی: ”جو کچھ رسول ﷺ تمھیں دیں اسے لےلو اور جس سے روکیں اس سے رک جاؤ۔“

---

(۱) سورۃ الانعام: ۶/۱۱۶۔ (۲) سورۃ یوسف: ۱۲/۱۰۳۔ (۳) سورۃ سبأ: ۳۴/۱۳۔

(۴) سورۃ النساء: ۴/۵۹۔ (۵) سورۃ الشوریٰ: ۴۲/۱۰۔ (۶) سورۃ الحشر: ۵۹/۷۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اور اللہ سبحانہ تعالیٰ بیان کرتا ہے کہ اس نے دین کو مکمل کر دیا ہے اور مومنوں پر نعمت پوری کر دی ہے، اور یہ بات معلوم ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جشن میلاد کا حکم نہیں دیا، اور نہ اسے کیا، اور نہ آپ کے صحابہ نے کیا، لہٰذا معلوم ہوا کہ جشن میلاد دین کا حصہ نہیں بلکہ وہ ایجاد کردہ بدعات میں سے ہے۔

یازدھم: مسلمان سوموار کو روزہ رکھنا چاہے تو سنت ہے، کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سوموار کے دن روزہ رکھنے کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا: "ذاک یوم ولدت فیه، ویوم بعثت، أو أنزل علي فيه" (۱)، یعنی: "یہ وہ دن ہے جس میں میری ولادت ہوئی اور جس دن میں مبعوث ہوا، یا اس دن مجھ پر (وحی) نازل ہوئی"۔

لہٰذا سوموار کے دن روزہ رکھنا اور جشن میلاد کا نہ منانا ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ سے ثابت ہوا۔

دوازدہم: عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم عام طور سے برائیوں اور خرابیوں سے خالی نہیں ہوتی، جس نے یہ جشن دیکھا ہے اسے معلوم ہے۔ ان خرابیوں میں سے سب نہیں صرف چند کا ذکر بطور مثال مندرجہ ذیل ہے:

۱- میلادیوں کے زیادہ تر قصیدے اور نعتیں ایسے شرکیہ الفاظ، غلو اور حد سے زیادہ تعریف سے خالی نہیں ہوتے جس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے، چنانچہ آپ کا ارشاد ہے: "لا تطروني كما أطرت النصارى ابن مريم، فإنما أنا عبده فقولوا: عبد الله ورسوله" (۲)، یعنی: "تم حد سے زیادہ میری تعریف نہ کرو جس طرح نصاریٰ عیسیٰ بن مریم کی تعریف میں حد سے بڑھ گئے تھے، یقیناً میں اللہ کا بندہ ہوں، مجھے اللہ کا بندہ اور اس کا رسول کہو"۔

---

(۱) صحیح مسلم- عن ابی قتادة -رضی اللہ عنہ-، کتاب الصیام، باب استحباب صيام ثلاثة ايام من كل شهر، وصوم يوم عرفة وعاشوراء، والإثنين والخميس ۲/۸۱۹، حدیث نمبر: ۱۱۶۲۔

(۲) البخاری، کتاب الأنبیاء، باب قولہ تعالیٰ: ﴿واذكر في الكتاب مريم ...﴾ ۴/۱۷۱، حدیث نمبر: ۳۴۴۵۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

۲- اکثر میلاد کی محفلوں میں بعض دوسری حرام اشیاء وقوع پذیر ہوتی ہیں، مثلاً: مردوزن کا اختلاط، گانے، باجے کا استعمال، نشہ اور بیہوش کرنیوالی شراب کا پینا، اور کبھی کبھی شرک اکبر بھی ہوتا ہے جیسے رسول اللہ ﷺ یا دیگر اولیاء کرام سے فریاد طلبی، اللہ عزوجل کی کتاب کی بے حرمتی، چنانچہ قرآن کی مجلس میں سگریٹ پیا جاتا ہے، مال ودولت کا بیجا استعمال اور فضول خرچی ہوتی ہے۔ میلاد کے ایام میں مساجد کے اندر بناوٹی اذکار کے حلقات کا انعقاد جس میں ذکر کرنیوالوں کے سردار کی طرف سے زبردست تالیوں کی گونج کیساتھ نظم پڑھنے والوں کی آوازیں بلند ہوتی ہیں۔ علمائے حق کا اس بات پر اجماع ہے کہ یہ سارے اعمال ناجائز ہیں۔(۱)

۳- جشن میلاد النبی ﷺ کے موقع پر ناشائستہ اعمال ہوتے ہیں، وہ اس طرح کہ آپ کی ولادت کے ذکر کے وقت بعض لوگ بطور تعظیم واحترام کھڑے ہوجاتے ہیں کیونکہ وہ یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ان کی محفل جشن میں حاضر ہوتے ہیں، لہٰذا وہ کھڑے ہوکر آپ کا استقبال کرتے ہیں اور خوش آمدید کہتے ہیں حالانکہ یہ انتہائی جھوٹ اور بدترین جہالت ہے؛ کیونکہ رسول اللہ ﷺ قیامت سے پہلے اپنی قبر سے نہیں نکلیں گے، اور نہ آپ لوگوں میں سے کسی سے ملاقات کرتے ہیں اور نہ ان کے اجتماع میں حاضر ہوتے ہیں، بلکہ وہ قیامت تک اپنی قبر میں موجود رہیں گے، اور آپ کی روح اعلیٰ علیین میں آپ کے رب کے پاس عزت کے محل (جنت) میں موجود ہے(۲) جیسا کہ اللہ عزوجل کا فرمان ہے: ﴿ ثُمَّ إِنَّكُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ لَمَيِّتُونَ، ثُمَّ إِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تُبْعَثُونَ ﴾ (۳)، یعنی: "پھر یقیناً تم اس کے بعد ضرور مرنے والے ہو، اس کے بعد بلاشک قیامت کے دن تم سب اٹھائے جاؤ گے"۔

اور نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: " أنا سيد ولد آدم يوم القيامة، وأول من

(۱) دیکھئے "الابداع فی مضار الابتداع" از شیخ علی محفوظ ص ۲۵۱، ۲۵۷۔
(۲) دیکھئے: "التحذير من البدع" از علامہ امام عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز ص: ۱۳۔
(۳) سورۃ المؤمنون: ۲۳/ ۱۵، ۱۶۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

ينشق عنه القبر، وأول شافع وأول مشفع"(۱)، یعنی: ''میں قیامت کے دن بنی آدم کا سردار ہوں گا، اور میں وہ شخص ہوں گا جس کی قبر سب سے پہلے پھٹے گی، اور میں سب سے پہلا سفارش کرنے والا اور وہ سب سے پہلا شخص ہوں گا جس کی سفارش قبول کی جائے گی''۔

لہذا یہ آیت کریمہ اور حدیث شریف اور اس معنی میں وارد شدہ تمام آیات واحادیث اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ اور آپ کے علاوہ فوت شدہ لوگ یقیناً قیامت ہی کے دن اپنی قبروں سے نکلیں گے، حضرۃ العلامہ عبدالعزیز بن عبداللہ بن بازؒ نے فرمایا ہے کہ: ''یہ مسئلہ تمام علمائے اسلام کے مابین متفق علیہ ہے، اس کے متعلق ان میں کوئی اختلاف نہیں'' (۲)۔

نمبر۲: ماہ رجب کی پہلی جمعرات کو جشن منانے کی بدعت:

ماہ رجب کے پہلے جمعہ کی شب میں جشن منانا ایک بری بدعت ہے، چنانچہ امام ابوبکر طرطوشیؒ نے ذکر کیا ہے کہ انھیں ابومحمد مقدسی نے بتایا کہ: ''ہمارے یہاں بیت المقدس میں رجب کی نماز ۴۴۸ھ میں ایجاد ہوئی اور ہم نے اس سے پہلے اسے نہ دیکھا اور نہ سنا تھا'' (۳)، اور امام ابوشامہؒ نے بتایا کہ: ''صلوٰۃ الرغائب'' جو آج کل ہمارے لوگوں کے درمیان مشہور ہے یہ وہ نماز ہے جو ماہ رجب کے پہلے جمعہ کی رات کو مغرب اور عشاء کے درمیان پڑھی جاتی ہے'' (۴)، اور حافظ ابن رجبؒ نے فرمایا کہ: ''ماہ رجب کے تعلق سے کوئی مخصوص نماز صحیح نہیں ہے، اور ماہ رجب کے پہلے جمعہ کی شب میں صلوٰۃ الرغائب سے متعلق مروی احادیث صحیح نہیں، جھوٹ اور باطل ہیں اور یہ نماز جمہور علماء کے نزدیک بدعت ہے۔'' (۵)

---

(۱) مسلم، کتاب الفضائل، باب تفضیل نبینا محمد ﷺ علی جمیع الخلائق ۴/۱۷۸۲، حدیث نمبر: ۲۲۷۸۔

(۲) التحذير من البدع ص: ۱۳، ۷-۱۴ اور دیکھئے: "الابداع في مضار الابتداع" از شیخ علی محفوظ ص: ۲۵۰-۲۵۸، اور "التبرك أنواعه واحكامه" از ڈاکٹر ناصر بن عبدالرحمن الجدیع ص: ۳۵۸-۳۷۸، اور "تنبيه أولي الأبصار إلى كمال الدين وما في البدع من أخطار" ص: ۲۲۸-۲۵۰۔

(۳) الحوادث والبدع از ابوبکر الطرطوشی ص: ۲۶۷، نمبر: ۲۳۸۔

(۴) کتاب "الباعث على إنكار البدع والحوادث" از امام ابوشامہ ص: ۱۳۸۔

(۵) "لطائف المعارف فيما لمواسم العام من وظائف" از ابن رجب ص: ۲۲۸۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اور حافظ ابن حجرؒ نے فرمایا: ''ماہ رجب کی فضیلت اور اس کے روزے، اور اس کے کسی مخصوص دن کے روزے اور اس کی کسی مخصوص رات کے قیام کے متعلق کوئی ایسی صحیح حدیث وارد نہیں ہے جو قابل حجت ہو'' (۱) اس کے بعد ابن حجرؒ نے بیان فرمایا کہ رجب کی فضیلت یا اس کے روزے یا اس کے کسی مخصوص دن کے روزوں کی فضیلت میں جو احادیث مروی ہیں وہ دو قسم کی ہیں ضعیف اور موضوع (۲) پھر صلوۃ الرغائب کی حدیث کا ذکر کیا جس میں یہ ہے کہ: رجب کی پہلی جمعرات کو روزہ رکھے پھر جمعہ کی رات کو مغرب اور عشاء کے درمیان بارہ رکعت نماز پڑھے، ہر رکعت میں ایک بار سورۃ فاتحہ اور ''إنا أنزلناه في ليلة القدر'' تین بار اور ''قل هو الله أحد'' بارہ مرتبہ اور ہر دو رکعت کے درمیان ایک سلام پھیرے، اس کے بعد انھوں نے تسبیح، استغفار، سجدہ اور نبی کریم ﷺ پر درود وسلام کی کیفیت کے متعلق طویل گفتگو کی ہے، پھر یہ بیان کیا کہ یہ حدیث من گھڑت ہے اور رسول اللہ ﷺ پر ایک جھوٹا الزام ہے، اور یہ بیان کیا کہ جو شخص یہ نماز پڑھے گا اسے روزہ رکھنا بھی ہوگا، اور ممکن ہے سخت گرمی کا دن ہو تو جب روزہ رکھے تو کھانا نہیں کھا سکتا یہاں تک کہ مغرب کی نماز پڑھے پھر اپنی نماز (صلوۃ الرغائب) میں کھڑا ہوگا جس میں لمبی تسبیح اور لمبا سجدہ ہوگا چنانچہ سخت تکلیف اور اذیت محسوس کرے گا، اور (ابن حجر نے) فرمایا کہ: ''یقیناً مجھے رمضان اور تراویح کے لئے غیرت آتی ہے کہ کس طرح اس (صلوۃ الرغائب) کے ذریعہ مغلوب کردی گئی ہے، بلکہ عوام کے اندر اس کی عظمت و بزرگی اور زیادہ ہی ہے؛ کیونکہ اس میں وہ لوگ حاضر ہوتے ہیں جو (فرض نماز کی) جماعتوں میں حاضر نہیں ہوتے۔'' (۳) اور امام ابن الصلاحؒ صلوۃ الرغائب کے متعلق یوں فرماتے ہیں: ''اس کی حدیث من گھڑت ہے، اور یہ وہ بدعت ہے جو ۴۰۰ھ کے بعد شروع ہوئی۔'' (۴) اور امام العز بن عبد السلام نے ۶۳۷ھ

---

(۱) ''تبيين العجب بما ورد في شهر رجب'' از ابن حجر ص: ۲۳۔ (۲) دیکھئے: سابق مرجع ص: ۲۳۔

(۳) ''تبيين العجب بما ورد في شهر رجب'' از ابن حجر ص: ۵۴۔

(۴) ''كتاب الباعث على إنكار البدع و الحوادث'' از امام ابو شامہ ص: ۱۴۵۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

میں یہ فتوی صادر فرمایا کہ صلوٰۃ الرغائب ایک منکر بدعت ہے، اور اس کی حدیث رسول اللہ ﷺ پر جھوٹا الزام ہے"(۱)۔

میں امام ابوشامہ کے کلام کی تلخیص پر ائمہ کرام کے اقوال کا سلسلہ ختم کرتا ہوں جس میں انھوں نے صلوٰۃ الرغائب کی تردید اور اس کی خرابیوں کا ذکر کیا ہے، امام مذکور- رحمۃ اللہ علیہ- کا بیان درج ذیل ہے:

۱- اس نماز کے بدعت ہونے پر جو چیز دلالت کرتی ہے وہ یہ کہ علمائے کرام جو دین کے ستون اور مسلمانوں کے امام ہیں یعنی صحابہ کرام، تابعین اور تبع تابعین وغیرہ جنھوں نے شرعی علوم میں کتابیں تصنیف کیں ان میں سے کسی ایک سے بھی اس نماز کا ذکر منقول نہیں، نہ کسی نے اسے اپنی کتاب میں لکھا، اور نہ اپنی مجلس میں اس کا تذکرہ کیا جبکہ وہ لوگوں کو فرائض اور سنن سکھانے کے حد درجہ حریص تھے، اور عادۃً یہ امر محال ہے کہ یہ سنت ہو اور ایسے بڑے بڑے علماء کو اس کا پتہ ہی نہ ہو۔

۲- یہ نماز تین وجوہ سے شریعت کے مخالف ہے:

پہلی وجہ: یہ اس حدیث کے خلاف ہے جسے حضرت ابوہریرہ- رضی اللہ عنہ- نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: "**ولا تخصوا ليلة الجمعة بقيام من بين الليالي، ولا تخصوا يوم الجمعة بصيام من بين الأيام، إلا أن يكون في صوم يصومه أحدكم**" (۲)، یعنی: "راتوں میں جمعہ کی رات کو قیام کے لئے اور دنوں میں جمعہ کے دن کو روزہ کے لئے مخصوص نہ کرو مگر کسی کا کوئی ایسا (ضروری نذر وغیرہ کا) روزہ ہو جسے وہ رکھ رہا ہو۔ (اگر جمعہ کے دن پڑ جائے تو رکھ سکتا ہے۔)"

لہٰذا اس حدیث کی رو سے تمام راتوں پر جمعہ کی رات کو ایک زائد نماز کے ساتھ

---

(۱) "كتاب الباعث على انكار البدع و الحوادث" از امام ابوشامہ ص:۱۴۵۔

(۲) متفق علیہ: البخاری کتاب الصوم، باب صوم يوم الجمعة ۲/۳۰۳، حدیث نمبر:۱۹۸۵- مسلم، کتاب الصیام، باب كراهة صوم يوم الجمعة منفردا ۲/۸۰۱، حدیث نمبر:۱۱۴۴۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

خاص کرنا جائز نہیں، اور یہ حکم رجب کے پہلے جمعہ کی رات اور اس کے علاوہ راتوں کے لئے عام ہے(۱)۔

دوسری وجہ: رجب اور شعبان کی دونوں نمازیں ایسی بدعت ہیں جن میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر ایسے جھوٹ گھڑے گئے ہیں جو آپ کی حدیث سے ثابت نہیں ہیں، اور جزائے اعمال کی تعیین کر کے اللہ کے اوپر ایسا جھوٹ باندھا گیا ہے جس کی کوئی دلیل اس نے نازل نہیں فرمائی، لہذا اللہ اور رسول کے لئے غیرت کا تقاضا ہے کہ جس کے متعلق اللہ اور رسول پر جھوٹا الزام لگایا گیا ہو اس کا انکار کیا جائے، اسے ترک کیا جائے، اس کی مذمت کی جائے اور لوگوں کو اس سے نفرت دلائی جائے، کیونکہ اس کی تائید کرنے سے مندرجہ ذیل خرابیاں لازم آئیں گی:

پہلی خرابی: اس کی فضیلت اور اس سے گناہوں کی معافی کے متعلق عوام کا عقیدہ پختہ ہو جائے گا جس کی وجہ سے اکثر لوگ دو برائیوں کے مرتکب ہوں گے:

نمبر ا: فرائض میں کوتاہی۔

نمبر ۲: گناہوں میں دلچسپی، اور لوگ اس رات کی آمد کا انتظار کریں گے اور یہ نماز پڑھ کر سمجھنے لگیں گے کہ اس سے ان کے چھوڑے ہوئے اعمال کی تلافی اور گناہوں کا کفارہ ہو جائے گا، چنانچہ صلوٰۃ الرغائب کی حدیث گھڑنے والے کے گمان کے مطابق وہ نماز جو مزید اطاعت پر ابھارنے والی ہے، وہی مزید گناہ کے ارتکاب کا باعث بن جائے گی۔

دوسری خرابی: بدعتی لوگ جب دیکھتے ہیں کہ ان کی من گھڑت باتوں کی شہرت ہو رہی ہے اور اس میں لوگوں کی دلچسپی بڑھ رہی ہے تو انھیں یہ بدعی اعمال لوگوں کی گمراہی کے لئے برانگیختہ کرتے ہیں، چنانچہ وہ لوگوں کو ایک بدعت سے دوسری بدعت کی طرف لے جاتے ہیں، رہا بدعت کا ترک کرنا تو اس سے اہل بدعت اور اس کے گھڑنے والوں کو بدعت پر توبیخ کرنا ہے۔

---

(۱) دیکھئے: "کتاب الباعث علی إنکار البدع و الحوادث" از ابوشامہ ص ۱۵۶۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

تیسری خرابی: درحقیقت اگر عالم شخص یہ بدعت کرتا ہے تو عام لوگ سمجھتے ہیں کہ یہ سنت ہے اس طرح زبان حال سے گویا وہ رسول اللہ ﷺ پر جھوٹا الزام لگاتا ہے، اور زبان حال کبھی زبان مقال کی جگہ لے لیتی ہے، اور اکثر لوگ اسی وجہ سے بدعت کا شکار ہو جاتے ہیں۔

چوتھی خرابی: اگر عالم یہ بدعت والی نماز پڑھے گا تو عام لوگوں کے لئے رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ باندھنے کا سبب بنے گا، اور لوگ کہیں گے کہ یہ بھی سنتوں میں سے ایک سنت ہے۔

تیسری وجہ: یہ بدعی نماز چند امور کے باعث نماز میں شرعی سنتوں کے خلاف ہے:

نمبر۱: ہر ایک رکعت میں سورۃ ''القدر'' اور ''اخلاص'' کی قراءت کی تعداد نیز تسبیحات اور سجدوں کی تعداد کے باعث نماز میں نبی کریم ﷺ کی سنت کے خلاف ہے۔

نمبر۲: نماز کے اندر حضور قلبی اور اس کے خشوع خضوع نیز اسے اللہ کے لئے خالص کرنے اور معانی قرآن کریم میں تدبر کی سنت کے خلاف ہے۔

نمبر۳: گھروں میں نوافل پڑھنے کی سنت کے خلاف ہے، کیونکہ نماز تراویح کے علاوہ انھیں مساجد کے مقابلہ میں گھروں کے اندر انفرادی طور پر ادا کرنا افضل ہے۔

نمبر۴: اس بدعی نماز کا کمال اس کے ایجاد کرنے والوں کے نزدیک یہ ہے کہ اس دن جمعرات کا روزہ رکھے، چنانچہ س سے دو سنتوں کی پامالی لازم آتی ہے: ایک افطار کی سنت اور دوسری بھوک و پیاس کی تکلیف سے دل کو آزاد رکھنے کی سنت۔

نمبر۵: اس نماز سے فراغت کے بعد دو سجدے کرنے کی کوئی وجہ نہیں (۱)۔

گذشتہ سبھی دلائل اور ائمہ کے اقوال اور بطلان کی وجوہات اور مفاسد کی نوعیں عقلمند کے لئے یہ ظاہر کر دیتی ہیں کہ صلوٰۃ الرغائب ایک منکر اور بدترین بدعت ہے جو اسلام کے اندر ایجاد کی گئی ہے۔

---

(۱) دیکھئے: ''کتاب الباعث علی انکار البدع و الحوادث'' از امام ابوشامہ ص:۱۵۳-۱۹۶، یہ خرابیاں اور انکار کے اسباب پندرہویں شعبان کی رات اور ماہ رجب کے پہلے جمعہ کی صلوٰۃ الرغائب کو شامل ہیں جیسا کہ امام ابوشامہ نے اپنی کتاب کے صفحہ:۴۰۷ پر اس کی وضاحت فرمائی ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

نمبر۳: جشن شب اسراء ومعراج کی بدعت:

اسراء ومعراج کی رات اللہ عز وجل کی ان عظیم الشان نشانیوں میں سے ہے جو نبی کریم ﷺ کے سچے نبی ہونے اور اللہ کے نزدیک آپ کی قدر ومنزلت اور اللہ عز وجل کی غالب قدرت اور جملہ مخلوقات سے اس کی بلندی پر دلالت کرتی ہے، اللہ عز وجل کا ارشاد ہے:

﴿سُبْحَانَ الَّذِیْ أَسْرٰی بِعَبْدِهٖ لَیْلاً مِنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ إِلَی الْمَسْجِدِ الْأَقْصَی الَّذِیْ بَارَکْنَا حَوْلَهٗ لِنُرِیَهٗ مِنْ آیَاتِنَا إِنَّهٗ هُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ﴾(۱)

یعنی: ''پاک ہے وہ اللہ تعالیٰ جو اپنے بندے کو رات ہی رات مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک لے گیا، جس کے آس پاس ہم نے برکت دے رکھی ہے، تاکہ ہم اسے اپنی قدرت کے بعض نمونے دکھائیں، یقیناً اللہ تعالیٰ ہی خوب سننے دیکھنے والا ہے''۔

اور رسول اللہ ﷺ سے تواتر کے ساتھ منقول ہے کہ آپ کو اوپر آسمان کی طرف لے جایا گیا، اور آپ کے لئے اس کے دروازے کھولے گئے، یہاں تک کہ ساتویں آسمان سے بھی آگے بڑھے پھر اللہ عز وجل نے جس طرح چاہا آپ سے گفتگو کی، آپ پر پانچ نمازیں فرض ہوئیں، اللہ تعالیٰ نے ابتداء پچاس نمازیں فرض کی تھیں، بعد ازاں ہمارے نبی محمد ﷺ اپنے رب کی طرف برابر واپس جا کر کمی کی درخواست کرتے رہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اسے فرض کے لحاظ سے پانچ کر دیا اور ثواب میں پچاس نماز کے برابر کر دیا؛ کیونکہ نیکیوں کا ثواب دس گنا ملتا ہے، لہٰذا ان بے شمار اور ان گنت نعمتوں پر ہر قسم کی تعریف اور شکر اللہ ہی کے لیے زیبا ہے۔ (۲)

اور اسراء ومعراج والی رات میں جشن منانا یا اسے کسی ایسی عبادت کے ساتھ مخصوص کرنا جس کا ثبوت شریعت سے نہ ہو جائز نہیں ہے۔ جس کے چند اسباب ہیں:

نمبر۱: جس رات میں اسراء اور معراج کا واقعہ پیش آیا تھا اس رات کی تعیین میں کوئی صحیح خبر

---

(۱) سورۃ الاسراء: ۱۷/۱۔

(۲) دیکھئے ''التحذیر من البدع از علامہ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

منقول نہیں، رجب میں، نہ اس کے علاوہ کسی مہینے میں، چنانچہ کہا گیا ہے کہ آپ ﷺ کی نبوت کے پندرہ ماہ بعد معراج کا واقعہ پیش آیا تھا، اور یہ بھی مذکور ہے کہ ہجرت سے ایک سال پہلے ربیع الآخر کی ۲۷ تاریخ کو ہوا، اور ایک قول ہے کہ آپ کی نبوت کے پانچ سال بعد ہوا(۱) اور یہ بھی کہا گیا کہ ماہ ربیع الأول کی ستائیسویں تاریخ میں ہوا(۲) اور امام ابوشامہ رحمہ اللہ نے فرمایا: ”بعض قصہ بیان کرنے والوں سے منقول ہے کہ اسراء کا واقعہ رجب میں پیش آیا لیکن یہ اہل انصاف وتحقیق کے نزدیک بالکل جھوٹ ہے“ (۳) اور امام ابن قیم رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے کہ معلوم نہیں کہ اسراء کی رات کونسی رات تھی“ (۴)۔

علامہ عبدالعزیز بن باز رحمہ اللہ نے فرمایا: ”یہ رات جس میں اسراء ومعراج کا واقعہ پیش آیا اس کی تعیین کا ذکر صحیح حدیثوں میں نہیں آیا، رجب میں نہ اس کے علاوہ کسی مہینہ میں، اس کی تعیین کے متعلق جو کچھ بھی وارد ہے محدثین کے نزدیک نبی کریم ﷺ سے ثابت نہیں ہے اور لوگوں کو اس کے بھلا دینے میں اللہ تعالی کی بہترین حکمت ہے، اور اگر اس کی تعیین ثابت بھی ہو تو بغیر دلیل کسی قسم کی عبادت کے ساتھ اُسے مخصوص کرنا جائز نہیں (۵)۔

نمبر۲: مسلمانوں کے کسی اہل علم وایمان شخص سے اس کا پتہ نہیں چلتا کہ انھوں نے دوسری راتوں کے مقابلے میں اس رات کی کوئی فضیلت بتائی ہو، کیونکہ نبی کریم ﷺ اور آپ کے صحابہ کرام اور تابعین اور ان کے سچے متبعین نے اس کا جشن نہیں منایا اور نہ اُسے کسی عبادت کے ساتھ مخصوص کیا، نہ اس کا ذکر فرمایا، اگر اس کا جشن منانا کوئی شرعی عمل ہوتا تو رسول ﷺ اپنی امت کے لئے قول یا فعل کے ذریعہ اُسے ضرور بیان کر دیتے، اور اگر ایسا واقع ہوا ہوتا تو

---

(۱) دیکھئے: شرح مسلم از امام نووی ۲/ ۲۶۷-۲۶۸۔
(۲) دیکھئے: "کتاب الحوادث و البدع" از ابوشامہ ص:۲۳۲۔
(۳) سابق مرجع ص:۲۳۲، اور دیکھئے "تبیین العجب بما ورد فی شھر رجب" از ابن حجر ص: ۹، ۱۹، ۵۲، ۶۴، ۶۵۔
(۴) دیکھئے: "زاد المعاد فی ھدی خیر العباد" از ابن القیم ۱/ ۵۸۔
(۵) "التحذیر من البدع" ص: ۱۷۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

معروف ومشہور ہو جاتا اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہم تک پہونچا دیتے (۱)۔

نمبر ۳: اللہ تعالی نے اس امت کے لئے اس کا دین مکمل کر دیا اور نعمت تمام کر دی، اللہ عزوجل کا ارشاد ہے: ﴿اَلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا﴾ (۲)، یعنی: ''آج میں نے تمہارے لئے دین کو کامل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے لئے اسلام کے دین ہونے پر میں راضی ہو گیا''، اور اللہ سبحانہ وتعالی نے فرمایا: ﴿أَمْ لَهُمْ شُرَكَاءُ شَرَعُوا لَهُمْ مِنَ الدِّينِ مَا لَمْ يَأْذَنْ بِهِ اللَّهُ وَلَوْلَا كَلِمَةُ الْفَصْلِ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ وَإِنَّ الظَّالِمِينَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ﴾ (۳)، یعنی: ''کیا ان کے ایسے شرکاء ہیں (اللہ کے ساتھ) جنھوں نے ایسے احکام دین مقرر کر دیئے ہیں جن کا اللہ نے حکم نہیں دیا، اگر فیصلے کے دن کا وعدہ نہ ہوتا تو (ابھی) ان کے درمیان فیصلہ کر دیا جاتا، یقیناً ظالموں کے لئے ہی دردناک عذاب ہے۔''

نمبر ۴: نبی کریم ﷺ نے بدعات سے خبردار کیا ہے اور اس بات کی صراحت کر دی ہے کہ ہر بدعت گمراہی ہے اور وہ صاحب بدعت پر رد کر دی جاتی ہے، چنانچہ بخاری ومسلم میں حضرت عائشہ -رضی اللہ عنہا- سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: "من أحدث في أمرنا هذا ما ليس منه فهو رد" (۴)، یعنی: ''جس نے ہمارے اس دین میں ایسی کوئی چیز ایجاد کی جس کا تعلق اس سے نہیں ہے وہ مردود ہے۔'' اور مسلم کی ایک روایت میں ہے: "من عمل عملا ليس عليه أمرنا فهو رد" (۵)، یعنی: ''جس نے کوئی ایسا کام کیا جس کا ہم نے حکم نہیں دیا وہ مردود ہے'' اور سلف صالحین نے بدعات سے ڈرایا ہے، کیونکہ یہ دین میں اضافہ ہے اور ایسا حکم ہے جس کی اجازت اللہ تعالی اور اس کے رسول ﷺ نے نہیں دی ہے، اور

---

(۱) "زاد المعاد" از ابن القیم، ۱/۵۸، "التحذیر من البدع" از علامہ ابن باز، ص ۱۷۔

(۲) المائدۃ: ۵/۳۔

(۳) الشوری: ۴۲/۲۱۔

(۴) البخاری ۳/۲۲۲ حدیث نمبر ۲۶۹۷، مسلم ۳/۳۴۴ حدیث نمبر ۱۷/۸

(۵) مسلم، ۳/۳۴۴ حدیث نمبر ۱۷۱۸

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اللہ کے دشمن یہود ونصاریٰ کی مشابہت ہے جو اپنے دین میں اضافے کیا کرتے تھے۔(۱)

نمبر۴: پندرھویں شعبان کی شب میں جشن منانا:

امام محمد بن وضاح قرطبی نے اپنی سند کے ساتھ عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم کے واسطے سے نقل کیا ہے کہ انھوں نے کہا کہ میں نے اپنے مشائخ اور فقہاء میں سے کسی کو نہیں دیکھا کہ وہ پندرھویں شعبان کی رات کا اہتمام کرتے ہوں اور نہ انھیں مکحول کی (۲) حدیث بیان کرتے ہوئے پایا اور نہ وہ دوسری راتوں کے مقابلے میں اس رات کی کوئی فضیلت جانتے ہوں۔ (۳) اور امام ابو بکر طرطوشی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ''مجھے ابو محمد مقدسی نے خبر دیتے ہوئے کہا کہ: صلوٰۃ الرغائب نام کی یہ نماز جو رجب اور شعبان میں پڑھی جاتی ہے ہمارے یہاں بیت المقدس میں کبھی اس کا وجود نہیں تھا، سب سے پہلے ۴۴۸ھ میں ہمارے یہاں ایجاد ہوئی، نابلس کا ایک باشندہ ہمارے یہاں بیت المقدس میں آیا جو ابن ابو الحمراء کے نام سے معروف تھا، قرآن کی تلاوت بہت اچھی کرتا تھا، پندرھویں شعبان کو نماز پڑھنے

---

(۱) دیکھئے: ''التحذیر من البدع'' از ابن باز ص ۱۹

(۲) یعنی مکحول کی حدیث جسے ابن ابی عاصم نے ''السنة'' میں ۵۱۲ نمبر کے ساتھ نقل کیا ہے اور ابن حبان نے ۵۶۶۵ نمبر [۱۲/ ۴۸۱]، اور طبرانی نے الکبیر ۲۰/ ۱۰۹ میں، حدیث نمبر ۲۱۵، ابونعیم نے حلیہ میں ۵/ ۱۹۱، اور بیہقی نے شعب الایمان میں ۵/ ۲۷۲ حدیث نمبر ۶۶۲۸، معاذ بن جبل سے مرفوعاً روایت ہے، آپ نے فرمایا کہ ''يطلع الله إلى خلقه في ليلة النصف من شعبان فيغفر لجميع خلقه إلا لمشرك أو مشاحن'' یعنی: ''اللہ تعالیٰ پندرھویں شعبان کی شب میں اپنے بندوں پر نظر رحمت ڈالتا ہے چنانچہ مشرک اور کینہ پرور کے علاوہ سب کی بخشش فرما دیتا ہے۔'' شیخ البانی نے سلسلة الأحاديث الصحيحه میں فرمایا ہے کہ حدیث صحیح ہے جو صحابہ کی ایک جماعت سے مختلف سندوں سے مروی ہے جن میں بعض کو بعض سے تقویت پہونچتی ہے، اور وہ صحابہ کرام: معاذ بن جبل، ابو ثعلبہ خشنی، عبداللہ بن عمرو، ابو موسیٰ اشعری، ابو ہریرہ، ابو بکر صدیق، عوف بن مالک، اور عائشہ رضی اللہ عنہم ہیں، پھر ان آٹھوں سندوں کی تخریج فرمائی اور چار صفحات میں ان کے راویوں پر گفتگو کی ہے۔ میں مؤلف کہتا ہوں: اگر پندرھویں شعبان کی رات کی فضیلت کے متعلق یہ حدیث صحیح ہے جیسا کہ شیخ البانی فرماتے ہیں، لیکن اس سے اس رات میں قیام اور اس کے دن میں روزہ رکھنے کی تخصیص کا ثبوت نہیں ملتا مگر اتنا ہی جتنا مسلمان سال بھر مشروع عبادات بجالانے کے عادی ہیں کیونکہ تمام عبادات توقیفی ہیں (یعنی اللہ کی جانب سے مقرر کردہ ہیں)۔

(۳) ''كتاب فيه ما جاء في البدع'' از امام ابن وضاح، متوفی ۲۸۷ھ، ص ۱۰۰ نمبر ۱۱۹۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کے لئے کھڑا ہوا اس کے بعد ایک شخص نے اس کے پیچھے نیت باندھ لی پھر ان کے ساتھ تیسرا اور چوتھا بھی شامل ہو گیا، جب، ختم کیا تو ان کی ایک بڑی جماعت اکٹھا ہو گئی تھی، پھر آئندہ سال آیا تو اس کے ساتھ بہت زیادہ لوگوں نے نماز پڑھی، پھر آئندہ سال آیا تو اس کے ساتھ بہت بڑی تعداد نے نماز پڑھی اور مسجد بھر گئی، اور آج مسجد اقصیٰ، لوگوں کے گھروں اور ان کی قیامگاہوں میں یہ نماز اسطرح پھیل گئی گویا کہ سنت ہے"(۱)۔

اور امام ابن الوضاح نے اپنی سند سے نقل کیا ہے کہ ابن ابی ملیکہ سے کہا گیا کہ زیاد نمیری کہتا ہے کہ پندرہویں شعبان کی رات کا ثواب شب قدر کے ثواب کے برابر ہے تو ابن ابی ملیکہ نے کہا: "اگر میں اس سے یہ سنتا اور میرے ہاتھ میں لاٹھی ہوتی تو میں اس کو مار دیتا، اور زیاد ایک قاضی تھا۔"(۲) امام ابو شامہ شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: "اور پندرہویں شعبان کی نماز کا نام "الفیہ" اس لئے رکھا گیا کہ اس میں ایک ہزار بار ﴿قل هو الله أحد﴾ پڑھی جاتی ہے کیونکہ وہ ایک سو رکعت پڑھی جاتی ہے، ہر رکعت میں ایک بار سورۃ الفاتحہ اور دس بار سورۃ الاخلاص، اور یہ ایک بہت لمبی اور بوجھل نماز ہے جس کے بارے میں ضعیف اور موضوع روایات کے سوا نہ کوئی حدیث وارد ہے نہ اثر، اس سے عوام کے اندر بڑا فتنہ ہے، اور اس کے سبب ان تمام مساجد کے اندر جن میں یہ نماز پڑھی جاتی ہے روشنی کا اہتمام کیا جاتا ہے اور پوری رات یہ سلسلہ جاری رہتا ہے جس میں فسق و فجور کا دور دورہ ہوتا ہے، مرد و زن کا باہم اختلاط اور مختلف قسم کے فتنے جن کی شہرت کے باعث ان کے بیان کی حاجت نہیں، اور عوام میں جو عبادت گزار ہیں ان کا اس کے متعلق بڑا پختہ عقیدہ ہے، شیطان نے اُسے مسلمانوں کا اصلی شعار بنا کر ان کے لئے خوشنما بنا دیا ہے۔(۳)

---

(۱)"کتاب الحوادث و البدع" از طرطوشی متوفی ۴۷۴ھ ص ۲۶۶ نمبر ۲۳۸۔

(۲)"کتاب فیه ما جاء من البدع" از ابن وضاح ص ۱۰۱ نمبر ۱۲۰ اور اسے طرطوشی نے "کتاب الحوادث والبدع" میں ابن وضاح سے روایت کیا ہے ص ۲۶۳ نمبر ۲۳۵۔

(۳)"کتاب الباعث علی انکار البدع و الحوادث" از عبدالرحمٰن بن اسماعیل، المعروف با بوشامہ، المتوفی سنہ ۶۶۵ھ ص ۱۲۴۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حافظ ابن رجب نے ایک عمدہ گفتگو کے بعد فرمایا: ''اہل شام کے تابعین حضرات مثلاً خالد بن معدان، مکحول، لقمان بن عامر وغیرہ پندرہویں شعبان کی رات کی تعظیم کرتے تھے اوراس میں خوب عبادت کرتے تھے، اور انھیں سے لوگوں نے اس کی فضیلت اور تعظیم کا عمل اپنایا، اور کہا گیا ہے کہ اس کے متعلق انھیں کچھ اسرائیلی روایات ملی تھیں، چنانچہ جب ان کے واسطے سے شہروں میں اس کی شہرت ہوئی تو اس کی تعظیم کے بارے میں اختلاف ہوگیا، بعض لوگوں نے ان کی روایتوں کو قبول کرلیا اوراس کی تعظیم میں ان کی تائید کی، ان میں اہل بصرہ کے عبادت گذاروں کی ایک جماعت شامل تھی، اور حجاز کے اکثر علماء نے اس کا انکار کیا جن میں عطاء، ابن ابی ملیکہ شامل تھے، اسے عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم نے اہل مدینہ کے فقہاء سے نقل فرمایا ہے اور یہی امام مالک کے اصحاب وغیرہ کا قول ہے جنھوں نے کہا کہ: یہ سب بدعت ہے، اور علماء شام کے درمیان اس رات میں عبادت کے متعلق دو مختلف قول پائے جاتے ہیں:

پہلا قول: یہ ہے کہ اس رات کو مساجد میں جمع ہوکر عبادت کرنا اور پوری رات جاگنا مستحب ہے، خالد بن معدان، لقمان ابن عامر وغیرہ اس رات میں اچھے کپڑے ملبوس فرماتے، بخور استعمال کرتے، سُرمے لگاتے اور مسجد میں قیام فرماتے، اسحاق ابن راہویہ نے اس عمل میں ان کی تائید فرمائی ہے اور کہا ہے کہ مساجد میں اس رات کو قیام کرنا بدعت نہیں ہے۔ ان سے حرب کرمانی نے اپنے مسائل میں نقل کیا ہے۔

دوسرا قول: یہ ہے کہ اس رات کو مساجد میں نماز، قصہ گوئی اور دعا کے لئے جمع ہونا مکروہ ہے، لیکن کسی کا اپنے طور پر اس رات میں کوئی نماز پڑھنا مکروہ نہیں، اور یہ قول اہل شام کے عالم وفقیہ، امام اوزاعی کا ہے، اور یہی زیادہ صحیح ہے ان شاء اللہ تعالیٰ'' پھر کہا کہ: ''امام احمد سے پندرہویں شعبان کی شب کے متعلق کوئی قول نہیں ملتا، ان سے اس رات کے قیام کے سلسلہ میں دو روایتیں نقل کی جاتی ہیں، دونوں روایتیں ان سے عید کی رات کے قیام کے سلسلہ میں ہیں، ایک روایت میں ہے کہ جماعت کے ساتھ قیام کرنا مستحب نہیں ہے کیونکہ نبی کریم ﷺ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اور آپ کے صحابہ کرام سے منقول نہیں ہے، اور دوسری روایت میں اسے مستحب کہا ہے؛ اس لئے کہ اس پر عبدالرحمٰن بن یزید بن اسود کا عمل ہے جو تابعین میں سے ہیں، اسی طرح پندرہویں شعبان کی رات کے متعلق نبی کریم ﷺ اور آپ کے اصحاب کرام سے کچھ ثابت نہیں، اور تابعین کی ایک جماعت سے جن کا شام کے بڑے بڑے فقہاء میں شمار ہوتا ہے اس کے بارے میں ثبوت ملتا ہے۔(۱)

امام علامہ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز رحمہ اللہ نے فرمایا: ''امام اوزاعی رحمہ اللہ نے جو انفرادی طور پر اس رات میں قیام کو مستحب قرار دیا ہے اور اس قول کو حافظ ابن رجب نے اختیار کیا ہے تو وہ کمزور اور شاذ ہے، کیونکہ ہر وہ چیز جس کا شرعی دلائل سے مشروع ہونا ثابت نہ ہو مسلمان کے لئے جائز نہیں ہے کہ اُسے اللہ کے دین میں ایجاد کرے، خواہ اُسے انفرادی طور پر کرے یا اجتماعی طور پر، پوشیدہ کرے یا علی الاعلان کرے جیسا کہ نبی کریم ﷺ کے اس ارشاد کا عموم اس پر دلالت کرتا ہے: ''من عمل عملا ليس عليه أمرنا فهو رد'' (۲) یعنی: ''جس نے کوئی ایسا عمل کیا جس کا ہم نے حکم نہیں دیا وہ مردود ہے'' اور اس کے علاوہ ایسے دلائل موجود ہیں جو بدعات کے انکار اور ان سے ہوشیار رہنے پر دلالت کرتے ہیں'' (۳) امام ابن وضاح، امام طرطوشی، امام عبدالرحمٰن بن اسماعیل جو ابوشامہ کے نام سے مشہور ہیں اور حافظ ابن رجب اور اس زمانہ کے امام عبدالعزیز بن باز رحمہم اللہ کے مذکورہ اقوال سے واضح ہے کہ پندرہویں شعبان کی رات میں کوئی نماز ہو یا اس کے علاوہ غیر مشروع عبادت سب بدعت ہیں، اللہ کی کتاب، نبی کی سنت سے اس کا کوئی ثبوت نہیں ملتا، اور نہ صحابہ کرام میں سے کسی نے اس پر عمل کیا ہے۔

---

(۱) ''لطائف المعارف'' از ابن رجب ص ۲۶۳

(۲) مسلم، ۳/ ۳۴۴ حدیث نمبر ۱۷۱۸

(۳) ''التحذير من البدع'' ص ۲۶

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

نمبر ۵: تبرک:

تبرک کا معنی برکت طلب کرنا ہے، اور کسی چیز سے برکت حاصل کرنے کا مطلب کسی کے واسطہ سے برکت چاہنا ہے۔(۱) اس میں شک نہیں کہ جملہ خیر و برکت اللہ عزوجل کے ہاتھ میں ہے، اور اللہ تعالی نے اپنی مخلوقات میں سے بعض کے لئے جو فضیلت اور برکت چاہی مخصوص فرمائی، اور برکت کا اصلی معنی باقی رہنا اور لازم ہونا ہے، بڑھنے اور زیادہ ہونے پر بھی بولا جاتا ہے، اور تبریک دعا دینے کو کہتے ہیں، اور کہا جاتا ہے: "برک علیه" یعنی اس کے لئے برکت کی دعا کی، اور کہا جاتا ہے: "بارک الله الشیء، وبارک فیه أو بارک علیه" یعنی اس میں برکت رکھ دی، اور "تبارک" کا لفظ اللہ کے سوا کسی کے لئے استعمال نہیں کیا جاتا، چنانچہ "تبارک فلان" نہیں کہا جائے گا، کیونکہ اس کا مطلب ہوگا "عظم" یعنی بہت عظمت والا ہو گیا، اور یہ صفت اللہ عزوجل کے سوا کسی کے لئے زیبا نہیں ہے، اور "الیمن" کا معنی برکت ہے، لہٰذا "البرکة" اور "الیمن" دو مترادف الفاظ ہیں، قرآن کریم کے الفاظ کے معانی سے ظاہر ہوتا ہے کہ برکت سے مراد چند امور ہیں، ان میں سے بعض یہ ہیں:

۱- خیر کی بقاء اور اس کی ہمیشگی۔

۲- خیر کی زیادتی اور اس میں اضافہ اور برابر اسکا جاری رہنا

۳- تبارک کی صفت اور اس کی نسبت اللہ کے سوا کسی کے لئے نہیں ہوسکتی، ابن القیمؒ نے ذکر کیا ہے کہ "تبارکه سبحانه وتعالی" کا معنی: اس کے جود و سخاء کی ہمیشگی، اس کے خیر کی کثرت، اسکی بلندی، بزرگی، عظمت، تقدس اور ہر قسم کی بھلائی اسی کی طرف سے آنا، اور اپنی مخلوقات میں سے جس پر چاہے اپنی برکت نازل فرمانا اور الفاظ قرآن سے یہی معنی ذہن میں آتا ہے کہ یہ (لفظ برکت) ان تمام معانی پر دلالت کرتا ہے۔(۲)

---

(۱) دیکھئے "النهایة فی غریب الحدیث" از ابن الاثیر، باب الباء مع الراء مادة "برک" ۱/۱۲۰، اور "التبرک أنواعه و أحکامه" از ڈاکٹر ناصر الجدیع، ص ۳۰

(۲) دیکھئے: جلاء الأفہام ص ۱۸۰، اور تیسیر الکریم الرحمٰن فی تفسیر کلام المنان از سعدی ۳/۳۹۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

برکت والے امور کے بعض اقسام:

نمبر۱: قرآن کریم مبارک ہے: یعنی بہت زیادہ خیر و برکت والا ہے، کیونکہ اس میں دنیا اور آخرت کی بھلائی ہے، اور قرآن سے برکت اس طرح حاصل ہوگی کہ اُسے اس طرح تلاوت کیا جائے جس طرح اس کی تلاوت کا حق ہے اور اس کی باتوں پر اس طرح عمل کیا جائے جو اللہ عز وجل کو راضی کر دے۔

نمبر۲: رسول اللہ ﷺ مبارک ہیں، اللہ تعالیٰ نے آپ کے اندر برکت رکھی ہے، اور یہ برکت دو قسم کی ہے:

(ا) معنوی برکت: یہ وہ برکت ہے جو دنیا اور آخرت میں آپکی رسالت کی برکتوں سے حاصل ہوتی ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ساری دنیا والوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے، اور لوگوں کو (باطل کے) اندھیروں سے نکال کر (ہدایت کی) روشنی کی طرف رہنمائی فرمادی ہے، اور ان کے لئے پاکیزہ چیزوں کو حلال فرمادیا اور گندی چیزوں کو ان کے لئے حرام کر دیا، رسولوں کا سلسلہ آپ پر ختم کر دیا، اور آپ کا دین آسانی اور نرمی پر مشتمل ہے۔

(ب) حسّی برکت: اور اس کی دو قسمیں ہیں:

پہلی قسم: وہ برکت جو آپ کے افعال میں ہے، اور یہ آپ کے وہ غالب معجزات ہیں جو آپ کی صداقت پر دلالت کرتے ہیں۔

دوسری قسم: وہ برکت جو آپ ﷺ کی ذات اور آپ کے ظاہری آثار میں تھی: اور یہ وہ برکت تھی جو اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کے لئے مخصوص فرمادی تھی، اسی لئے صحابہ کرام آپ کی حیات طیبہ میں آپ کی ذات سے اور وفات کے بعد آپ کے جسم پاک کے باقیماندہ آثار سے برکت حاصل کرتے تھے۔(۱)

چونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے اندر برکت رکھدی تھی اس لئے آپ کی حیات طیبہ

---

(۱) دیکھئے: "التبرک: أنواعه و أحكامه" از ڈاکٹر ناصر الجدیع ص ۲۱-۶۹

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

میں آپ کی ذات سے تبرک حاصل کرنے پر اللہ تعالیٰ کی کسی مخلوقات کو قیاس نہیں کیا جاسکتا، اس میں شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے انبیاء کرام، فرشتے اور نیک لوگوں کے اندر برکت رکھی ہے لیکن دلیل نہ ہونے کے باعث ان سے تبرک حاصل نہیں کیا جاسکتا؛ اور اسی طرح بعض مقامات مبارک ہیں مثلاً تین مسجدیں: مسجد حرام، مسجد نبوی اور مسجد اقصی اور اس کے بعد تمام مساجد، اور اللہ تعالیٰ نے بعض اوقات کے اندر برکت رکھی ہے جیسے رمضان، شب قدر، ذی الحجہ کے دس دن، حرام مہینے اور سوموار، جمعرات اور جمعہ کے ایام اور رات کے آخری تہائی حصے میں اللہ عزوجل کے نزول کا وقت اور ان کے علاوہ مبارک ساعتیں ہیں جن سے مسلمان برکت حاصل نہیں کرتا، وہ صرف ان اوقات میں اپنے نیک اور مشروع اعمال کے ذریعہ اللہ تعالیٰ سے برکت طلب کرتا ہے(۱)۔

نمبر۳: دیگر مبارک چیزیں: جیسے آب زمزم اور بارش کا پانی؛ کیونکہ اس کی یہ برکت ہے کہ لوگ اور جانور و چوپائے اسے پیتے ہیں، اور پھل اور درخت سیراب ہوتے ہیں، پھلوں اور درختوں کا اگنا ہے، اور زیتون کا درخت مبارک ہے، دودھ مبارک ہے، گھوڑا مبارک ہے، بکری مبارک ہے اور کھجور کا درخت مبارک ہے(۲)۔

برکت حاصل کرنے کے جائز امور

۱- اللہ کے ذکر اور قرآن پاک کی تلاوت کے ذریعہ تبرک حاصل کرنا، اور یہ جائز طریقہ سے ممکن ہے، اور وہ مشروع طریقہ زبان، دل اور قرآن وسنت پر عمل کے ذریعہ اللہ عزوجل سے برکت طلب کرنے کا نام ہے؛ کیونکہ اس کی برکتوں میں سے اطمینان قلب، بندگی پر دل کی پختگی، بہت سی آفتوں سے شفایابی، دنیا اور آخرت کی سعادت، گناہوں سے معافی اور سکونت کا نزول ہے، اور اسی طرح قرآن پاک اپنے پڑھنے والوں کے لئے قیامت کے دن سفارشی ہوگا، اور قرآن کو گھر میں یا گاڑی میں رکھنے سے برکت نہیں ہوتی، برکت

(۱) دیکھئے: "التبرك: أنواعه وأحكامه" از ڈاکٹر ناصر الجدیع ص ۷۰-۱۸۲

(۲) دیکھئے: "التبرك: أنواعه وأحكامه" از ڈاکٹر ناصر الجدیع ص ۱۸۳-۱۹۷

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

صرف تلاوت اوراس پر عمل کرنے سے ہوتی ہے(۱)۔

۲- نبی کریم ﷺ کی ذات کے ذریعہ آپ ﷺ کی زندگی میں مشروع طریقہ سے تبرک حاصل کرنا؛ کیونکہ نبی ﷺ کی ذات اور آپ کی ذات سے جو چیز متصل تھی وہ مبارک تھی، یہی وجہ ہے کہ صحابہ- رضی اللہ عنہم- نے آپ کی ذات سے تبرک حاصل کیا تھا، اس کی مثالوں میں سے ایک وہ حدیث ہے جو حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انھوں نے کہا کہ: ''رسول اللہ ﷺ دوپہر کے وقت بطحاء کے طرف نکلے اور وضو فرمایا پھر دو رکعت ظہر اور دو رکعت عصر کی نماز ادا فرمائی، اور لوگ اٹھ کر آپ کے دونوں ہاتھوں کو تھام کر اپنے چہروں پر ملنے لگے، انھوں نے کہا میں نے آپ کے دستِ مبارک کو پکڑا اور اُسے اپنے چہرے پر رکھا تو یہ برف سے زیادہ ٹھنڈا تھا اور مشک سے زیادہ خوشبودار تھا(۲)، اور حضرت انس- رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ منی میں جمرہ کے پاس آئے اور اُسے کنکری ماری پھر منی میں اپنی قیامگاہ پر تشریف لائے اور قربانی کی، اس کے بعد آپ نے حلاق سے فرمایا: ''خذ'' (یعنی بال کاٹو) اور اپنے دائیں جانب اشارہ فرمایا، پھر بائیں، پھر لوگوں کو اُسے دینے لگے، اور ایک روایت میں ہے ''پھر ابوطلحہ انصاریؓ کو بلایا اور اُسے ان کو دیا، پھر بایاں جانب حلاق کی طرف کیا اور فرمایا: ''احلق'' (یعنی بال کو استرے سے بناؤ) تو اس نے صاف کیا اور آپ نے اُسے ابوطلحہؓ کو دیا اور ارشاد فرمایا ''أقسمه بين الناس'' (یعنی اُسے لوگوں کے درمیان تقسیم کردو)'' (۳)۔

اور صحابہ کرام آپ کے کپڑوں، انگلیاں رکھنے کی جگہوں، وضوء کے پانی اور آپ

---

(۱) دیکھئے: ''التبرک أنواعه وأحكامه''، از ڈاکٹر ناصر الجدیع ص ۲۰۱-۲۴۱

(۲) بخاری، کتاب المناقب، باب صفۃ النبی ﷺ ۴/۲۰۰ حدیث نمبر ۳۵۵۳۔

(۳) مسلم، کتاب الحج، ''باب بيان أن السنة يوم النحر أن يرمي، ثم ينحر، ثم يحلق والإبتداء في الحلق بالجانب الأيمن من رأس المحلوق'' ۲/۹۴۷، نمبر ۱۳۰۵۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کے بچے ہوئے پینے کے پانی سے برکت حاصل کیا کرتے تھے، جس کا ذکر بہت ہے(۱)، اور وہ لوگ ان اشیاء سے برکت حاصل کرتے تھے جو آپ سے جدا ہوتیں مثلاً بال اور وہ چیزیں جو آپ نے استعمال کیں اور آپ کے بعد باقی رہ گئی تھیں جیسے کپڑے، برتن، اور جوتے اور اس کے علاوہ جو آپ کے جسم مبارک سے متصل تھیں۔(۲)

آپ ﷺ کے علاوہ ہستیوں کو آپ پر قیاس نہیں کیا جا سکتا، کیونکہ یہ منقول نہیں ہے کہ آپ نے اپنے علاوہ صحابہ کرام -رضی اللہ عنہم- یا ان کے علاوہ کسی سے تبرک حاصل کرنے کا حکم دیا ہو، اور صحابہ کرام سے بھی یہ منقول نہیں کہ انھوں نے یہ عمل آپ کے علاوہ کسی کے ساتھ کیا ہو نہ آپ کی زندگی میں نہ موت کے بعد، نہ تو سب سے پہلے اسلام لانے والے مہاجرین و انصار کے ساتھ، نہ ہدایت یاب خلفائے راشدین کے ساتھ، نہ ان دس لوگوں کے ساتھ جنھیں دنیا ہی میں جنت کی بشارت دیدی گئی تھی، امام شاطبی رحمہ اللہ نے فرمایا: "نبی علیہ الصلوٰۃ و السلام کی وفات کے بعد صحابہ -رضی اللہ عنہم- سے آپ کے بعد ہونے کے اعتبار سے اُس قسم کا کوئی عمل صادر نہیں ہوا جبکہ آپ نے اپنے بعد امت میں ابوبکر -رضی اللہ عنہ- سے افضل کسی کو نہیں چھوڑا، وہ آپ کے خلیفہ تھے اور ان کے ساتھ اس قسم کا کوئی عمل نہیں کیا گیا، نہ عمر -رضی اللہ عنہ- کے ساتھ جو ان کے بعد امت میں سب سے افضل تھے، پھر اسی طرح حضرت عثمانؓ پھر حضرت علیؓ، پھر تمام صحابہ کرام جن سے امت میں کوئی افضل نہیں، پھر ان میں سے کسی ایک سے صحیح اور معروف سند سے ثابت نہیں کہ ان طریقوں یا اس قسم کے کسی طریقہ سے کسی تبرک حاصل کرنے والے نے ان سے تبرک حاصل کیا ہو،(۳) اور اس میں شک نہیں کہ علماء کرام کے علم سے استفادہ اور ان کی دعا و وعظ سننا، ان کی مجالس ذکر کی فضیلت حاصل کرنا بہت خیر و برکت اور بڑی مفید چیز ہے، لیکن ان کی ذاتوں سے تبرک حاصل نہیں کیا جائیگا، صرف ان کے

(۱) دیکھئے: "التبرک أنواعه و أحكامه" از ڈاکٹر جدیع ص ۲۴۸-۲۵۰۔
(۲) دیکھئے: "التبرک أنواعه و أحكامه" از ڈاکٹر جدیع ص ۲۵۲-۲۶۰
(۳) "الإعتصام" از شاطبی، ۲/۸، ۹، اور دیکھئے: "التبرک أنواعه و أحكامه"، از ڈاکٹر الجدیع ص ۲۶۱-۲۶۹

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

صحیح علم کے مطابق عمل کیا جائیگا،اوران میں سے عامل بالسنۃ کی اتباع کی جائیگی۔(۱)

۳-آب زمزم پی کر تبرک حاصل کرنا؛ کیونکہ وہ زمین کا سب سے بہتر پانی ہے،اس کو پینے سے شکم سیری ہو جاتی ہے،کھانا کھانے کی حاجت نہیں رہتی،اور اُسے نیک نیتی کے ساتھ پی کر بیماریوں سے شفا حاصل کی جاتی ہے،کیونکہ اس سے وہ تمام مرادیں بر آتی ہیں جن کے لئے وہ پیا جائے،نبی کریم ﷺ نے آب زمزم کے بارے میں ارشاد فرمایا ہے کہ:"إنها مباركة،إنها طعام طُعُم[وشفاء سقيم]" (۲) یعنی:"بیشک یہ مبارک ہے،بھوکے کیلئے کھانا اور بیمار کے لئے شفا ہے" اور حضرت جابر-رضی اللہ عنہ- سے مرفوعاً روایت ہے:"ماء زمزم لما شرب له"(۳)،یعنی:"زمزم کا پانی جس ارادے سے پیا جائے وہ پورا ہوتا ہے۔

بیان کیا جاتا ہے کہ نبی کریم ﷺ زمزم کا پانی چمڑے کے برتنوں اور مشک میں لے جاتے،مریضوں پر چھڑکتے اور انھیں پلاتے تھے۔(۴)

۴-بارش کے پانی سے تبرک حاصل کرنا،اس میں شک نہیں کہ بارش کا پانی بابرکت ہوتا ہے،کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس میں برکت رکھی ہے،انسان،چوپائے،جانور اسے پیتے ہیں،درخت اور پھل اس سے نکلتے ہیں،اللہ تعالیٰ نے اس کے ذریعہ ہر چیز کو زندگی بخشی ہے، حضرت انس-رضی اللہ عنہ- سے مروی ایک حدیث سے ثابت ہے جس میں انھوں نے ذکر کیا ہے کہ ہم لوگ نبی کریم ﷺ کے ہمراہ تھے اور بارش ہونے لگی تو آپ ﷺ نے اپنے جسم

---

(۱) دیکھئے:"التبرك أنواعه وأحكامه"،ص ۲۶۹-۲۷۸

(۲) مسلم،"كتاب فضائل الصحابه"، باب من فضائل أبي ذر رضي الله عنه،۴/۱۹۲۲ حدیث نمبر ۲۴۷۳،اور بریکٹ والا ٹکڑا بزار،بیہقی اور طبرانی کے نزدیک ہے،ہیثمی نے مجمع الزوائد میں کہا ہے کہ اس کے رجال ثقہ ہیں،۳/۲۸۶

(۳) ابن ماجہ،"كتاب المناسك"، باب الشرب من زمزم ۲/۱۰۱۸،حدیث نمبر ۳۰۶۲ البانی نے صحیح ابن ماجہ ۲/۱۸۳ اور "ارواء الغليل" ۴/۳۲۰ میں اسے صحیح کہا ہے۔

(۴) اسی طرح ترمذی نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کتاب الحج،باب حدثنا أبو كريب ۳/۲۸۶ حدیث نمبر ۹۶۳،بیہقی،۵/۲۰۲ شیخ البانیؒ نے صحیح سنن ترمذی ۱/۲۸۴،اور الأحاديث الصحيحة، ۲/ ۵۷۲ میں اسے صحیح کہا ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

مبارک کے بعض حصے سے کپڑا ہٹالیا(۱) یہاں تک کہ آپ پر بارش کا پانی گر گیا، ہم نے کہا: یا رسول اللہ آپ نے ایسا کیوں کیا؟ آپ نے ارشاد فرمایا:"لأنه حديث عهد بربه" (۲) یعنی: "کیونکہ یہ اپنے رب کے پاس سے نئی نئی آئی ہے۔"

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ:"حديث عهد بربه" کا معنی اس کے رب نے اُسے ایجاد کیا ہے، اور اس کا مطلب یہ ہے کہ بارش رحمت ہے اور یہ اللہ تعالی کی قریبی زمانہ کی پیدا کردہ ہے، لہٰذا اس سے برکت حاصل کی جائے۔"(۳)۔

چند ممنوع تبرک جو مندرجہ ذیل ہیں:۔

۱- نبی کریم ﷺ کی وفات کے بعد آپ ﷺ سے تبرک حاصل کرنا دوصورتوں کے علاوہ ممنوع ہے:

پہلی صورت: آپ پر ایمان لانے، آپ کی اطاعت و پیروی سے تبرک حاصل کرنا، جو ایسا کرے گا اُسے بہت زیادہ بھلائی، اجرِ عظیم اور دنیا و آخرت کی سعادت میسر ہوگی۔

دوسری صورت: آپ کی ان باقیماندہ اشیاء سے تبرک حاصل کرنا جو آپ کی ذات مبارک سے جدا تھیں: مثلاً آپ کے کپڑے، بال اور برتن جن کا ذکر پہلے گزر چکا ہے، اس کے علاوہ تبرک مشروع نہیں ہے، لہذا آپ کی قبر سے تبرک حاصل نہیں کیا جائیگا، نہ آپ کی قبر کی زیارت کیلئے سفر اختیار کیا جائے گا، صرف تین مساجد میں سے کسی کی زیارت کے لئے سفر کیا جاسکتا ہے: مسجد حرام، مسجد اقصیٰ، مسجد نبوی، آپ کی قبر شریف کی زیارت صرف ان لوگوں کے لئے مستحب ہے جو مدینہ منورہ میں موجود ہوں، یا مسجد کی زیارت کرے اس کے بعد آپ کی قبر کی زیارت کرے، اور زیارت کا طریقہ یہ ہے: جب مسجد میں داخل ہو تو تحیۃ المسجد کی

---

(۱) ہٹالیا:"حسر" کا ترجمہ ہے جس کے معنی "كشف بعض بدنه" یعنی بعض جسم کو کھول دیا۔ شرح مسلم للنووی، ۶/ ۴۴۸۔

(۲) مسلم،"کتاب صلوة الإستسقاء"، باب الدعاء فی الإستسقاء، ۲/ ۶۱۵، حدیث نمبر ۸۹۸۔

(۳) شرح صحیح مسلم از امام نووی، ۶/ ۴۴۸۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

نماز ادا کرے پھر قبر کی طرف جائے اور حجرہ کی طرف چہرہ کر کے ادب سے کھڑا ہو جائے پھر پست آواز میں ادب سے کہے: " السلام علیک یا رسول اللّٰہ" حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اس سے زیادہ نہیں کہتے تھے، اگر "السلام علیک یا رسول اللّٰہ" سے زائد "یا خیرة اللّٰہ من خلقہ، أشھد أنک رسول اللّٰہ حقاً، وأنک قد بلّغت الرسالة، وأدیت الأمانة، وجاھدت فی اللّٰہ حق جھادہ، ونصحت الأمة"

یعنی: "یا رسول آپ پر سلام ہو، اے اللہ کی مخلوقات میں سب سے بہتر، میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے سچے رسول ہیں، یقیناً آپ نے اللہ کا پیغام پہونچا دیا اور اس امانت کو بخوبی ادا کر دیا، اور اللہ کے لئے جہاد کا پورا پورا حق ادا کر دیا، اور امت کی خیر خواہی فرمادی۔" کہے تو اس میں کوئی حرج نہیں؛ کیونکہ یہ آپ کی بعض صفات ہیں (۱)، اور قبر کے پاس اس خیال سے دعا نہ مانگے کہ وہاں دعا قبول ہوتی ہے، نہ آپ سے سفارش طلب کرے نہ قبر کو چھوئے، نہ اُسے اور اس کی دیواروں کو چومے، نہ ان مقامات سے تبرک حاصل کرے جہاں آپ بیٹھے ہوں یا نماز پڑھی ہو، نہ ان راستوں سے جس پر آپ چلے ہوں، نہ اس جگہ سے جہاں آپ کے اوپر وحی نازل ہوئی ہے، نہ آپ کی جائے ولادت اور شب میلاد سے، نہ اس رات سے جس میں آپ کو اسراء اور معراج ہوئی، نہ ہجرت کی یادگار سے، نہ اس کے علاوہ کسی ایسی چیز سے جس کا اللہ اور اس کے رسول نے حکم نہ دیا ہو (۲)۔

۲- بزرگوں سے تبرک، ممنوع تبرک میں داخل ہے، لہٰذا ان کی ہستیوں، آثار، عبادت کے مقامات، قیامگاہوں اور ان کی قبروں سے تبرک حاصل نہیں کیا جائیگا، اور نہ ان کی زیارت کے لئے رخت سفر باندھا جائیگا، نہ اس کے قریب نماز پڑھی جائیگی، نہ ان کے نزدیک حاجات طلب کی جائیگی، نہ اُسے ہاتھ لگایا جائیگا، نہ وہاں اعتکاف کیا جائیگا، نہ ان کی میلاد وغیرہ سے تبرک حاصل کیا جائے گا، جو شخص ان کا تقرب حاصل کرنے کے لئے ایسا

(۱) دیکھئے: "مجموع فتاوی ابن باز فی الحج و العمرة"، ۲۸۹/۵

(۲) دیکھئے: "التبرک أنواعه وأحکامه"، از ڈاکٹر جدیع ص ۳۱۵-۳۸۰

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کرے گا تو وہ اللہ کے ساتھ سب سے بڑے شرک کا ارتکاب کرے گا، اگر وہ اعتقاد رکھتا ہو کہ وہ نفع اور نقصان پہونچاتے ہیں یا عطا کرتے یا روکتے ہیں، رہے وہ لوگ جو اللہ تعالی سے برکت کی امید لگا کر ان سے تبرک حاصل کرتے ہیں تو وہ ایک نہائی ناپسندیدہ بدعت اور بدتر عمل کا ارتکاب کرتے ہیں(۱)۔

۳- پہاڑوں اور مقامات سے تبرک، ممنوع تبرک میں داخل ہے؛ کیونکہ یہ نبی کریم ﷺ کے طریقہ کے خلاف ہے، اور ان سے تبرک حاصل کرنا، ان پہاڑوں اور مقامات کی تعظیم کا سبب بنتا ہے، اور خانہ کعبہ کے طواف اور حجر اسود کے بوسہ پر اُسے قیاس کرنا جائز نہیں؛ کیونکہ یہ اللہ تعالی کی توقیفی عبادت ہے، اور خانہ کعبہ میں حجر اسود اور رکن یمانی کے سوا کسی کو چھونا نہیں ہے، کیونکہ نبی کریم ﷺ نے ارکان میں سے ان دونوں یمانی رکنوں کے علاوہ کسی کو ہاتھ نہیں لگایا، علماء کا اس پر اتفاق ہے(۲)

امام ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ: ''حجر اسود اور رکن یمانی کے سوا روئے زمین پر ایسی کوئی جگہ نہیں جس کا بوسہ لینا اور چھونا مشروع ہو اور اس سے گناہ جھڑتے ہوں'' (۳)، نیز انھوں نے مکہ مکرمہ کی خصوصیات پر گفتگو کرتے ہوئے فرمایا کہ: ''مکہ کے سوا روئے زمین پر ایسا کوئی ٹکڑا نہیں ہے جس کے لئے سعی کرنا اور اس میں موجود گھر کا طواف کرنا ہر صاحب قدرت پر واجب ہو'' (۴)، اور شیخ الاسلام (ابن تیمیہ) نے غیر کعبہ کے طواف کا حکم یوں بیان فرمایا ہے: ''رہا اس کا طواف کرنا تو یہ حرام بدعتوں میں سب سے بڑھ کر ہے، جس نے اُسے دین بنالیا اس سے توبہ کرائی جائیگی، اگر توبہ کرلیا (تو بہتر) ورنہ اسے قتل کر دیا جائیگا'' (۵)، مقام ابراہیم، حِجر (اسماعیل) اور مسجد حرام کی دیواروں میں سے کسی کا بوسہ لینا

(۱) دیکھئے: "التبرک أنواعه وأحكامه"، از ڈاکٹر جدیع ص ۳۸۱-۴۱۸

(۲) دیکھئے: " اقتضاء الصراط المستقیم"، ابن تیمیہ، ۲/۷۹۹

(۳) "زاد المعاد فی هدی خیر العباد"، ۱/۴۸

(۴) سابق مرجع ۱/۴۸

(۵) مجموع فتاوی ابن تیمیہ ۲۶/۱۲۱

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اور چھونا جائز نہیں ہے، اور نہ جبل حراء سے برکت حاصل کرنا جائز ہے جسے جبل نور کہا جاتا ہے، نہ اس کی زیارت مشروع ہے نہ اس پر چڑھنا، نہ نماز کے لئے اس کا قصد کرنا، اسی طرح نہ جبل ثور سے تبرک حاصل کیا جائے گا نہ اس کی زیارت مشروع ہے اور نہ جبل عرفات، جبل ابی قبیس، جبل ثبیر کی، نہ (مکہ کے) گھروں کی جیسے دار ارقم وغیرہ، اور طور پہاڑ کی زیارت مشروع ہے نہ اس کے لئے رخت سفر باندھنا، نہ درختوں اور پتھروں وغیرہ سے تبرک حاصل کرنا۔(۱)

ممنوع تبرک کے اسباب: دین سے ناواقفیت، بزرگوں کے متعلق مبالغہ آرائی، کفار کی نقالی، پرانے مکانوں کی تعظیم ہیں۔(۲)

ممنوع تبرک کے اثرات بہت زیادہ ہیں، ان میں سے چند یہ ہیں:

شرک اکبر: ان اثرات میں سب سے بڑا اور انتہائی خطرناک ہے، جب تبرک بذات خود شرک ہو اور شرک کی جانب لے جانے والا ہو تو وہ شرک اکبر کے وسائل میں شمار ہوتا ہے، اور ممنوع تبرک کے اثرات میں دین کے اندر بدعت کی ایجاد، گناہوں کا ارتکاب، انواع و اقسام کے جھوٹ میں ملوث ہونا، قرآن وحدیث کے اندر تحریف کرنا اور ان سے ایسا مطلب نکالنا جن کا وہ معنی نہیں، سنتوں کو پامال کرنا، جاہلوں کو دھوکا دینا، نسلوں کو برباد کرنا، یہ تمام امور حرام اور قابل مذمت تبرک کے بعض آثار ہیں۔

ممنوع تبرک سے مقابلہ کرنے کے بعض وسائل:

علم کی نشر و اشاعت کرنا، راہ حق کی دعوت دینا، تبرک کے نقوش اور مبالغہ آرائی کے ذرائع کا خاتمہ کرنا اور ان (ممنوع تبرک) کے تمام وسائل کو پاش پاش کر دینا۔(۳)

---

(۱) دیکھئے: "التبرک أنواعه وأحكامه"، از ڈاکٹر جدیع، ص ۴۱۹-۴۶۴

(۲) دیکھئے: سابق مرجع ۴۲۰-۴۸۱

(۳) دیکھئے: "التبرک أنواعه وأحكامه" از ڈاکٹر جدیع ص ۴۸۳-۵۰۶، اور "اقتضاء الصراط المستقيم" از ابن تیمیہ ص ۷۹۵-۸۰۲، اور "كتاب التوحيد" از علامہ ڈاکٹر صالح الفوزان ص ۹۳

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

علامہ السعدی رحمۃ اللہ علیہ نے ''کتاب التوحید'' پر اپنی تعلیق کے ضمن میں اس مسئلہ کے متعلق کہ، درخت یا پتھر وغیرہ سے تبرک حاصل کرنے والوں کا حکم کیا ہے؟ فرمایا ہے:

''یقیناً یہ شرک میں داخل ہے اور مشرکوں کے اعمال میں سے ہے، کیونکہ علماء کرام کا اس بات پر اتفاق ہے کہ درختوں، پتھروں، آستانوں، درگاہوں وغیرہ میں سے کسی سے تبرک حاصل کرنا جائز نہیں ہے کیونکہ یہ تبرک ان کے بارے میں حد درجہ مبالغہ آرائی ہے، اور یہ آہستہ آہستہ ان کو پکارنے اور ان کی عبادت کی طرف لیجائیگا، اور یہی شرک اکبر ہے، جیسا کہ اس پر حدیث کا منطبق ہونا پہلے گزر چکا ہے، اور اس کا اطلاق تمام چیزوں پر ہوتا ہے یہاں تک کہ مقام ابراہیم، نبی کریم ﷺ کے حجرہ مبارکہ، بیت المقدس کے صخرہ، اور ان کے علاوہ مقدس مقامات، رہا حجر اسود کا چھونا اور اس کو بوسہ دینا، اور کعبہ شریف کے رکن یمانی کو چھونا تو یہ اللہ کی بندگی اور اس کی تعظیم ہے اور اس کی بڑائی کے سامنے جھکنا ہے جو بندگی کی روح ہے، لہٰذا یہ خالق کی تعظیم اور اس کے لئے بندگی کا اظہار ہے، اور وہ مخلوق کی تعظیم اور اس کی عبادت ہے، اور دونوں چیزوں میں وہی فرق ہے جو اللہ کے پکارنے یعنی اخلاص و توحید، اور مخلوق کے پکارنے یعنی شرک و مثیل کے درمیان ہے(۱)۔

نمبر ۶: مختلف منکر بدعات، بہت زیادہ ہیں:

ان میں سے سب نہیں چند کا ذکر بطور مثال مندرجہ ذیل ہے:-

۱- بلند آواز سے نیت کرنا: مثلاً مسلمان یہ کہے کہ: میں نے نیت کی کہ اللہ کے لئے اتنی اتنی نمازیں پڑھوں گا، یا میں نے نیت کی کہ اللہ تعالیٰ کے لئے آج فرض یا نفل روزہ رکھوں گا یا میں نے نیت کی کہ وضوء کروں گا، یا میں نے نیت کی کہ غسل کروں گا یا اسی قسم کی چیزیں، اور اس طرح الفاظ میں نیت کرنا بدعت ہے کیونکہ نبی کریم ﷺ کا یہ طریقہ نہیں ہے؛ اور اس لئے کہ اللہ عزوجل کا فرمان ہے: ﴿قُلْ أَتُعَلِّمُونَ اللَّهَ بِدِينِكُمْ وَاللَّهُ يَعْلَمُ مَا فِي

---

(۱) "القول السدید فی مقاصد التوحید"ص ۵۱

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

السَّمٰوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ﴾ (۱)،

یعنی: ''آپ فرما دیجئے: کہ کیا تم اللہ تعالیٰ کو اپنی دینداری سے آگاہ کر رہے ہو، اللہ ہر اس چیز سے جو آسمانوں میں اور زمین میں ہے بخوبی آگاہ ہے، اور اللہ ہر چیز کا جاننے والا ہے۔''

نیت کی جگہ دل ہے، اور یہ دل کا فعل ہے زبان کا نہیں، حافظ ابن رجب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ: ''یہ نیت دل کے ارادے کا نام ہے، کسی بھی عبادت کے متعلق جو کچھ دل میں ہے اُسے الفاظ میں ادا کرنا واجب نہیں ہے۔'' (۲)

۲-نمازوں کے بعد اجتماعی ذکر کرنا: اس کا شرعی حکم یہ ہے کہ ہر شخص انفرادی طور پر ثابت شدہ ذکر کہے، جس طرح نبی کریم ﷺ نمازوں کے بعد اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا کرتے تھے، اور جس طرح آپ کے صحابہ کرام نے اس پر عمل کیا تھا، کیونکہ وہی لوگ آپ کی سنت پر پوری طرح عمل پیرا تھے، لہٰذا اس میں شک نہیں کہ اجتماعی ذکر بدعت ہے جو نبی کریم ﷺ کی سنت کے خلاف ہے۔

۳-مُردوں کی روحوں پر فاتحہ پڑھنے یا پڑھانے کی درخواست یا مُردوں پر یا خطبہ نکاح کے وقت فاتحہ پڑھنا منکر بدعات ہیں، جن کا ثبوت نبی کریم ﷺ سے ہے نہ صحابہ کرام -رضی اللہ عنہم- نے اسے کیا ہے حالانکہ وہ نبی ﷺ کے احوال سے سب سے زیادہ باخبر تھے، لہٰذا معلوم ہوا کہ یہ فعل ایک نئی منکر بدعت ہے۔

۴-مُردوں کیلئے مجالس ماتم کا انعقاد اور کھانے بنوانا اور قرآن پڑھنے کے لئے قاری حضرات کو اجرت پر بلانا، لوگ سمجھتے ہیں کہ یہ تعزیت کا طریقہ ہے، اور اس سے میت کو فائدہ پہونچتا ہے، حالانکہ یہ سب بدعات اور (جہالت کے) پھندے ہیں جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے کوئی دلیل نازل نہیں فرمائی ہے۔

۵-صوفیوں کے مختلف طریقوں کے اذکار جو سیرت محمدیہ کے صیغے یا کیفیت یا وقت

---

(۱) سورۃ الحجرات: ۴۹/ ۱۶۔

(۲) ''جامع العلوم والحکم''، ۱/ ۹۲۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

میں مخالف ہوں، جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: "من عمل عملا لیس علیه أمرنا فهو رد."(۱)

۶- قبروں کے اوپر عمارت بنانا، انھیں سجدہ گاہ بنانا، اوران کے اوپر مسجدیں تعمیر کرنا، اوراس میں مُردے دفن کرنا، قبروں کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنا اور تبرک کے لئے ان کی زیارت کرنا، اوران قبر والوں اوران کے علاوہ مُردوں کا وسیلہ اختیار کرنا، اوران کی قبروں کے پاس نماز پڑھ کر تبرک حاصل کرنا یا اس کے پاس دعا مانگنا، اور عورتوں کا قبروں کی زیارت کرنا اوران پر چراغاں کرنا یہ سب منکر اور بدتر بدعات ہیں۔(۲)

OOO

---

(۱) مسلم، ۳/۱۳۴۴ حدیث نمبر ۱۷۱۸

(۲) دیکھئے: "کتاب التوحید" از علامہ ڈاکٹر صالح الفوزان۔ ص ۹۴۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

نواں مطلب: صاحبِ بدعت کی توبہ

اس میں شک نہیں کہ بدعت، گناہوں سے زیادہ خطرناک ہے؛ کیونکہ گناہیں جب انسان میں جمع ہو جائیں اور وہ اس پر اصرار کرے تو وہ اُسے ہلاک کر دیتی ہیں، اور بدعت گناہوں سے بہت زیادہ ہلاکت خیز ہے، جیسا کہ سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ''شیطان کو گناہ سے زیادہ بدعت محبوب ہے، کیونکہ گناہ سے توبہ کی جاتی ہے اور بدعت سے توبہ نہیں کی جاتی۔''(۱)

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ: ''ان کے اس قول کا مطلب کہ (بدعت سے توبہ نہیں کی جاتی) یہ ہے کہ: صاحب بدعت جس نے اس چیز کو دین بنالیا ہے جس کا اللہ اور رسول نے حکم نہیں دیا در حقیقت اس کے اس بُرے عمل کو آراستہ کر دیا جاتا ہے پھر اُسے وہ اچھا سمجھنے لگتا ہے، چونکہ وہ اُسے اچھا سمجھتا ہے اس لئے اس سے توبہ نہیں کرتا؛ کیونکہ توبہ سے پہلے اُسے اس بات کا علم ہونا چاہئے کہ اس کا فعل برا ہے، اور اس نے ایک ایسا اچھا کام ترک کر دیا ہے جس کا کرنا واجب یا مستحب ہے، اس وقت وہ توبہ کرے گا اور اس پر عمل کرے گا، لہٰذا جب تک وہ اپنے اس فعل کو اچھا سمجھے جو در حقیقت بُرا ہے تو اس سے توبہ نہیں کرے گا۔''(۲)

اس کے بعد فرمایا: ''لیکن توبہ ممکن ہے اور امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اُسے ہدایت دے دے اور اس کی رہنمائی فرما دے یہاں تک کہ حق اس کے لئے واضح ہو جائے، جیسا کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے بعض کفار ومنافقین، اہل بدعت اور گمراہ فرقوں کو ہدایت کی توفیق بخشی''(۳)، اور انھوں نے فرمایا کہ: ''جو شخص یہ کہے کہ بدعتی کی توبہ بالکل قبول نہیں ہوتی وہ سخت غلطی کا مرتکب ہوگا۔''(۴)

---

(۱) "شرح السنة للبغوی"، ۱/۲۱۶

(۲) "مجموع الفتاویٰ شیخ الإسلام ابن تیمیہ"، ۱۰/۹

(۳) مرجع سابق، ۱۰/۹-۱۰ (۴) مرجع سابق، ۱۱/۶۸۵

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

الحمد للہ کہ شیخ الاسلام نے اپنے اس کلام کے ذریعہ بدعتی کی توبہ کی عدم قبولیت کے مسئلہ کو خوب اچھی طرح واضح فرمایا ہے، حضرت انس۔رضی اللہ عنہ۔ سے مروی ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:" إن الله حجب التوبة عن صاحب كل بدعة."(۱)

یعنی: "بیشک اللہ تعالیٰ نے ہر صاحب بدعت کی (قبولیت) توبہ پر روک لگا دیا ہے۔" اور ابھی ابھی اس حدیث کا مطلب ابن تیمیہؒ کے کلام سے واضح ہو چکا ہے، بیشک قرآن وحدیث کے بعض الفاظ بعض دوسرے الفاظ کی تفسیر کرتے ہیں، اور اللہ عز وجل نے اپنے بندوں کے متعلق بیان فرمایا ہے کہ اگر وہ اپنے جرائم سے باز آجائیں، ان پر شرمندگی کا اظہار کریں اور پختہ ارادہ کریں کہ آئندہ پھر اُسے نہیں کریں گے اور لوگوں کے حقوق ادا کردیں اگر ان کے ذمہ ہوں، تو وہ ان کی توبہ قبول فرمالے گا۔

چنانچہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے مشرکوں، قاتلوں، زانیوں اور ان کے حق میں اہانت کی دھمکیوں کے بعد ذکر فرمایا ہے: ﴿إِلَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ عَمَلاً صَالِحاً فَأُولٰئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّئَاتِهِمْ حَسَنَاتٍ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوراً رَّحِيماً﴾(۲)

یعنی: "مگر وہ لوگ جو توبہ کریں، ایمان لائیں اور نیک کام کریں، ان کے گناہوں کو اللہ نیکیوں سے بدل دیتا ہے، اللہ بخشنے والا، مہربان ہے۔" نیز ارشاد فرمایا: ﴿وَإِنِّي لَغَفَّارٌ لِّمَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحاً ثُمَّ اهْتَدَىٰ﴾(۳)

یعنی: "بیشک میں انھیں بہت بخشنے والا ہوں جو توبہ کریں، ایمان لائیں، نیک عمل کریں اور راہ راست پر رہیں۔"

---

(۱)"المعجم الأوسط للطبراني"، ۸/۶۲، حدیث نمبر ۴۲۷۱۳ [مجمع البحرين في زوائد المعجمين] اور ہیثمی نے "معجم الزوائد" میں کہا کہ: اس کے راوی صحیح حدیث کے راوی ہیں، سوائے ہارون بن موسیٰ الفروی کے اور وہ ثقہ ہے، ۱۰/ ۱۸۹، اور شیخ البانیؒ نے "سلسلة الأحاديث الصحيحة" میں اس کی اسناد کو صحیح کہا ہے ۴/۱۵۴، حدیث نمبر ۱۶۲۰ اور دوسرے طرق بھی ذکر فرمائے ہیں

(۲) سورۃ الفرقان: ۲۵/ ۷۰

(۳) سورۃ طٰہٰ: ۲۰/ ۸۲۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اورفرمایا:﴿قُلْ يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِن رَّحْمَةِ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ.﴾(۱)

یعنی: ”(اے نبی میری جانب سے) کہہ دیجئے کہ اے میرے بندو! جنھوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے تم اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو بیشک اللہ تعالیٰ سارے گناہوں کو بخش دیتا ہے، واقعی وہ بڑی بخشش بڑی رحمت والا ہے“، اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

﴿وَمَن يَعْمَلْ سُوءًا أَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهُ ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللَّهَ يَجِدِ اللَّهَ غَفُورًا رَّحِيمًا.﴾(۲)

یعنی: ”جو شخص کوئی برائی کرے یا اپنی جان پر ظلم کرے، پھر اللہ سے معافی مانگے تو وہ اللہ کو بخشنے والا، مہربانی کرنے والا پائے گا“ اور یہ توبہ ملحد، کافر، مشرک، بدعتی اور ان کے علاوہ نافرمانی کرنے والے ان تمام لوگوں کے لئے عام ہے جو توبہ کی جملہ شرائط کے ساتھ توبہ کریں۔ و لله الحمد ۔

○○○

(۳) سورۃ الزمر: ۵۳/۳۹

(۴) سورۃ النساء: ۱۱۰/۴

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

دسواں مطلب: بدعات کے اثرات اور نقصانات

بدعات کے اثرات خطرناک، انجام برے اور نقصانات ہلاکت خیز ہیں، ان میں سے چند مندرجہ ذیل ہیں:

ا- بدعات کفر کی ڈاک ہیں، جیسا کہ حضرت ابو ہریرہ -رضی اللہ عنہ- سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"لا تقوم الساعة حتى تأخذ أمتي بأخذ القرون قبلها شِبراً بشِبر وذِراعا بذراع" فقيل يا رسول الله، كفارس والروم؟ فقال: "ومَن الناس إلا اولئك." (۱)

یعنی: "قیامت اس وقت تک برپا نہیں ہوگی جب تک میری امت اپنے سے پہلے لوگوں کا طریقہ بالشت بالشت اور ہاتھ بہ ہاتھ نہ اپنا لے، دریافت کیا گیا: یا رسول اللہ! کیا فارس اور روم؟ آپ نے فرمایا: "اور کون ہیں؟"

اور حضرت ابو سعید خدری -رضی اللہ عنہ- سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: "لتتبعُنّ سنن من كان قبلكم شبراً بشبر، وذراعا بذراع، حتى لو دخلوا جحر ضبّ تبعتموهم" قلنا يا رسول الله، اليهود والنصارى؟ قال: "فمن" (۲)

یعنی: "تم اپنے سے پہلی امتوں کی ایک ایک بالشت اور ایک ایک گز (یعنی ہر چیز) میں اتباع کروگے۔ یہاں تک کہ اگر وہ کسی گوہ کے سوراخ میں داخل ہوں گے تو تم اس میں بھی ان کی اتباع کروگے۔" ہم نے پوچھا، یا رسول اللہ! کیا یہود و نصاریٰ کی؟ آپ نے

---

(۱) البخاری، "كتاب الإعتصام بالكتاب والسنة، باب قول النبي ﷺ: "لتتبعُن سنن من كان قبلكم" ۸/۱۹۱، حدیث نمبر ۷۳۱۹

(۲) متفق علیہ: البخاری، "كتاب الإعتصام"، باب قول النبي ﷺ: "لتتبعُنّ سنن من كان قبلكم" ۸/۱۹۱، حدیث نمبر ۷۳۲۰، ومسلم، "كتاب العلم"، باب اتباع سنن اليهود والنصارى، ۴/۲۰۵۴ حدیث نمبر ۲۶۶۹

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

فرمایا: ''پھر اور کس کی۔''

۲- بغیر علم اللہ کے بارے میں بات کرنا؛ کیونکہ اہل بدعت کے حالات زندگی پر جو شخص غور کرے گا انھیں سب لوگوں سے زیادہ اللہ اور اس کے رسول کے متعلق کذب بیانی سے کام لیتے ہوئے پائے گا، حالانکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بارے میں جھوٹ باندھنے پر خبردار کیا ہے، ارشاد فرمایا: ﴿وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْأَقَاوِيلِ لَأَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِينِ ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِينَ﴾ (۱)

یعنی: ''اور اگر یہ ہم پر کوئی بھی بات بنا لیتا تو البتہ ہم اس کا داہنا ہاتھ پکڑ لیتے، پھر اس کی شہ رگ کاٹ دیتے''، اور نبی کریم ﷺ نے اپنے بارے میں جھوٹ بولنے سے ڈرایا ہے اور ایسا کرنیوالے کیلئے سخت عذاب کی دھمکی دی ہے، چنانچہ ارشاد فرمایا: ''من تعمد علی کذبا فلیتبوأ مقعده من النار'' (۲)، یعنی: ''جو قصداً مجھ پر جھوٹ باندھے گا وہ جہنم کو اپنا ٹھکانا بنائے گا''۔

۳- اہل بدعت کا سنت اور اہل سنت سے دشمنی کرنا، اور یہ چیز بدعات کی سنگینی پر دلالت کرتی ہے، امام اسماعیل بن عبدالرحمٰن صابونی رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ: ''اہل بدعت کی نشانیاں ان کے اوپر ظاہر اور واضح ہوتی ہیں، ان کی نشانیوں میں سے سب سے زیادہ کھلی ہوئی علامت، نبی کریم ﷺ کی احادیث سے شغف رکھنے والوں سے حد درجہ دشمنی کرنا اور انھیں حقیر سمجھنا ہے۔'' (۳)

۴- اہل بدعت کے عمل کا مردود ہونا؛ جیسا کہ نبی ﷺ کا ارشاد ہے: ''من أحدث فی أمرنا هذا ما ليس منه فهو رد'' اور مسلم کی ایک روایت میں ہے: ''من عمل عملا

---

(۱) سورۃ الحاقۃ: ۶۹/۴۴-۴۶

(۲) متفق علیہ: انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، البخاری، ''کتاب العلم''، باب اثم من كذب على النبي ﷺ، ۱/۴۱، حدیث نمبر ۱۰۸، ''مسلم في المقدمة''، باب تغليظ الكذب على رسول الله ﷺ، ۱/۷، حدیث نمبر ۲

(۳) ''عقيدة اهل السنة وأصحاب الحديث'' ص ۲۹۹

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

لیس علیہ أمرنا فھو رد." (۱)، یعنی: "جس نے ہمارے اس دین میں کوئی ایسی چیز نکالی جس کا اس سے تعلق نہیں وہ مردود ہے"، "جس نے کوئی ایسا عمل کیا جس کا ہم نے حکم نہیں دیا وہ مردود ہے"

۵- اہل بدعت کے انجام کا بُرا ہونا؛ کیونکہ شیطان کی کوشش ہوتی ہے کہ کئی گھاٹیوں میں سے کسی ایک گھاٹی میں انسان پر کامیابی حاصل کرلے۔

پہلا حربہ: اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک، اگر انسان اس گھاٹی سے نجات پا جاتا ہے تو شیطان اسے بدعت کی گھاٹی میں طلب کرتا ہے، اس سے اس بات کو تقویت پہونچتی ہے کہ بدعات گناہوں سے زیادہ خطرناک ہیں (۲)، یہی وجہ ہے کہ سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ: "بدعت ابلیس کو گناہ سے زیادہ محبوب ہے کیونکہ گناہ سے توبہ کی جاتی ہے اور بدعت سے توبہ نہیں کی جاتی" (۳)، زیادہ تر یہی ہوتا ہے، اور اللہ عزوجل جسے چاہتا ہے سیدھے راستہ کی ہدایت دیتا ہے۔

۶- اہل بدعت کی عقل کا الٹ جانا، چنانچہ وہ نیکی کو برائی سمجھتا ہے اور برائی کو نیکی، اور سنت کو بدعت، اور بدعت کو سنت حضرت حذیفہ بن الیمان- رضی اللہ عنہ- سے مروی ہے انھوں نے فرمایا کہ: "وَاللّٰہ لَتفشُوَنّ البدع حتی اذا ترک منھاشیء قالوا: تُرِکت السنة" (۴) یعنی: "اللہ کی قسم بدعات ضرور بالضرور عام ہو جائیں گی یہاں تک کہ اگر ان میں سے کچھ چھوڑ دی جائیں گی تو لوگ کہیں گے: سنت چھوڑ دی گئی۔"

۷- اہلِ بدعت کی گواہی اور ان کی روایت کی عدم قبولیت۔ محدثین، فقہاء اور

---

(۱) متفق علیہ من حدیث عائشة رضی اللہ عنھا: البخاری، ۹/۱، حدیث نمبر ۱، مسلم ۱۵۱۵/۲، حدیث نمبر ۱۹۰۷۔

(۲) دیکھئے: "مدارج السالکین"، از ابن القیم، ۲۲۲/۱

(۳) "شرح السنة للبغوی"، ۲۱۶/۱

(۴) امام محمد بن وضاح نے اپنی کتاب "کتاب فیہ ما جاء فی البدع" ص ۱۲۴ نمبر حدیث ۱۶۲، میں نقل کیا ہے، اور ان کی اسی کتاب میں آثار بھی ملاحظہ فرمائیے: ص ۱۲۴-۱۵۶

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

علماء اہل اصول کا اس پر اجماع ہے کہ جو بدعتی اپنی بدعت کی وجہ سے کافر گردانا جائے اس کی روایت قبول نہیں کی جائیگی، اور جو اپنی بدعت کی وجہ سے کافر نہ ہو تو اس کی روایت کی قبولیت میں ان کا اختلاف ہے، اور امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی روایت کی قبولیت کو ترجیح دی ہے بشرطیکہ وہ اپنی بدعت کی دعوت نہ دیتا ہو، اور اگر دعوت دے تو قبول نہیں کی جائے گی۔(۱)

۸- اہل بدعت سب سے زیادہ فتنوں میں مبتلا ہوتے ہیں، اور اللہ تعالیٰ نے فتنوں سے خبردار کیا ہے: چنانچہ ارشاد فرمایا ہے: ﴿وَاتَّقُوا فِتْنَةً لَّا تُصِيبَنَّ الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنكُمْ خَاصَّةً وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ﴾ (۲)، یعنی: ''تم ایسے وبال سے بچو، جو خاص کر صرف انھیں لوگوں پر واقع نہ ہوگا جو تم میں سے گناہوں کے مرتکب ہوئے ہیں، اور یہ جان لو کہ اللہ سخت عذاب دینے والا ہے۔''، اور اللہ عزوجل کا ارشاد ہے: ﴿فَلْيَحْذَرِ الَّذِينَ يُخَالِفُونَ عَنْ أَمْرِهِ أَن تُصِيبَهُمْ فِتْنَةٌ أَوْ يُصِيبَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ﴾ (۳)، یعنی: ''جو لوگ حکم رسول کی مخالفت کرتے ہیں انھیں ڈرتے رہنا چاہئے کہ کہیں ان پر کوئی زبردست آفت نہ آپڑے، یا انھیں دردناک عذاب نہ پہونچے۔'' کیا سنت رسول کی مخالفت اور آپ کے حکم کی نافرمانی سے زیادہ خطرناک کوئی فتنہ ہوسکتا ہے؟

رسول اللہ ﷺ نے فتنوں میں مبتلا ہونے سے پہلے نیک اعمال کی ترغیب دلائی ہے، جیسا کہ ارشاد فرمایا: ''بادروا بالأعمال فتنا كقطع الليل المظلم، يصبح الرجل مؤمنا ويمسي كافرا، أو يمسي مؤمنا ويصبح كافرا يبيع دينه بعرض من الدنيا.'' (۴)، یعنی: ''ایسے فتنوں سے نلے نیک اعمال میں سبقت کرو جو اندھیری رات کے ٹکڑوں کے مانند تاریک ہوگا۔ فتنے برپا ہوں گے کہ صبح کو آدمی مومن ہوگا، شام کو کافر، اور

(۱) دیکھئے: ''شرح صحیح مسلم''، از امام نووی ۱/۱۷۶
(۲) سورۃ الأنفال: ۸/۲۵
(۳) سورۃ النور: ۲۴/۶۳
(۴) مسلم، عن ابی ہریرۃ، ''کتاب الإیمان'' باب الحث علیٰ المبادرۃ بالأعمال قبل تظاہر الفتن، ۱/۱۱۰ حدیث نمبر ۱۱۸

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

شام کو مومن ہوگا، صبح کو کافر، آدمی اپنے دین کو دنیا کے تھوڑے نفع کے بدلے بیچ دے گا''۔

۹- بدعتی شریعت کا نقص بیان کرتا ہے، کیونکہ وہ اپنی بدعت کی وجہ سے خود کو شریعت ساز اور دین کو مکمل کرنے والا سمجھتا ہے، حالانکہ اللہ تعالیٰ نے دین کو مکمل کر دیا ہے، اور اپنی نعمت پوری کر دی ہے، ارشاد باری ہے: ﴿الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا﴾ (۱)، یعنی: ''آج میں نے تمھارے لئے دین کو کامل کر دیا، اور تم پر اپنا انعام پورا کر دیا اور تمھارے لئے اسلام کے دین ہونے پر رضا مند ہو گیا''، اور اللہ تعالیٰ نے اس بات کی وضاحت فرمادی ہے کہ اس نے قرآن کریم میں ہر چیز بیان کر دی ہے، ارشاد ہے: ﴿وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ تِبْيَانًا لِكُلِّ شَيْءٍ وَهُدًى وَرَحْمَةً وَبُشْرَىٰ لِلْمُسْلِمِينَ﴾ (۲)، یعنی: ''ہم نے تم پر یہ کتاب نازل فرمائی ہے جس میں ہر چیز کا شافی بیان ہے، اور ہدایت، رحمت اور مسلمانوں کے لئے خوشخبری ہے''۔

۱۰- بدعتی کے لئے حق، باطل کے ساتھ گڈمڈ ہو جاتا ہے، کیونکہ علم ایک روشنی ہے، اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے اس کے ذریعہ ہدایت دیتا ہے، اور بدعتی اس تقویٰ سے محروم ہوتا ہے جس سے اہل تقویٰ کو حق تک پہونچنے کی توفیق ملتی ہے، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنْ تَتَّقُوا اللَّهَ يَجْعَلْ لَكُمْ فُرْقَانًا وَيُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ﴾ (۳)، یعنی: ''اے ایمان والو! اگر تم اللہ سے ڈرتے رہو گے تو اللہ تعالیٰ تم کو ایک فیصلہ کی چیز دے گا اور تم سے تمھارے گناہ دور کر دے گا، اور تم کو بخش دے گا، اللہ تعالیٰ بڑے فضل والا ہے''۔

۱۱- بدعتی اپنے اور اپنے تابعداروں کے گناہ کا بوجھ اُٹھائے گا، جیسا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

---

(۱) سورۃ المائدہ: ۵/۳
(۲) سورۃ النحل: ۱۶/۸۹
(۳) سورۃ الأنفال: ۸/۲۹

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

"من دعا إلىٰ هدىٰ كان له من الأجر مثل أجور من تبعه لا ينقص ذلك من أجورهم شيئا، ومن دعا إلى ضلالة كان عليه من الإثم مثل آثام من تبعه لا ينقص ذلك من آثامهم شيئا." (۱)

یعنی: ''جس نے ہدایت کی دعوت دی اسے اس کی پیروی کرنے والوں کے ثوابوں کے برابر ثواب ملے گا اور ان لوگوں کے ثوابوں میں کچھ بھی کمی نہیں ہوگی، اور جس نے گمراہی کی طرف بلایا اس کو اس پر چلنے والوں کے گناہوں کے برابر گناہ ملے گا، اور ان لوگوں کے گناہوں میں کچھ بھی کمی نہیں ہوگی۔''

۱۲- بدعت اہل بدعت کو ملعون بنا دیتی ہے، چنانچہ حضرت انس -رضی اللہ عنہ- سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ان لوگوں کے متعلق جو مدینہ منورہ میں بدعت ایجاد کریں، ارشاد فرمایا: "مَن أحدث فيها حدثا أو آوىٰ محدثا فعليه لعنة اللّٰه، والملائكة، والناس أجمعين، لا يقبل اللّٰه منه صرفا ولا عدلا." (۲)

یعنی: ''جس نے اس (مدینہ) میں کوئی بدعت ایجاد کی یا کسی بدعتی کو پناہ دیا، اس پر اللہ، فرشتے اور تمام انسانوں کی لعنت ہے، اللہ تعالیٰ اس کے نہ فرض قبول کرے گا نہ نفل''۔

امام شاطبی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ: ''اس حدیث کا مفہوم عام ہے، لہٰذا اس میں ہر قسم کی بدعت شامل ہے جو شریعت کے خلاف اس میں ایجاد کی جائے، اور بدعات تمام ایجاد کردہ چیزوں میں سب سے زیادہ بدتر ہیں۔'' (۳)

۱۳- بدعتی کو قیامت کے دن نبی کریم ﷺ کے حوض (کوثر) سے پانی نہیں پلایا جائیگا، جیسا کہ حضرت سہل بن سعد -رضی اللہ عنہ- سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

---

(۱) مسلم، ۴/۲۰۶۰ حدیث نمبر ۲۶۷۴ اس کی تخریج صفحہ ۲۵ پر گزر چکی ہے

(۲) متفق علیہ: البخاری، "كتاب الإعتصام" باب اثم من آوىٰ محدثا، ۸/۱۸۷ حدیث نمبر ۷۳۰۶، مسلم، ۱ "كتاب الحج" باب فضل المدينه، ودعاء النبي ﷺ فيها بالبركة، ۲/۹۹۴ حدیث نمبر ۱۳۶۶۔

(۳) "الإعتصام"، ۱/۹۶۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

"أنا فرطكم على الحوض من ورد شرب ومن شرب لم يظمأ أبداً، وليردنّ عليّ أقوام أعرفهم ويعرفوني، ثم يُحال بيني وبينهم"(۱) وفي لفظ فأقول: "إنهم مني" فيقال: إنك لا تدري ما أحدثوا بعدك، فأقول: "سحقا سحقا لمن غيّر بعدي."(۲)

یعنی: "میں حوض کوثر پر تم سے پہلے موجود رہوں گا، جو اس پر آئیگا پانی پئے گا اور جو پی لے گا پھر کبھی پیاسا نہیں ہوگا، اور وہاں میرے پاس کچھ ایسے لوگ بھی آئیں گے جنھیں میں پہچانوں گا اور وہ مجھے پہچانیں گے، پھر انھیں میرے سامنے سے ہٹادیا جائیگا" اور ایک روایت میں ہے کہ میں کہوں گا "بیشک یہ مجھ میں سے ہیں" تو کہا جائیگا کہ یقیناً آپ کو نہیں معلوم کہ انھوں نے آپ کے بعد دین میں کیا کیا نئی چیزیں ایجاد کرلی تھیں" پھر میں کہوں گا "دور ہو دور ہو وہ شخص جس نے میرے بعد دین میں تبدیلی کرلی تھی"، اور شقیق نے عبداللہ-رضی اللہ عنہ- سے اور انھوں نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا کہ (آپ فرمائیں گے): "یا رب أصحابي أصحابي" فيقال: "إنك لا تدري ما أحدثوا بعدك" (۳)، یعنی: "یارب! میرے ساتھی میرے ساتھی" تو آپ سے کہا جائیگا: "بیشک آپ کو نہیں معلوم کہ آپ کے بعد کیا کیا نئی چیزیں ان لوگوں نے ایجاد کرلی تھیں"، اور حضرت اسماء بنت ابی بکر -رضی اللہ عنہا- سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"إني على الحوض حتى أنظر من يرد عليّ منكم، وسيؤخذ ناس من دوني فأقول: يا رب مني ومن أمتي، فيقال: "هل شعرت ما عملوا بعدك والله ما برحوا يرجعون على أعقابهم" فكان ابن ابي مليكة يقول: "اللّٰهم إنا

(۱) متفق علیہ: البخاری، "کتاب الرقائق" باب في حوض النبي ﷺ ۷/۲۶۴، مسلم، "کتاب الفضائل" باب اثبات حوض نبينا ﷺ وصفاته، ۴/۱۷۹۳، حدیث نمبر ۲۲۹۰۔

(۲) البخاری، "کتاب الرقائق" باب حوض النبي ﷺ ۷/۲۶۴ حدیث نمبر ۶۵۸۳۔

(۳) متفق علیہ: البخاری، "کتاب الرقائق"، باب في حوض النبي ﷺ ۷/۲۶۲ حدیث نمبر ۶۵۷۵، مسلم، "کتاب الفضائل"، باب اثبات حوض نبينا ﷺ ۴/۱۷۹۶ حدیث نمبر ۲۲۹۷۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

نعوذ بک أن نرجع علیٰ أعقابنا أو أن نفتن فی دیننا."(۱)

یعنی: ''میں حوض پر موجود رہوں گا اور دیکھوں گا کہ تم میں سے کون کون میرے پاس آتا ہے، اور کچھ لوگوں کو پکڑ کر مجھ سے دور کر دیا جائیگا، میں عرض کروں گا کہ: اے میرے رب؛ یہ تو میرے ہی آدمی ہیں اور میری امت کے لوگ ہیں، مجھ سے کہا جائیگا کہ: ''تمھیں معلوم بھی ہے انھوں نے تمھارے بعد کیا کام کیا تھا؟ واللہ یہ مسلسل الٹے پاؤں لوٹتے رہے (دین اسلام سے پھر گئے)'' ابن ابی ملیکہ کہا کرتے تھے کہ: ''اے اللہ! ہم اس بات سے تیری پناہ مانگتے ہیں کہ ہم الٹے پاؤں لوٹ جائیں یا اپنے دین کے بارے میں فتنہ میں ڈال دیئے جائیں۔''

۱۴- بدعتی شخص اللہ کے ذکر سے لا پروائی کرتا ہے، جبکہ اللہ عز وجل نے اپنی کتاب میں اور اپنے رسول حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی زبانی کچھ اذکار اور دعائیں ہمارے لئے مقرر فرمائی ہیں، ان میں سے بعض مخصوص اذکار ہیں جیسے فرض نمازوں کے بعد، صبح وشام، نیند اور اس سے بیداری کے وقت کے اذکار، اور ان میں سے بعض عام ہیں، کسی وقت اور جگہ کے ساتھ مخصوص نہیں ہیں، اللہ عز وجل کا ارشاد ہے: ﴿یا أیها الذین آمنوا اذکروا اللّٰه ذکراً کثیرا وسبّحوه بکرة وأصیلا﴾ (۲)، یعنی: ''ایمان والو! اللہ تعالیٰ کا ذکر بہت زیادہ کرو، اور صبح وشام اس کی پاکی بیان کرو''، اہل بدعت ان اذکار سے غفلت برتتے ہیں، یا تو اپنی بدعتوں میں مشغولیت اور ان کے ذریعہ فتنوں میں مبتلا ہونے کے باعث یا شرعی اذکار کو بدعی اذکار سے تبدیل کرنے کی وجہ سے اللہ اور اس کے رسول کے مقرر کردہ اذکار سے لا پروا ہو گئے، چنانچہ انھوں نے اللہ تعالیٰ کے ذکر سے منہ موڑ لیا۔ (۳)

---

(۱) متفق علیہ: البخاری، "کتاب الرقائق"، باب فی حوض النبی ﷺ، ۷/۲۶۶ حدیث نمبر ۶۵۹۳، مسلم، "کتاب الفضائل"، باب اثبات حوض نبینا ﷺ وصفاته، ۴/۱۷۹۴، حدیث نمبر ۲۲۹۳۔

(۲) سورۃ الأحزاب: ۴۱-۴۲۔

(۳) دیکھئے: "تنبیه أولی الأبصار إلی کمال الدین وما فی البدع من الأخطار"، از ڈاکٹر صالح بن سعد السحیمی ص ۱۸۹۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

۱۵- اہل بدعت حق کو چھپاتے ہیں اور اُسے اپنے متبعین سے پوشیدہ رکھتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے انھیں اور ان جیسے لوگوں کو لعنت کی دھمکی دی ہے، اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا:

﴿إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا أَنزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنَاتِ وَالْهُدَىٰ مِن بَعْدِ مَا بَيَّنَّاهُ لِلنَّاسِ فِي الْكِتَابِ أُولَٰئِكَ يَلْعَنُهُمُ اللَّهُ وَيَلْعَنُهُمُ اللَّاعِنُونَ﴾(۱)،

یعنی: ”بیشک جو لوگ ہماری اتاری ہوئی دلیلوں اور ہدایت کو چھپاتے ہیں، باوجودیکہ ہم اُسے اپنی کتاب میں لوگوں کے لئے بیان کر چکے ہیں، ان لوگوں پر اللہ کی اور تمام لعنت کرنے والوں کی لعنت ہے۔“

۱۶- بدعتی کا عمل، اسلام سے متنفر کرتا ہے، جب وہ اپنی ایجاد کردہ من گھڑت باتوں پر عمل کرتا ہے تو اس کی وجہ سے دشمنان اسلام کو دین اسلام پر ہنسنے کا موقع ملتا ہے، حالانکہ اسلام ان بدعتوں سے بری ہے(۲)۔

۱۷- بدعتی، امت اسلامیہ کے اندر تفرقہ ڈالتا ہے، چنانچہ وہ اور اس کے ماننے والے مسلمانوں کو فرقوں میں تقسیم کر دیتے ہیں، اور اس کی وجہ سے بہت سے گروہ اور جماعتیں وجود میں آجاتی ہیں، اللہ عزوجل کا ارشاد ہے:

﴿إِنَّ الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُمْ وَكَانُوا شِيَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ فِي شَيْءٍ إِنَّمَا أَمْرُهُمْ إِلَى اللَّهِ ثُمَّ يُنَبِّئُهُم بِمَا كَانُوا يَفْعَلُونَ﴾(۳)

یعنی: ”بیشک جن لوگوں نے اپنے دین کو جدا جدا کر دیا اور گروہ گروہ بن گئے، آپ کا ان سے کوئی تعلق نہیں، بس ان کا معاملہ اللہ کے حوالے ہے، پھر ان کو ان کا کیا ہوا جتلا دیں گے۔“

۱۸- جو صاحب بدعت، اپنی بدعت کا اعلان کرے اس کی غیبت کرنی جائز ہے؛ تاکہ امت کو اس کی بدعت سے خبردار رکھا جاسکے، اس میں شک نہیں کہ جو شخص اپنی بدعت کا

---

(۱) سورۃ البقرۃ:۲/۱۵۹

(۲) دیکھئے:”تنبیہ أولی الأبصار“، از ڈاکٹر صالح السحیمی ص ۱۹۵

(۳) سورۃ الأنعام:۶/۱۵۹

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اظہار کرتا ہے وہ اس شخص سے زیادہ خطرناک ہے جو اپنی نافرمانی کا اظہار کرے، غیبت کرنا قرآن وسنت سے حرام ہے، لیکن شرعی غرض سے چھ وجوہات کی بناء پر جائز ہے۔(۱) ظلم کی فریاد کرنا، برے کام کو مٹانے کے لئے مدد مانگنا، فتویٰ پوچھنا، مسلمانوں کو بری چیز سے ڈرانا، اور جب کوئی اپنے گناہ اور بدعت کا اعلان کرے، اور شناخت کے لئے (۲)، جیسا کہ کسی نے ان چھ چیزوں کو اپنے شعر میں جمع کر دیا ہے:

القَدح ليس بغيبة في ستة ☆ متظلم و معرف ومحذر

ومجاهر فسقا ومستفت ومن ☆ طلب الإعانة في إزالة منكر (۳)

یعنی: "چھ اشخاص کے لئے عیب بیان کرنا غیبت نہیں، ظلم کی شکایت کرنے والے، شناخت کرانے والے، خبردار کرنے والے، فسق و فجور کو بیان کرنے والے، فتویٰ طلب کرنے والے، برائی کو مٹانے کے لئے مدد طلب کرنے والے۔

۱۹- بدعتی اپنی خواہشات نفسانی کا غلام، شریعت کا دشمن اور اس کا مخالف ہوتا ہے۔(۴)

۲۰- بدعتی شخص اپنا درجہ شریعت بنانے والے (اللہ) کے رتبہ کے مشابہ کرتا ہے؛ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے شریعت بنائی اور مکلفین کو اس طریقے پر چلنے کا پابند کیا۔(۵)

اور اللہ ہی سے میں اپنے لئے اور تمام مسلمانوں کے لئے دنیا اور آخرت میں درگزر اور سلامتی کا سوال کرتا ہوں، وصلّى الله وسلّم وبارك علىٰ نبينا محمد وعلىٰ اله و اصحابه ومن تبعهم بإحسان إلىٰ يوم الدين .

---

(۱) دیکھئے: "شرح صحيح مسلم" ، از امام نووی ۱۶/۱۴۲، اور دیکھئے: "تنبيه أولى الأبصار" از ڈاکٹر صالح السحیمی ص ۱۵۳-۱۹۸

(۲) دیکھئے: "فتح الباري شرح صحيح البخاري" ، از ابن حجر، ۱۰/۴۷۱، ۷/۸۶

(۱) "شرح العقيدة الطحاوية"، لابن أبي العز، ص ۴۳

(۲) دیکھئے: "الإعتصام للشاطبي"، ۱/۶۱

(۳) دیکھئے: مرجع سابق، ۱/۶۱-۷۰

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

المصادر والمراجع

☆ **القرآن الكريم**

١- **الإبداع في مضار الإبداع**، للشيخ علي محفوظ، بدون تاريخ، دار المعرفة، بيروت. لبنان.

٢- **اجتماع الجيوش الإسلامية**، للإمام ابن قيم الجوزيه شمس الدين أبي عبدالله محمد بن أبي بكر بن أيوب الزرعي الدمشقي الشهير بابن قيم الجوزية، ت ٧٥١هـ، تحقيق عواد عبدالله المعتق، الطبعة الأولى، ١٤٠٨هـ، مطابع الفرزدق التجارية، الرياض، المملكة العربية السعودية.

٣- **أربعون حديثاً في مدح السنة وذم البدعة**، يوسف بن إسماعيل النبهاني، بعناية بسام بن عبدالوهاب الجابي، الطبعة الأولى، ١٤١٥هـ، دار ابن حزم، بيروت، لبنان.

٤- **ارواء الغليل في تخريج أحاديث منار السبيل**، للعلامة محمد ناصر الدين الألباني، الطبعة الأولى، ١٣٩٩هـ، المكتب الإسلامي، بيروت، لبنان.

٥- **إصلاح المساجد من البدع والعوائد**، محمد بن جمال الدين القاسمي، تخريج ناصر الدين الألباني، الطبعة الخامسة، ١٤٠٣هـ، المكتب الإسلامي، بيروت، لبنان.

٦- **أصول في البدع والسنن**، محمد بن أحمد العدوي، الطبعة الأولى، ١٤١٥هـ دار الفتح، الشارقة.

٧- **الاعتصام**، للإمام إبراهيم بن موسى الشاطبي، ت ٧٩٠هـ، تحقيق سليم بن عبدالهلالي، الطبعة الأولى، ١٤١٢هـ، دار ابن عفان، الخبر، المملكة العربية السعودية.

٨- **إغاثة اللهفان من مصايد الشيطان**، للإمام ابن قيم الجوزية أبي عبدالله بن محمد بن أبى بكر بن قيم الجوزية، ت ٧٥١هـ، تحقيق محمد حامد الفقي، بدون تاريخ، مكتبة حميدو، الإسكندرية، مصر.

٩- **اقتضاء الصراط المستقيم لمخالفة أصحاب الجحيم**، لشيخ الإسلام

أحمد بن عبدالحليم، ابن تيمية، ت ٧٢٨، تحقيق الدكتور ناصر بن عبدالكريم العقل، الطبعة الأولى، ١٤٠٤ هـ، مكتبة الرشد، الرياض، المملكة العربية السعودية.

١٠ - **الأمر بالاتباع والنهي عن الابتداع**، للحافظ جلال الدين السيوطي، تحقيق مشهور بن حسن بن سلمان، الطبعة الثانية، ١٤١٦ هـ، دار ابن القيم، الدمام، المملكة العربية السعودية.

١١ - **البداية والنهاية**، للحافظ عماد الدين أبي الفداء إسماعيل بن عمر ابن كثير، ت ٧٧٤هـ، الطبعة الثالثة، ١٩٧٩ م، مكتبة المعارف، بيروت، لبنان.

١٢ - **البدع والمحدثات وما لا أصل له**، لابن باز، وابن عثيمين ومجموعة العلماء، جمع حمود بن عبدالله المطر، الطبعة الأولى، ١٤١٩ هـ دار ابن خزيمة، الرياض، المملكة العربية السعودية.

١٣ - **البدع: أسبابها ومضارها**، للشيخ محمود شلتوت، ت ١٣٨٣ هـ، تحقيق على بن حسن عبدالمجيد، الطبعة الأولى، ١٤٠٨ هـ مكتبة ابن الجوزي، الأحساء، المملكة العربية السعودية.

١٤ - **بهجة قلوب الأبرار وقرة عيون الأخيار**، للعلامة عبدالرحمن بن ناصر السعدي، ت ١٣٧٦ هـ، تخريج بدر البدر، الطبعة الثالثة، ١٤٠٨ هـ، مكتبة السندس، الكويت.

١٥ - **التبرك أنواعه وأحكامه**، للدكتور ناصر بن عبدالرحمن الجديع، الطبعة الثانية، ١٤١٣ هـ دار الرشد، الرياض، المملكة العربية السعودية.

١٦ . **تبيين العجب بما ورد في شهر رجب**، للحافظ أحمد بن على بن حجر العسقلاني، تحقيق طارق بن عوض الدار عي، طبع و نشر مؤسسة قرطبة، الأندلس.

١٧ - **تحذير الساجد من اتخاذ القبور مساجد**، محمد ناصر الدين الألباني، الطبعة الثالثة، ١٣٩٨ هـ، المكتب الإسلامي، بيروت.

١٨ - **تحذير المسلمين عن الابتداع والبدع في الدين**، أحمد بن حجر آل بوطامي، الطبعة الثانية، ١٤٠٣ هـ، مكتبة ابن تيمية، الكويت.

١٩ - **التحذير من البدع**، للعلامة عبدالعزيز بن عبدالله ابن باز، الطبعة الثانية، ١٤١٢ هـ، دار إمام الدعوة، الرياض، المملكةا لعربية السعودية.

٢٠ - **تفسير ابن كثير (تفسير القرآن العظيم)**، للإمام أبي الفداء إسماعيل ابن الخطيب عمر ابن كثير القرشي الدمشقي، ت ٧٧٤هـ، طبعة ١٤٠٧ هـ، دار الفكر،

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

بيروت، لبنان.

٢١- **تفسير الطبرى (جامع البيان عن تأويل آى القرآن)**، للإمام أبي جعفر محمد بن جرير الطبري، ت ٣١٠هـ، تحقيق محمود و أحمد محمد شاكر، الطبعة الثانية، بدون تاريخ دار المعارف بمصر.

٢٢- **تنبيه أولى الأبصار إلى كمال الدين وما في البدع من أخطار**، الدكتور صالح بن سعد السحيمي، الطبعة الأولى، ١٤١٠، دار ابن حزم، الرياض، المملكة العربية السعودية.

٢٣- **تيسير الكريم الرحمن في تفسير كلام المنان**، العلامة عبدالرحمٰن بن ناصر السعدي، ت ١٣٧٦هـ، تحقيق محمدزهري النجار، طبعة ١٤٠٤هـ، طبع و نشر الرئاسة العامة لإدارات البحوث العلمية والإفتاء، الرياض، المملكة العربية السعودية.

٢٤- **جامع العلوم والحكم في شرح خمسين حديثاً من جوامع الكلم**، لابن رجب الحنبلي، للإمام الحافظ زين الدين أبي الفرج عبدالرحمٰن بن أحمد ابن رجب الحنبلي، ت ٧٩٥ هـ، تحقيق شعيب الأرناؤوط، الطبعة الأولى، ١٤١١هـ، مؤسسة الرسالة، بيروت، لبنان.

٢٥- **جامع بيان العلم و فضله**، لأبي عمر يوسف بن عبدالبر، ت ٤٦٣ هـ، تحقيق أبي الأشبال الزهيري، الطبعة الأولى ١٤١٤ هـ، دار ابن الجوزي، المملكة العربية السعودية.

٢٦- **جلاء الأفهام في فضل الصلاة والسلام على محمد خير الأنام**، للإمام ابن قيم الجوزية شمس الدين أبي عبدالله بن أبي بكر بن أيوب الزرعي الدمشقي الشهير بابن القيم، ت ٧٥١ هـ، تحقيق شعيب و عبدالقادر الأرناؤوط، الطبعة الثانية، ١٤٠٧هـ دار العروبة، الصفاة، الكويت.

٢٧- **حقيقة البدعة و أحكامها**، سعيد بن ناصر الغامدى، الطبعة الأولى، ١٤١٢هـ، دار الرشد، المملكة العربية السعودية.

٢٨- **الحكمة في الدعوة إلى الله**، سعيد بن علي بن وهف القحطاني، الطبعة الثالثة، ١٤١٧هـ، توزيع مؤسسة الجريسي، الرياض، المملكة العربية السعودية.

٢٩- **حلية الأولياء وطبقات الأصفياء**، للحافظ أبي نعيم أحمد بن عبدالله

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

الأصفهاني، ت ۴۳۱ هـ، بدون تاريخ، دار الكتب العربية، بيروت، لبنان.

۳۰- **دراسات في الأهواء والفرق والبدع وموقف السلف منها**، للدكتور ناصر بن عبدالكريم العقل، الطبعة الأولى، ۱۴۱۸، مركز الدراسات والإعلام، دار إشبيليا، الرياض، المملكة العربية السعودية.

۳۱- **الدرر السنية في الأجوبة النجدية**. جمع عبدالرحمٰن بن محمد بن قاسم، ت ۱۳۹۲ هـ الطبعة الثانية، ۱۳۸۵ هـ، المكتب الإسلامي، بيروت، لبنان.

۳۲- **زاد المعاد في هدى خير العباد**، للإمام ابن قيم الجوزية شمس الدين أبي عبدالله محمد بن أبي بكر ابن قيم الجوزية، ت ۷۵۱ هـ، تحقيق شعيب الأرناؤوط و عبدالقادر الأرناؤوط، الطبعة الأولى، ۱۳۹۹ هـ، مؤسسة الرسالة، بيروت، لبنان.

۳۳- **سلسلة الأحاديث الصحيحة**، للعلامة ناصر الدين الألباني، الطبعة الثانية، ۱۳۹۹ هـ، المكتب الإسلامي، بيروت، لبنان.

۳۴- **سنن أبي داؤد**، لسليمان بن الأشعث السجستاني، ت ۲۷۵ هـ تحقيق محمد محيي الدين عبدالحميد، بدون تاريخ دار الفكر، بيروت، لبنان.

۳۵- **سنن ابن ماجه**، لمحمد بن يزيد القزويني، ت ۲۷۵ هـ تحقيق محمد فؤاد عبدالباقي، بدون تاريخ، دار إحياء التراث العربي، بيروت، لبنان.

۳۶- **سنن الترمذي**، لأبي عيسى محمد بن عيسى بن سورة، ت ۲۷۹ هـ، تحقيق أحمد محمد شاكر، الطبعة الثانية ۱۳۹۸ هـ مطبعة مصطفى البابي الحلبي، القاهرة، مصر.

۳۷- **سنن الدارمي**، عبدالله بن عبدالرحمٰن الدارمي، ت ۲۵۵ هـ، طبعة ۱۴۰۳ هـ، تحقيق عبدالله بن هاشم اليماني، توزيع الرئاسة العامة لإدارة البحوث العلمية والإفتاء، الرياض، المملكة العربية السعودية.

۳۸- **سنن النسائي**، لأبي عبدالرحمٰن أحمد بن شعيب، ت ۳۰۳ هـ، بشرح الحافظ جلال الدين السيوطي، ت ۹۱۱ هـ، و حاشية السندي، ت ۱۱۳۸ هـ، الطبعة الأولى، ۱۴۰۶ هـ، اعتنى به ورقمه عبدالفتاح أبو غدة، الطبعة الثانية، ۱۴۰۶ هـ، دار البشائر الإسلامية، بيروت، لبنان.

۳۹- **سير أعلام النبلاء**، للإمام شمس الدين محمد بن أحمد بن عثمان الذهبي، ت ۷۴۸ هـ، تحقيق شعيب الأرناؤوط، الطبعة الرابعة، ۱۴۰۶ هـ، مؤسسة الرسالة، بيروت، لبنان.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

٤٠- **شرح أصول اعتقاد أهل السنة والجماعة**، للإمام أبي القاسم هبة الله ابن حسن الطبري اللالكائي، ت ٤١٨هـ، تحقيق د. أحمد بن سعد بن حمدان الغامدي، الطبعة الرابعة، ١٤١٦هـ دار طيبة، الرياض، المملكة العربية السعودية.

٤١- **شرح السنة**، للإمام الحافظ أبي محمد الحسين بن مسعود الفراء البغوي، ت ٥١٩هـ تحقيق شعيب الأرناؤوط، الطبعة الأولى، ١٣٩٦هـ المكتب الإسلامي، بيروت، لبنان.

٤٢- **شرح العقيدة الطحاوية**، للعلامة علي بن علي بن محمد بن أبي العز الدمشقي، ت ٧٩٢هـ تخريج محمد ناصر الدين الألباني الطبعة الرابعة، ١٣٩٠هـ، المكتب الإسلامي، بيروت، لبنان.

٤٣- **شرح العقيدة الواسطية**، لشيخ الإسلام ابن تيمية، ت ٧٢٨هـ، بقلم العلامة الدكتور صالح بن فوزان الفوزان، الطبعة الخامسة، ١٤١١هـ، طبع تحت إشراف الرئاسة العامة لإدارة البحوث العلمية والإفتاء، المملكة العربية السعودية.

٤٤- **شرح العقيدة الواسطية**، لشيخ الإسلام ابن تيمية، تأليف العلامة محمد خليل هراس، تخريج علوي السقاف، الطبعة الأولى، ١٤١١هـ دار الهجرة، الرياض، المملكة العربية السعودية.

٤٥- **شرح صحيح مسلم للنووي**، لمحيي الدين أبي زكريا يحيى بن شرف النووي، ت ٦٧٦هـ تحقيق لجنة من العلماء بإشراف الناشر، الطبعة الثالثة، بدون تاريخ، دار القلم، بيروت، لبنان.

٤٦- **شرح لمعة الاعتقاد**، عبدالله بن أحمد بن قدامة المقدسي، ت ٦٢٠هـ بقلم الشيخ محمد بن صالح العثيمين، الطبعة الأولى، ١٤٠٧هـ، دار ابن القيم.

٤٧- **شعب الإيمان**، للإمام أبي بكر أحمد بن الحسين البيهقي، ت ٤٥٨هـ، تحقيق أبي هاجر محمد السعيد بسيوني زغلول، الطبعة الأولى، ١٤١٠هـ، دار الكتب العلمية، بيروت، لبنان.

٤٨- **صحيح ابن حبان بترتيب ابن بلبان**، للإمام أبي حاتم محمد بن أحمد ابن حبان البستي، ت ٣٥٤هـ، رتبه الأمير علاء الدين علي بن سليمان بن بلبان الفارسي، ت ٧٣٩هـ، تحقيق شعيب الأرناؤوط، الطبعة الثانية، ١٤١٤هـ، مؤسسة الرسالة، بيروت، لبنان.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

٤٩- **صحيح البخاري**، لأبي عبدالله محمد بن إسماعيل البخاري، ت ٢٥٦ هـ، طبعة ١٤١٣ هـ، دارالفكر، بيروت، لبنان، وطبعة ١٣١٥ هـ، المكتبة الإسلامية، إستانبول، تركيا، والنسخة المطبوعة مع فتح الباري، ترقيم محمد فؤاد عبدالباقي، وإشراف محب الدين الخطيب، بدون تاريخ، مكتبة الرياض، المملكة العربية السعودية.

٥٠- **صحيح سنن أبي داؤد باختصار السند**، لمحمد ناصر الدين الألباني الطبعة الأولى، ١٤٠٩ هـ المكتب الإسلامي، بيروت. لبنان.

٥١- **صحيح سنن ابن ماجه باختصار السند**، لمحمد ناصر الدين الألباني، الطبعة الأولى، ١٤٠٧ هـ، المكتب الإسلامي، بيروت، لبنان.

٥٢- **صحيح سنن الترمذي باختصار السند**، لمحمد ناصر الدين الألباني، الطبعة الأولى، ١٤٠٨ هـ، المكتب الإسلامي، بيروت لبنان.

٥٣- **صحيح مسلم**، لأبي الحسين مسلم بن الحجاج القشيري النيسابوري، ت ٢٦١ هـ، تحقيق محمد فؤاد عبدالباقي، بدون تاريخ، دار إحياء التراث العربي، بيروت، لبنان.

٥٤- **الطبقات الكبرى**، لمحمد بن سعد بن منيع الهاشمي البصري، ت ٢٣٠هـ، تحقيق محمد عبدالقادر عطاء، الطبعة الأولى، ١٤١٠ هـ، دارالكتب العلمية، بيروت، لبنان.

٥٥- **ظلال الجنة في تخريج السنة**، للعلامة ناصرالدين الألباني، الطبعة الأولى، ١٤٠٠ هـ، المكتب الإسلامي، بيروت، لبنان.

٥٦- **عقيدة السلف وأصحاب الحديث**، الإمام إسماعيل بن عبدالرحمن الصابوني، ت ٣٣٩هـ، تحقيق ناصر بن عبدالرحمن الجديع، الطبعة الأولى، ١٤١٥ هـ، دار العاصمة الرياض، المملكة العربية السعودية.

٥٧- **علم أصول البدع**، علي بن حسن بن عبدالحميد، الطبعة الثانية، ١٤١٧ هـ، دارالراية، الرياض، المملكة العربية السعودية.

٥٨- **الغلو في الدين في حياة المسلمين المعاصرة**، الدكتور عبدالرحمن معلا اللويحق، الطبعة الثانية، ١٤١٦ هـ، مؤسسة الرسالة، بيروت، لبنان.

٥٩- **فتح الباري بشرح صحيح البخاري**، للحافظ أحمد بن علي بن حجر العسقلاني، ت ٨٥٢ هـ، ترقيم محمد فؤاد عبدالباقي وإشراف محب الدين

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

الخطيب، بدون تاريخ، مكتبة الرياض، المملكة العربية السعودية.
٦٠ – **فتح المجيد بشرح كتاب التوحيد**، لعبدالرحمن بن حسن بن محمد ابن عبدالوهاب، ت ١٢٨٥ هـ تحقيق د. الوليد بن عبدالرحمن آل فريان، الطبعة الأولى ١٤١٥هـ، دار الصميعي، الرياض، المملكة العربية السعودية، وطبعة دار المنار، بعناية صادق بن سليم بن صادق، الرياض، المملكة العربية السعودية.
٦١ – **فتح رب البرية بتلخيص الحموية**، لشيخ الإسلام ابن تيمية، ت ٧٢٨هـ، بقلم العلامة محمد بن صالح العثيمين، الطبعة الثانية، ١٤٠٣هـ، مطبعة جامعة الإمام محمد بن سعود الإسلامية، المملكة العربية السعودية.
٦٢ – **فضل الصلاة على النبي ﷺ**، إسماعيل بن إسحاق القاضي المالكي، ت ٢٨٢هـ، تحقيق محمد ناصر الدين الألباني، الطبعة الثالثة، ١٣٩٧هـ المكتب الإسلامي.
٦٣ – **القاموس المحيط**، للعلامة مجد الدين محمد بن يعقوب الفيروز آبادي، ت ٨١٧هـ الطبعة الأولى، ١٤٠٦هـ، مؤسسة الرسالة، بيروت، لبنان.
٦٤ – **القول السديد في مقاصد التوحيد**، للشيخ عبدالرحمن بن ناصر السعدي، ت ١٣٧٦هـ، بعناية وتخريج د. المرتضي الزين أحمد، الطبعة الأولى، ١٤١٦هـ، مجموعة التحف النفائس الدولية، الرياض، المملكة العربية السعودية.
٦٥ – **كتاب الباعث على إنكار البدع والحوادث**، للإمام شهاب الدين أبي محمد عبدالرحمن بن إسماعيل المعروف بأبي شامة، ت ٦٦٥هـ، تحقيق مشهور بن حسن بن سلمان، الطبعة الأولى، ١٤١٠هـ، دار الراية، الرياض، المملكة العربية السعودية.
٦٦ – **كتاب التوحيد** للدكتور صالح بن فوزان الفوزان، طبعة خيرية بدون تاريخ.
٦٧ – **كتاب الحوادث والبدع**، للعلامة إبراهيم بن أحمد الطرطوشي، ت ٥٢٩هـ، تحقيق عبدالمجيد تركي، الطبعة الأولى، ١٤١٠هـ، دار الغرب الإسلامي، بيروت، لبنان
٦٨ – **كتاب السنة**، للحافظ أبي بكر عمر بن أبي عاصم الضحاك بن مخلد الشيباني، ت ٢٨٧هـ، ومعه **ظلال الجنة في تخريج السنة** لمحمد بن ناصر الدين الألباني، الطبعة الأولى، ١٤٠٠هـ المكتب الإسلامي، بيروت، لبنان.
٦٩ – **كتاب فيه ما جاء في البدع**، للإمام محمد بن وضاح القرطبي، ت ٢٨٧هـ، تحقيق بدر البدر، الطبعة الأولى، ١٤١٦هـ دار الصميعي، الرياض، المملكة العربية السعودية

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

٧٠- **لسان العرب**، للإمام أبي الفضل جمال الدين بن مكرم بن علي بن منظور، ت ٧١١هـ، الطبعة الثالثة، ١٤١٤هـ، دار صادر، بيروت، لبنان.

٧١- **لطائف المعارف فيما لمواسم العالم من الوظائف**، للحافظ عبدالرحمن ابن أحمد بن رجب، ت ٧٩٥هـ، تحقيق ياسين بن محمد السواس، الطبعة الثالثة، ١٤١٦هـ، دار ابن كثير، بيروت.

٧٢- **مباحث في عقيدة أهل السنة والجماعة**، للدكتور ناصر بن عبدالكريم العقل، الطبعة الأولى، بدون تاريخ، دار الوطن، الرياض، المملكة العربية السعودية.

٧٣- **مجمع البحرين في زوائد المعجمين**، للحافظ نور الدين علي بن أبي بكر الهيثمي، تحقيق عبدالقدوس بن محمد نذير، الطبعة الثانية، ١٤١٥هـ، مكتبة الرشد، الرياض، المملكة العربية السعودية.

٧٤- **مجمع الزوائد و منبع الفوائد**، للحافظ نور الدين علي بن أبي بكر الهيثمي، ت ٨٠٧هـ، الطبعة الثالثة، ١٤٠٢هـ دارالكتاب العربي، بيروت، لبنان.

٧٥- **مجموع فتاوى ابن تيمية**، لشيخ الإسلام أحمد بن عبد الحليم بن عبدالسلام ابن تيمية، ت ٧٢٨هـ، جمع و ترتيب عبدالرحمن بن محمد بن قاسم، بدون تاريخ، مكتبة المعارف، الرباط، المغرب.

٧٦- **مجموع فتاوى ومقالات متنوعة**، للعلامة عبدالعزيز بن عبدالله بن باز، جمع و ترتيب د. محمد بن سعد الشويعر، الطبعة الأولى ١٤٠٨هـ، الرئاسة العامة لإدارات البحوث والعلمية والإفتاء، المملكة العربية السعودية.

٧٧- **مجموعة مؤلفات الشيخ محمد بن عبدالوهاب**، الطبعة الأولى، بدون تاريخ، جامعة الإمام محمد بن سعود الإسلامية

٧٨- **مدارج السالكين بين منازل إياك نعبد وإياك نستعين**. للإمام أبي عبدالله محمد بن أبي بكر ابن أيوب ابن قيم الجوزية، ت ٧٥١هـ، تحقيق محمد حامد الفقي، الطبعة بدون تاريخ، مكتبة السنة المحمدية، ابن تيمية، القاهرة.

٧٩- **مسند الإمام أحمد بشرح أحمد شاكر**، للإمام أحمد بن محمد بن حنبل، ت ٢٤١هـ، شرحه وضع فهارسه أحمد محمد شاكر، بدون تاريخ، دارالمعارف، مصر.

٨٠- **مسند الإمام أحمد**، للإمام أحمد بن محمد بن حنبل، ت ٢٤١هـ، بدون تاريخ، المكتب الإسلامي، دار صادر، بيروت، لبنان.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

٨١- **معارج القبول بشرح سلم الوصول إلى علم الأصول في التوحيد**، للشيخ حافظ بن أحمد الحكمي، ت ١٣٧٧هـ، تخريج عمر بن محمود أبو عمر، الطبعة الثانية، ١٤١٣هـ، دار ابن القيم، الدمام، المملكة العربية السعودية.

٨٢- **معجم الطبراني الكبير**، للحافظ أبي القاسم سليمان بن أحمد الطبراني، ت ٣٦٠هـ، تحقيق حمدي عبدالمجيد السلفي، الطبعة الثانية، بدون تاريخ، وزارة الأوقاف والشؤون الدينية بالجمهورية العراقية.

٨٣- **معجم المقاييس في اللغة**، لأبي الحسين أحمد بن فارس بن زكريا، ت ٣٩٥هـ، تحقيق شهاب الدين أبي عمرو، الطبعة الأولى، ١٤١٥هـ، دار الفكر، بيروت، لبنان.

٨٤- **مفردات ألفاظ القرآن**، للعلامة الراغب الأصفهاني، ت ٥٠٢هـ، تحقيق صفوان عدنان داوودي، الطبعة الأولى، ١٤١٢هـ، دار القلم، دمشق، دار الشامية، بيروت.

٨٥- **المفهم لما أشكل من تلخيص كتاب مسلم**، لأبي العباس أحمد بن عمر ابن إبراهيم القرطبي، ت ٦٥٦هـ، تحقيق محيي الدين مستو وجماعة، الطبعة الأولى، ١٤١٧هـ، دار ابن كثير، دمشق، بيروت.

٨٦- **النهاية في غريب الحديث**، للإمام أبي السعادات المبارك بن محمد ابن الأثير الجزري، ت ٦٠٦هـ، تحقيق طاهر أحمد الزاوي ومحمود محمد الطناحي، بدون تاريخ، المكتبة العلمية، بيروت، لبنان.

٨٧- **النهج السديد في تخريج أحاديث تيسير العزيز الحميد**. للدوسري.

ABU UMAIMAH OWAIS

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

خواتینِ اہل بیت

رسالت مآب ﷺ کی پاکیزہ ازواج مطہرات، بیٹیوں اور نواسیوں کی پرنور سیرت کا دل آویز اور ایمان افروز تذکرہ

تالیف احمد خلیل جمعہ

اردو قالب محمود احمد غضنفر

Rs: 425/- Page: 736

شہسوار صحابہ رضی اللہ عنہم

تالیف: احمد خلیل جمعۃ

ترجمہ: ابوضیاء محمود احمد غضنفر

تاریخ عالم اور تاریخ اسلام صحابہ کرام کے روشن اور شاندار تذکروں سے مزین اور آراستہ ہے۔ بہادروں اور شہسواروں کا ایک دستہ جنھوں نے دین اسلام کے پودے کی اپنے خون سے آبیاری کی۔ شجاعت اور بہادری کی داستان رقم کرنے والی جماعت کا مکمل تذکرہ۔

Rs: 320/- Art Paper Page: 488

زیبائشِ نسواں

مسلمان عورتوں کی زیب وزینت

قرآن وحدیث اور جدید میڈیکل سائنس کی روشنی میں

محمد بن عبد العزیز المسند حفظہ اللہ

ترجمہ
سلیم اللہ زمان

نظرثانی واضافہ
محمد طاہر نقاش

Rs: 80/- Page: 160

عُلماء صحابہ رضی اللہ عنہم

میدانِ علم کے نامور علماء صحابہ کرام کا دلکش دِلنشین اور مستند تذکرہ

تالیف احمد خلیل جمعہ

اردو قالب محمود احمد غضنفر

Rs: 380/- Page: 608

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

مسئلہ رؤیت ہلال اور 12 اسلامی مہینے

فضائل، مسنون اعمال اور مروّجہ بدعات

حافظ صلاح الدین یوسف حفظہ اللہ
مشیر وفاقی شرعی عدالت، پاکستان

Rs: 220/- Page: 400

عہد نبوی کی جلیل القدر خواتین کا دلنشیں تذکرہ

صحابیات طیبات

تالیف: احمد خلیل جمعہ

ترجمہ: ابوضیاء محمود احمد غضنفر

اس میں ۷۰ جلیل القدر صحابیات کی حیات طیبہ کے درخشاں پہلو نہایت دلربا، دلفریب، دلآویز اور دلپذیر انداز میں بیان کیے گئے ہیں۔ یہ احمد خلیل جمعہ کے رشحات قلم کی ایک یادگار دستاویز ہے۔

Rs: 400/- Page: 670

ھدیۃ الوالدین

اولاد اور والدین کے باہمی مسائل واحکام

تالیف۔
حافظ مبشر حسین حفظہ اللہ

Rs: 150/- Page: 280

تذکرہ صحابیات

تالیف: مولانا محمد اسحاق بھٹی

سیاست، شجاعت، سخاوت، تقویٰ و پرہیزگاری، حق گوئی وغیرہ میں قابل فخر وحیرت انگیز کارنامے انجام دینے والی ۷۰ باکمال صحابیات کا تذکرہ اور ان کے مفصل حالات کا بیان۔ اسلوب نگارش عمدہ اور دلچسپ ہے۔

Rs: 150/- Page: 288

منہج سلف صالحین کے فروغ کے لئے کوشاں

ہماری بعض اہم خوبصورت اور معیاری مطبوعات

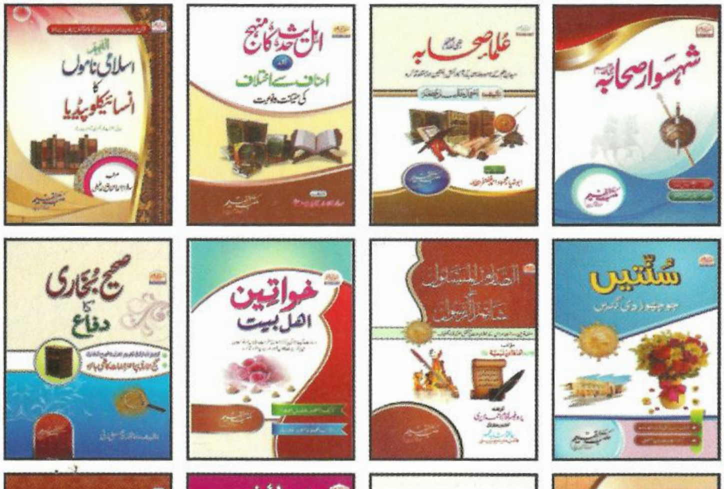

MAKTABA AL-FAHEEM

Raihan Market, 1st Floor, Dhobia Imli Road
Sadar Chowk, Maunath Bhanjan - (U.P.) 275101
Ph.: (O) 0547-2222013, Mob. 9236761926, 9889123129, 9336010224
Email :faheembooks@gmail.com
Facebook: Maktabaalfaheem

₹ 70/-